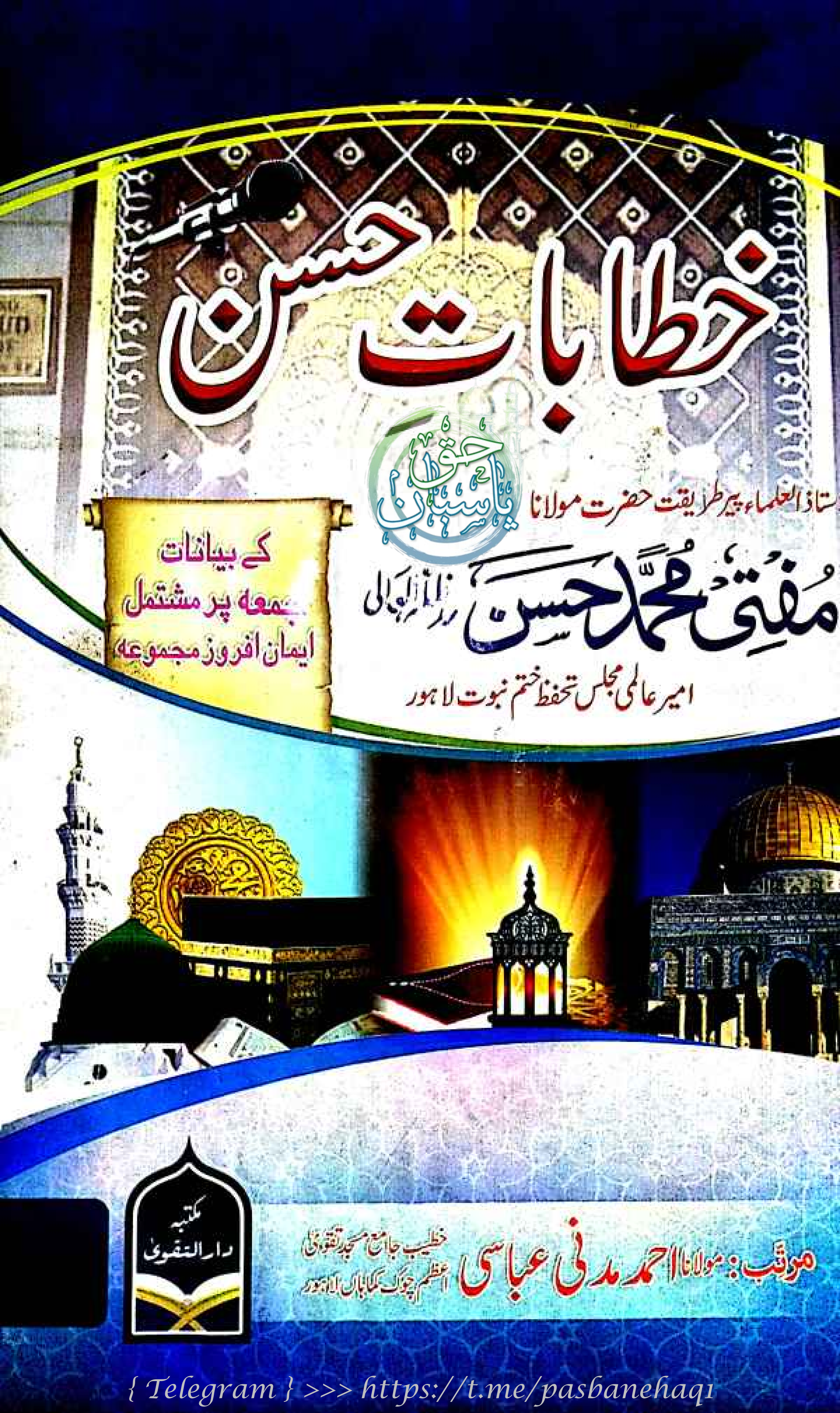

خطابات حسن
استاذ العلماء پیر طریقت حضرت مولانا
مفتی محمد حسن زاد اللہ العالی
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور
جمعہ پر مشتمل
کے بیانات
ایمان افروز مجموعہ
مرتب: مولانا احمد مدنی عباسی
خطیب جامع مسجد تقویٰ
اعظم چوک کماہاں لاہور
مکتبہ دار التقوی
{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1


بسم اللہ الرحمن الرحیم
خطاباتِ حسن
استاذ العلماء پیر طریقت حضرت مولانا
مفتی محمد حسن مدظلہ العالی
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور
کے بیانات جمعہ پر مشتمل ایمان افروز مجموعہ
مرتب: مولانا احمد مدنی عباسی
خطیب جامع مسجد تقویٰ
اعظم چوک کماہاں لاہور
0300-8005146
0302-7570786
مکتبہ دار التقویٰ 40 اردو بازار لاہور

نام کتاب: ------------------ خطابات حسن

مرتب: ------------------ مولانا احمد مدنی عباسی

سال اشاعت: ------------------ 2018

تعداد: ------------------ 1100

ناشر: ------------------ علی گرافکس اینڈ پرنٹنگ پریس
0301-8545600

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: ------------------ حافظ محمد عثمان

ہدیہ ------------------ Rs:300

ملنے کا پتہ: ------------------ مکتبہ دارالتقویٰ 40 اُردو بازار لاہور
0300-8005146,0302-7570786

مکتبہ سید احمد شہید اُردو بازار لاہور۔

مکتبہ الحسن اُردو بازار لاہور۔

کتاب ہذا کی کمپوزنگ میں اگر کوئی غلطی
رہ گئی ہو تو ادارے کو مطلع فرما کر اپنا دینی فرض
پورا کریں اور ہمیں شکریہ کا موقع فراہم کریں۔
شکریہ۔

فہرست مضامین

پیش لفظ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے دنیا کو رزم گاہ حق و باطل بنا کر اہلِ حق کے ساتھ ہر دور میں اپنی نصرت کا وعدہ فرما رکھا ہے۔ اور درود و سلام ہو سید المرسلین ﷺ پر جن کی محبت و اتباع، نصرتِ الٰہی و فلاحِ دارین کی موجب ہے۔

''خطاباتِ حسن'' آپ کے ہاتھ میں ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کاوش کو شرفِ قبول عطا فرمائیں۔ آمین

استاذ العلماء، زبدۃ الصلحاء حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ حضرت کا عالمانہ اندازِ تدریس جہاں طالبانِ علم کی تشنگی کو سیراب کرتا ہے، وہیں آپ کا انتہائی سادہ، آسان فہم اندازِ تقریر عوام الناس کے دلوں کو شوقِ عمل سے لبریز کرتا ہے۔

حضرت کے مستقل سامعین اس حقیقت کے یقیناً معترف ہونگے کہ انتہائی پیچیدہ اور مشکل مسائل کی گنجلک گتھیاں آپ کے ایک سادہ اور سلیس جملے سے سلجھ جاتی ہیں۔

اس متاعِ بیش بہا کو محفوظ کرنے اور عوام و خواص تک پہنچانے کیلئے فروری 2011ء میں حضرت کی اجازت اور دعاؤں سے ماہنامہ ''اصولِ دین'' کی اشاعت کا آغاز ہوا، جو فتنوں کی تند و تیز آندھیوں کے برقی تھپیڑوں میں آج بھی حتی الوسع اپنی لَو روشن کئے ہوئے ہے۔

ماہنامہ ''اصولِ دین'' کے ذریعے جو سلسلہ سفر شروع کیا گیا اس میں حضرت کے بیاناتِ جمعہ کی ضبط و ترتیب اور اشاعت کا اہتمام جاری رہا۔ انٹرنیٹ کی ہر جگہ رسائی اور تیزی سے بڑھتے رجحان کے پیشِ نظر 2013ء میں ادارہ ''اصولِ دین'' کی طرف سے www.usuledin.com کے نام سے ویب سائٹ کا اجراء کیا گیا، جس میں حضرت کے تمام تر خطاباتِ جمعہ اور اصلاحی مجالس کی آڈیو آن لائن کی جاتی ہے۔ سلسلۂ فیض کو مزید عام کرنے کیلئے اور بالخصوص موبائل استعمال کرنے والوں کی آسانی کیلئے چند ماہ قبل یوٹیوب چینل TAQWA TV کے نام سے شروع کیا گیا ہے۔ جس سے حضرت کے خطاباتِ جمعہ اور اصلاحی مجالس سے دنیا بھر کے محبت رکھنے والے ساتھی آسانی سے مستفید ہو رہے ہیں۔

لیکن ان تمام ترکاوشوں کے باوجود بہت سے احباب کا پیہم یہ اصرار رہا کہ حضرت کے خطابات کے مجموعے کو کتابی شکل دی جائے۔ لیکن بندہ ناچیز اپنی بے ہنگم اداراتی وسفری مصروفیات کے باعث اس تقاضے پر عمل سے قاصر رہا۔

''خطاباتِ حسن'' میں اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مہربانی سے حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب کے چند خطاباتِ جمعہ کو کتابی شکل میں جمع کیا گیا ہے۔ اس مجموعے کو مرتّب کرنے میں برادرم جناب فاروق احمد صاحب نے جس بے لوث طریقے سے تعاون کیا اس پر اللہ ربّ العزت انہیں اپنی شان کے مطابق جزائے خیر نصیب فرمائیں۔ آمین

''خطاباتِ حسن'' میں حتی الامکان اس امر کو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ حضرت کے بیان کی بے ساختگی اور منفرد انداز کے ساتھ تحریری سلاست بھی سلامت رہے۔ امید ہے کہ اس مجموعے میں حضرت کے متعلقین کو اپنے شیخ کے وعظ کا منفرد حُسن ملے گا اور نئے قاری کو رشد و اصلاح سے بھرپور سلیس تحریر بھی پڑھنے کو ملے گی۔

بندہ کا ارادہ یہ ہے کہ اس سلسلے کو مزید آگے بڑھایا جائے اور حضرت کے بیانات کی اشاعت کا مستقل اور باقاعدہ اہتمام کیا جائے۔ لیکن اس عزم کی تکمیل قارئین کی جانب سے اس مجموعے کی پسندیدگی اور آراء پر موقوف ہے۔ امید ہے، آپ حضرات اس مجموعے کے متعلق اپنی آراء اور اس سلسلے کے تسلسل کے متعلق اپنی تجاویز عنایت فرمائیں گے۔

العبد: احمد مدنی عباسی

آراء اور تجاویز کے لئے درج ذیل نمبر پر بذریعہ SMS یا بذریعہ WhatsApp رابطہ کریں۔

0300-8005146

دعائیہ کلمات

حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ

اللہ تعالیٰ جزائے خیر نصیب فرمائے ہمارے نیک بھائی

حضرت مولانا احمد مدنی صاحب زید مجدھم کو جنہوں نے بڑی محبت سے خیر کے کلمات، جو محض اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مہربانی سے نیک مجالس میں بندے کی زبان سے کہلوائے گئے، ان کو بڑی محنت سے مرتّب کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نیک کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں۔

حکیم الامت حضرت تھانویؒ فرمانے لگے:

''وعظ ونصیحت کرنے والے سے کوئی خیر کا جملہ نکل جائے اس کو اپنا کمال نہ سمجھے، بلکہ سامعین کی توجہ کا اور اپنے بزرگوں کی دعاؤں کا صدقہ سمجھے''۔

لہٰذا ان خیر کے کلمات کے وُرود کا سبب بھی اپنے بزرگوں کی دعا اور سامعین کی محبت سے آمد اور طلب ہے۔ اللہ تعالیٰ ان نیک کلمات کو سب کے لئے اپنی رضا اور خوشنودی کے حصول کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

محمد حسن عفی عنہ

خطاب نمبر1

اللہ رب ذوالجلال کا بہت بڑا احسان اور فضل وکرم ہے...... کہ اس پر فتن دور میں...... قرب قیامت کے دور میں...... اللہ رب ذوالجلال اپنے دین کی صحیح سمجھ عطا فرمادیں...... نیک رستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمادیں...... یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے۔

سورۃ الفاتحہ کی اہمیت

ہم نماز کی ہر رکعت میں ایک سورۃ پڑھتے ہیں...... اس سورۃ کا نام ہے ''سورۃ الفاتحہ'' ...... ہمارے مدارس میں تفسیر کی ایک مشہور کتاب پڑھائی جاتی ہے ''بیضاوی شریف'' ...... قاضی بیضاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے...... بیضاوی شریف میں ''سورۃ الفاتحہ'' کے چودہ نام لکھے ہیں...... ان میں سے ایک نام ''سورۃ الدعاء'' بھی ہے...... ''دعا والی سورت'' ...... اور بھی کئی نام ہیں...... ''سورۃ الشفاء'' بھی ہے...... شفاء والی سورت...... گھر میں کوئی مریض ہو...... بیمار ہو...... اول آخر درود شریف پڑھ کر...... سورۃ فاتحہ پڑھ کر فوراً دم کردیا کریں...... پڑھتے رہا کریں...... شفاء اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے۔

دوائی کی حیثیت

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے؛...... ''دوائی تو مریض کی مرض سے توجہ ہٹانے کے لئے ہوتی ہے...... باقی شفاء دینے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔''

آپ دیکھ لیں دو بیمار ہیں...... ایک ہی مرض کے اندر مبتلا ہیں...... ایک ہی طبیب...... ایک ہی معالج سے علاج کرا رہے ہیں...... ایک کو شفاء مل جاتی ہے...... ایک کا بلاوا آجاتا ہے۔

حکیم جالینوس کا واقعہ

حکیم جالینوس بہت بڑے حکیم گزرے ہیں...... جب ان کی موت کا وقت قریب آیا...... تو اسہال کی بیماری

میں مبتلا ہوئے......ان کے کئی پرانے شاگرد بیمار پرسی کے لئے آئے......کہنے لگے کہ آپ نے فلاں مریض کو یہ دوا دی......ان کو شفاء مل گئی......فلاں مریض کو یہ دوا دی ان کو شفاء مل گئی......تو حکیم جالینوس کہنے لگے:......

''میرے سرہانے کے نیچے یہ دو پڑیاں رکھی ہوئی ہیں......یہ سامنے دو پانی کے مٹکے ہیں......یہ دونوں پڑیاں ان کے اندر ڈال دو......ایک ایک پڑی......ایک ایک مٹکے میں ڈال دو۔''

شاگردوں نے ڈال دی...... چھ گھنٹے کے بعد اپنے شاگردوں سے کہا......اب ایک لاٹھی لے کر ان دونوں گھڑوں پر مارو......جب لاٹھی لے کر ان دونوں گھڑوں پر ماری تو اندر برف جمی ہوئی تھی۔

حکیم جالینوس کہنے لگے؛......میں نے ایک پڑی گھڑے میں ڈالی تو گھڑے میں برف بن گئی......اتنی یہ ٹھنڈی دوا ہے......اور میں نے اس جیسی بارہ پڑیاں استعمال کی ہیں......لیکن میرے اسہال نہیں رک رہے۔

اسلئے حضرت لاہوریؒ فرماتے تھے......کہ دوائی تو مریض کی مرض سے توجہ ہٹانے کے لئے ہوتی ہے......باقی شفاء دینے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے......ہمارے ڈاکٹر صاحبان یا حکیم حضرات نسخہ لکھتے ہیں......تو کاغذ کے شروع میں لکھا ہوتا ہے''ھوالشافی''......شفاء دینے والی ذات وہ''اللہ'' کی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمانے لگے؛

وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ۔ (سورۃ الشعراء۔آیت80)

''جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفاء دیتا ہے''

خطاباتِ حسن

بیماری میں پنشن ملتی رہتی ہے

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیماری، تکلیف......یہ بھی اجر و ثواب سے بھری ہوتی ہے......

ایک حدیث شریف میں آتا ہے:

''صحت کے زمانے میں ایک معمول ہو......اسی طرح اقامت کے زمانے میں ایک معمول ہو......لیکن مرض کی وجہ سے......بیماری کی وجہ سے......یا سفر کی وجہ سے......وہ معمول آگے پیچھے ہو جائے......اس میں کوئی فرق

آجائے...... بیماری کی وجہ سے اس معمول کو پورا نہ کرسکے...... تو اللہ پاک کی ذات...... صحت کے زمانے کا جو معمول ہے...... برابر اس کا ثواب عطا فرماتے رہتے ہیں۔''

گویا کہ پھر اس کو پنشن ملتی رہتی ہے۔ثواب ملتا رہتا ہے۔

عیادت کا ادب

بیمار کی بیمار پرسی کیلئے جائیں...... اگر زیادہ تعلق نہ ہو تو پھر مختصر عیادت کرنی چاہیے...... مختصر خیر خیریت معلوم کریں...... ان کو تسلی دیں، اور پھر آجائیں...... ہاں پہلے سے کوئی زیادہ تعلق ہو...... تو جن کے پاس بیٹھنے سے مریض کو راحت ہو...... تو پھر کچھ دیر بیٹھ بھی جائیں، گنجائش ہے...... لیکن عام عیادت یہی ہے کہ مختصر عیادت، مختصر خیر خیریت معلوم کریں۔

حضرت عبداللہ بن مبارک ؒ کا پُرلطف اندازِ تنبیہ

حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ بیمار تھے ...... ایک صاحب بیمار پرسی کے لئے آئے ...... بیمار پرسی کے بعد بیٹھے رہے...... حضرت کے گھر والے بھی باہر تشریف لائے ہوئے تھے ...... انہوں نے بھی ملنا تھا...... اب حضرتؒ مروّت کی وجہ سے صراحتاً کہہ بھی نہیں رہے تھے......

تو حضرت نے اشارتاً کہا:...... ''لوگ آجاتے ہیں کافی دیر تک بیٹھے رہتے ہیں۔''

اشارہ تو انہی صاحب کی طرف ہی تھا...... تو وہ کہنے لگے: اچھا حضرت پھر کنڈا لگا دوں ...... تو حضرت کہنے لگے: ہاں باہر سے کنڈا لگا دو...... کیا کرتے وہ سمجھ نہیں رہے تھے...... تو بھائی کام تو اصل یہی ہے...... کہ خیر خیریت مختصر معلوم کریں...... ہاں اگر کوئی زیادہ تعلق والے ہوں کہ جن کے پاس بیٹھنے سے مریض کو راحت ہو تو پھر گنجائش ہے...... ورنہ یہ ہے کہ مختصر خیر خیریت معلوم کریں...... اور ان کو تسلی دیں کہ اللہ تعالیٰ شفاء نصیب فرمائیں گے...... اور خدمت کر کے دعائیں لیں۔



چودہ اگست کے بارے میں ایک جملہ

یہ پاکستان جو بنا ہے...... میں عرض کروں...... اس کے اوپر بڑی قربانی لگی ہے...... ایک بھائی ایک صاحب سے پوچھنے لگے...... کہ میں چودہ اگست کے بارے میں کیا جملہ کہوں؟...... فرمایا! یہ کہو؛

"کہ یہ پاکستان اسلام کے لئے بنا ہے...... اسلام سے آزادی کے لئے نہیں بنا۔"

جو سکون اللہ رب ذوالجلال نے اپنے مبارک حکموں پر عمل کرنے میں رکھا ہے...... اپنے پیارے حبیب ﷺ کے پیارے نورانی طریقوں کو اپنے سینے سے لگانے میں رکھا ہے...... میں عرض کروں...... وہ سکون بڑے بڑے بادشاہوں کو...... اپنے شاہی محلات میں میسر نہیں۔

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا۔ الاحزاب آیت 71

"جس نے ہمارا کہا مان لیا...... ہمارے پیارے پیغمبر ﷺ کا کہنا مان لیا...... اس نے صرف کامیابی نہیں...... بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی۔"

اللہ پاک نے...... اپنے پیارے حبیب ﷺ کی غلامی میں...... دو جہاں کی عزتیں اور سرفرازیاں، کامرانیاں چھپا رکھی ہیں۔

"علم" کا کیا مطلب ہے؟

ہمارے لاہور شہر میں بڑے بزرگ گزرے ہیں...... حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ...... بڑوں کی باتوں میں بڑا نور ہوتا ہے...... اللہ والوں کی باتوں میں نور ہوتا ہے...... نیک مجالس میں شرکت کیا کریں...... سب کچھ کتابوں سے نہیں ملتا...... نیک مجالس...... نیک صحبت کی بڑی برکت ہوتی ہے۔

کہتے ہیں فلاں کی نالج بہت زیادہ...... فلاں کی نالج بہت زیادہ...... وہ نالج کس کام کی جو منزل تک نہ پہنچا سکے...... وہ روشنی کس کام کی جو اپنے گھر نہ پہنچا سکے...... ایک بھائی کہنے لگے:

علم کا معنی جاننا...... پوچھا: کس کو جاننا؟...... تو فرمانے لگے: سب سے پہلے اپنے پیارے مولا کو جانے...... یہ

ہے علم کی روح...... دائیں بائیں کی معلومات آپ نے اکٹھی کرلیں...... اور اپنے پیارے مولا...... سر سے لے کر پاؤں تک جن کی نعمتوں کے سمندر میں ڈوبے ہوئے ہیں...... ان کو نہ پہچانا...... تو کیا جانا؟...... علم پڑھیں...... فنون پڑھیں...... کوئی حرج نہیں...... لیکن سب سے پہلے اپنے ربّ کو پہچانیں۔

خطابات حسن

ہماری پیدائش کا مقصد

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے انداز سے فرمانے لگے:...... مخلوق میں ہر چیز کو اپنی پیدائش کا مقصد معلوم ہے...... سورج کو اللہ تعالیٰ نے روشنی کے لئے پیدا کیا...... اس نے اپنے مقصد کو پہچان رکھا ہے...... سورج جب سے پیدا ہوا ہے...... اس کی روشنی میں ایک ذرے کا فرق نہیں...... آپ دیکھ لیں آج کے دن سورج جس وقت طلوع ہو رہا ہے...... لاکھوں سالوں سے اسی وقت پر طلوع ہو رہا ہے...... کتنا بہترین نظام ہے...... کیلنڈر میں جو وقت لکھا ہو...... اس میں ایک سیکنڈ کا فرق نہیں...... ہم کتنے نظام طے کرتے ہیں...... مخلوق کے بنائے ہوئے نظام...... چاہے کتنی اس میں سختی کرلیں...... لیکن پھر بھی اس میں تاخیر ہو جاتی ہے...... لیکن رب کے بنائے ہوئے نظام میں ایک ذرے کا شک نہیں۔

فرمایا: سورج کو اپنی پیدائش کا مقصد معلوم ہے...... زمین ہے اس کو اپنی پیدائش کا مقصد معلوم ہے...... ہم بھی اللہ تعالیٰ سے پوچھیں...... کہ ہمارے پیارے مولا!...... آپ نے ہمیں کس مقصد کے لئے پیدا کیا؟...... ہماری پیدائش کا مقصد کیا ہے؟...... تو اللہ تعالیٰ نے فرمادیا:......

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ۔ سورہ الذاریات آیت 56

"میں نے تمام جن وانس کو صرف اپنی بندگی کے لئے پیدا کیا"

خطابات حسن

بندہ کون ہوتا ہے؟

بندہ کون ہوتا ہے؟...... غلام کون ہوتا ہے؟...... فرمایا: بندہ وہ ہوتا ہے...... غلام وہ ہوتا ہے...... جو اپنی چاہت کو...... اپنی ہر خوشی کو...... اپنے پیارے مولا کی مرضی پر قربان کردے...... بس یہ ہے۔

یہ غلامی ایسی ہے...... کہ اللہ نے اس میں دو جہان کی سرداری چھپا رکھی ہے...... اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی فرمائے۔

مسلمانوں کی آزادی کا کیا مطلب ہے؟

آزادی کا معنی یہ نہیں...... کہ بالکل ہم بے راہ روی کی شکل اختیار کر لیں...... یہ تو بڑی پستی کی راہ ہے...... مسلمانوں کی صحیح آزادی یہ ہے...... کہ یہ غیروں کی غلامی کا طوق اپنے گلے سے نکال دیں...... باہر کے ماحول سے متاثر نہ ہوا کریں۔

تفریح میں حرج نہیں، گناہوں سے بچنا ضروری

تین چار ماہ قبل میں ملائیشیاء، تھائی لینڈ کے سفر پر تھا...... مجھے کوئی سیر کا شوق نہیں...... بس اپنی مسجد اور اپنی جہاں رہائش گاہ تھی...... اور جہاں کہیں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے...... کہیں بیان کا اور ٹوٹی پھوٹی بات چیت کا موقع ہوتا وہاں چلا جاتا...... اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی فرمائے۔

یہ قریب جو سیر گاہ بنی ہوئی ہے...... (چوبرجی پارک کی طرف اشارہ ہے جو کہ جامع مسجد محمدی کے متصل ہے) یہ باہر پارک میں بنی ہوئی ہے...... یہاں کے چوکیدار کئی مرتبہ مجھے کہنے لگے...... آپ آجائیں آپ کو یہ سیر گاہ مفت دکھادیں گے...... لیکن مجھے فرصت نہیں ملتی۔

بہر حال کہیں تھوڑی بہت کوئی سیر کی جگہوں پر جائیں...... وہاں جانے میں کوئی حرج نہیں...... بس گناہ کی باتوں سے بچا کریں۔

تصویر دیکھنے سے جوانی واپس نہیں آتی

تصویر کے گناہ سے بچا کریں...... میرے حضرت (حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب، شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور) نے مجھے منع کر رکھا ہے...... کہ آپ نے جاندار کی تصویر بھی نہیں دیکھنی...... پہلے کہیں مدرسے میں یہ تھوڑے بہت مدرسے کی طرف سے کوئی شناختی کارڈ بنتے...... تو کہیں ایک تصویر کھنچواتے...... تو تین کھینچ جاتیں...... لیکن جب مجھے تصویر کا گناہ...... اس کی قباحت معلوم ہوئی...... تو گھر میں جو بھی زائد تصویریں پڑی ہوئیں تھیں

......ایک ایک کر کے سب کو پھاڑ دیا۔

کیا ضرورت ہے...... بڑھاپے کے زمانے میں جب دانت وغیرہ سارے گر رہے ہیں...... اب کوئی جوانی کی تصویر دیکھ لیں...... کوئی جوان تھوڑا ہو جائیں گے...... گرے ہوئے دانت واپس تھوڑے ہی آ جائیں گے۔

’’دن‘‘ منانے کی بجائے ’’دین‘‘ اپنائیں

سالگرہ...... سالگرہ...... اللہ کے بندو! ایک سال اور گر گیا ہے...... قبر کے قریب پاؤں پہنچے ہیں...... یہ عمر بڑھ نہیں رہی...... گھٹ رہی ہے...... اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی فرمائے...... ان چیزوں کا اسلام میں کوئی تصور نہیں...... دن منانے کا کوئی تصور نہیں ہے...... اللہ پاک کے پیارے حبیب ﷺ کی نورانی اداؤں کو ہر وقت اپنے سینے سے لگاؤ...... بس یہ نور ہونا چاہئے آپ کے پاس۔

احادیث مبارکہ قدم بقدم رہنما ہیں

آپ ﷺ کے نورانی طریقوں میں قدم قدم پر رہنمائی ہے...... الحمدللہ یہاں حدیث شریف کا سبق ہوتا ہے...... اللہ تعالیٰ کی توفیق سے...... اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے...... میں حیران رہ جاتا ہوں...... ہماری زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں...... قدم قدم پر اللہ پاک کے پیارے حبیب ﷺ کی مبارک تعلیمات رہنمائی کرتی ہیں...... ابھی میں راستے میں آ رہا تھا...... بھائی سواری میں لے کر آ رہے تھے...... تو راستے میں مجھے کھجور دی...... کہنے لگے: شوگر فری کھجور ہے...... مدینہ منورہ کی تھی...... لیکن اس میں کچھ مٹھاس کم تھی...... کھجوریں کچھ پرانی تھیں...... تو میں نے ابوداؤد شریف کی حدیث میں پڑھا کہ کوئی پرانی کھجور ہو تو اس کو کھانے سے پہلے کھول لیا جائے...... کہیں اس میں کوئی کیڑا وغیرہ نہ ہو...... جب ساتھی نے کھجور پیش کی...... وہ پرانی کھجور تھی...... تو اللہ پاک کے پیارے حبیب ﷺ کی پیاری تعلیمات نور سے بھری ہوئیں...... تو میں نے حدیث شریف کی روشنی میں کہا...... کہ میں اس کو ذرا کھول لوں...... تو دیکھا دو تین کیڑے اس میں چھپے ہوئے تھے۔

ساتھی کہنے لگے: ہم تو یہ پرانی کھجوریں فوراً کھا لیتے ہیں...... میں نے کہا نہیں اصل یہی ہے...... آپ دیکھیں اللہ پاک کے پیارے حبیب ﷺ کی پیاری تعلیمات...... کیسے قدم قدم پر رہنمائی کرتی ہیں۔

بنکاک میں قیام اور نو مسلم کا ایمان افروز واقعہ

اللہ پاک اپنی مہربانی فرمائے...... بات سے بات بڑھ جاتی ہے...... جو دولت آپ کے پاس موجود ہے کسی کے پاس نہیں ہے...... مسلمان اپنی قیمت پہچانے...... آپ ماحول سے متاثر نہ ہوں...... بلکہ ماحول کو متاثر کریں۔

تو ملائیشیا سے واپسی پر...... تھائی لینڈ جانا ہوا...... تھائی لینڈ کا شہر ہے ''بنکاک''...... ایک رات وہاں پر قیام تھا...... جہاں قیام تھا...... وہاں ایک نشریات کا ادارہ تھا...... وہاں جو ادارے کے سربراہ تھے...... صبح کے وقت ان سے بھی ملاقات ہوئی...... تو فرمانے لگے: یہاں پر علماء کرام آ کر کچھ بیانات کرتے رہتے ہیں...... اور قرآن پاک کا ترجمہ تفسیر...... اور قرآن پاک کی تعلیمات کا درس دیتے رہتے ہیں...... حدیث شریف کا درس دیتے رہتے ہیں...... پھر مجھے ایک واقعہ سنانے لگے...... فرمانے لگے کہ ہمارے ایک عالم دین قرآن پاک کے ترجمہ تفسیر کا درس دے رہے تھے...... اور قرآن پاک کی یہ آیت پڑھی......:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ. آل عمران 102

اے ایمان والو! تم اللہ سے ڈرو...... جس طرح اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حق ہے...... تمہاری موت آئے تو اسلام پر موت آئے۔

ہرگز نہ مرو...... اگر مرنا ہے تو اسلام پر مرنا ہے...... اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب پر موت نہ آئے...... وہ عالم دین ترجمہ کر رہے تھے...... درس دے رہے تھے...... وہاں بدھسٹ ہوتے ہیں...... ان کا پیشوا وہ اس آیت کا ترجمہ سن رہا تھا...... کہ تم مرو تو اسلام پر مرو...... وہ سوچ میں پڑ گیا...... کہ ایسا حکم تو کسی اور مذہب میں ہے نہیں...... ایسا حکم کہ تم اس مذہب پر مرو...... یہاں تو واضح طور پر حکم ہے...... کہ تمہاری موت آئے تو اسلام پر

ساتھی کہنے لگے: ہم تو یہ پرانی کھجوریں فوراً کھا لیتے ہیں...... میں نے کہا نہیں اصل یہی ہے...... آپ دیکھیں اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری تعلیمات...... کیسے قدم قدم پر رہنمائی کرتی ہیں۔

بنکاک میں قیام اور نو مسلم کا ایمان افروز واقعہ

اللہ پاک اپنی مہربانی فرمائے...... بات سے بات بڑھ جاتی ہے...... جو دولت آپ کے پاس موجود ہے کسی کے پاس نہیں ہے...... مسلمان اپنی قیمت پہچانے...... آپ ماحول سے متاثر نہ ہوں...... بلکہ ماحول کو متاثر کریں۔

تو ملائیشیا سے واپسی پر...... تھائی لینڈ جانا ہوا...... تھائی لینڈ کا شہر ہے "بنکاک"...... ایک رات وہاں پر قیام تھا...... جہاں قیام تھا...... وہاں ایک نشریات کا ادارہ تھا...... وہاں جو ادارے کے سربراہ تھے...... صبح کے وقت ان سے بھی ملاقات ہوئی...... تو فرمانے لگے: یہاں پر علماء کرام آ کر کچھ بیانات کرتے رہتے ہیں...... اور قرآن پاک کا ترجمہ تفسیر...... اور قرآن پاک کی تعلیمات کا درس دیتے رہتے ہیں...... حدیث شریف کا درس دیتے رہتے ہیں...... پھر مجھے ایک واقعہ سنانے لگے...... فرمانے لگے کہ ہمارے ایک عالم دین قرآن پاک کے ترجمہ تفسیر کا درس دے رہے تھے...... اور قرآن پاک کی یہ آیت پڑھی......:

يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ۔ آل عمران 102

اے ایمان والو! تم اللہ سے ڈرو...... جس طرح اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حق ہے...... تمہاری موت آئے تو اسلام پر موت آئے۔

ہرگز نہ مرو...... اگر مرنا ہے تو اسلام پر مرنا ہے...... اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب پر موت نہ آئے...... وہ عالم دین ترجمہ کر رہے تھے...... درس دے رہے تھے...... وہاں بدھسٹ ہوتے ہیں...... ان کا پیشوا وہ اس آیت کا ترجمہ سن رہا تھا...... کہ تم مرو تو اسلام پر مرو...... وہ سوچ میں پڑ گیا...... کہ ایسا حکم تو کسی اور مذہب میں ہے نہیں...... ایسا حکم کہ تم اس مذہب پر مرو...... یہاں تو واضح طور پر حکم ہے...... کہ تمہاری موت آئے تو اسلام پر



آئے...... پھر اللہ تعالیٰ نے دل کا دروازہ کھول دیا...... اور اللہ نے ہدایت نصیب فرمادی۔

خطاباتِ حسن

ہر جگہ ہوشیاری کام نہیں آتی

آپ حضرات شکر کریں کہ اللہ نے اس اندھیرے کے دور میں...... ہماری نسبت جن ہستیوں سے جوڑ رکھی ہے...... ان کا جنتی ہونا دنیا میں دکھلا دیا ہے...... اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیے۔

ہر جگہ ہوشیاری کام نہیں آتی...... بڑوں کے سائے کی بڑی برکت ہوتی ہے...... یہ رائیونڈ کے اجتماع پر...... کراچی کے ایک عالم مولانا عبدالصمد صاحب کا انتقال ہوا...... انتقال سے پہلے آخری جملہ جوان کی زبان سے نکلا وہ یہ تھا:...... "فزت برب الکعبہ" "رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہوگیا۔"

اتنا کہا اور روح پرواز کر گئی...... یہ اللہ تعالیٰ پردے اٹھا کر بتلا رہے ہیں...... اللہ ہم سب کو دینِ اسلام پر استقامت نصیب فرمائے...... اور ہم سب کا خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین۔



بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

خطاب نمبر 2



ایک بہت بڑی نعمت

اللہ رب ذوالجلال کا بہت بڑا احسان اور فضل وکرم ہے...... اللہ رب ذوالجلال نے اپنے بندوں کو اپنی بے شمار نعمتوں سے مالا مال کر رکھا ہے...... ان نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت...... وہ ''دین پر استقامت'' کی نعمت ہے...... حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ...... بڑی ہستی گزری ہیں ان کا مقولہ مشہور کہ:

''اُطْلُبُوا الْاِسْتِقَامَۃَ وَ لَا تَطْلُبُوا الْکَرَامَۃَ، فَاِنَّ الْاِسْتَقَامَۃَ خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ کَرَامَۃٍ''

''تم اللہ پاک کی بارگاہ میں استقامت کو مانگو...... کرامت کو نہ مانگو...... کیونکہ دین کے اوپر استقامت...... یہ ہزار کرامتوں سے بڑھ کر ہے۔''



کرامت اور معجزے میں فرق

کرامت برحق ہے یاد رکھنا...... ولی کے ہاتھ پر خلاف عادت کوئی بات ظاہر ہو جائے اس کو کرامت کہتے ہیں...... نبی کے ہاتھ پر خرقِ عادت کوئی چیز ظاہر ہو جائے...... اس کو معجزہ کہتے ہیں...... معجزہ اعجاز سے ہے...... اعجاز کا معنی ہوتا ہے عاجز کرنا...... معجزے کو معجزہ اس لئے کہتے ہیں...... کہ پوری مخلوق مل کر اس کا مقابلہ کرنے سے عاجز ہوتی ہے۔

معجزہ اور جادو میں فرق یہی ہے...... کہ جادو کا توڑ ہوتا ہے...... معجزے کا کوئی توڑ نہیں کر سکتا...... اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت...... قیامت کی صبح تک کے لئے ایسا معجزہ ہے...... جو قیامت کی صبح تک رہے گا...... قرآن پاک کا ایک ایک حرف...... یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کی دلیل ہے۔



قرآن پڑھنا سیکھیں

قرآن پاک کے شروع میں اللہ نے فرمادیا:...... ذلک الکتاب لا ریب فیه . . . اس کتاب کے برحق ہونے میں ایک ذرے کا شک نہیں...... کیوں نازل کی؟...... ھدی للمتقین . . . یہ متقین کی رہنمائی کے لئے ہے۔

قرآن پاک کا ایک ایک لفظ...... رشد و ہدایت سے بھرا ہوا ہے...... قرآن پاک ناظرہ تو سب پڑھیں...... پہلے پڑھے ہوئے نہیں تو پڑھنا شروع کردیں...... ہمارے چکوال میں بزرگ گزرے حضرت پیر مولانا غلام حبیب نقشبندیؒ فرماتے تھے ...... کہ جس طرح کلمہ پڑھنے کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں...... اسی طرح ان کی کلام پاک سیکھنے کے لئے بھی کوئی وقت مقرر نہیں...... جب اللہ تعالیٰ توفیق نصیب فرمائیں...... لگ جائیں۔

اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی فرمائے...... قرآن پاک کی دولت بہت بڑی دولت ہے...... امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ...... جن کو خواب میں اللہ تعالیٰ کی ننانوے مرتبہ زیارت نصیب ہوئی...... خواب میں ہوسکتی ہے...... بیداری کی حالت میں نہیں...... یہاں ہماری آنکھوں میں دیکھنے کی ہمت نہیں...... یہاں ہماری آنکھوں میں دیکھنے کی محدود قوت ہے...... آخرت میں اللہ اپنا دیدار نصیب فرمائیں گے...... یہاں نہیں۔

بدنظری کا علاج کیا ہے؟

حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ...... حضرت کی خدمت میں ایک نوجوان کو لایا گیا...... وہ صورت کے فتنے میں مبتلا ہو گئے...... کوئی شکل وصورت دماغ میں بیٹھ گئی...... نظر ہے ناں...... یہ شیطان کے زہر آلودہ تیروں میں سے ایک تیر ہے، یاد رکھنا...... یہ جس چیز پر پڑتی ہے...... اس کا عکس کھینچ لیتی ہے......

قرآن پاک ایک طب روحانی ہے...... ہماری دل کی بیماریوں کی دوا قرآن پاک میں موجود ہے...... بدنظری کا علاج...... غضِ بصر...... اپنی نظر کو جھکالیں، پست کرلیں...... قرآن پاک میں ہے؛

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ النور آیت نمبر 30

''اے نبی! آپ مومنین کو فرما دیجئے! اپنی نظروں کو پست کر کے رکھیں...... جھکا کر رکھیں''

ان آنکھوں سے وہیں دیکھنا ہے...... جہاں دیکھنے کی اللہ نے اجازت دی ہے......تو بد نظری کا علاج غضِ بصر ......اپنی نظروں کو جھکا لیں...... پست کر لیں......اس وقت تکلیف تو ہوتی ہے......لیکن وہ تکلیف ایسی ہے...... جیسے ٹیکا کی تکلیف...... ٹیکا لگتے وقت تکلیف ......بعد میں راحت...... بڑی احتیاط کی ضرورت ہے...... ہر ایسی تنہائی...... ہر ایسا موقع......جس میں فتنے کا اندیشہ ہے اس سے دور رہیں۔

تقویٰ جو عرش تک پہنچا دے

میرے حضرت ہیں جامعہ اشرفیہ کے شیخ الحدیث مولانا صوفی محمد سرور صاحب ...... انکے بیٹے نے مجھے بتلایا...... کہ حضرت چار بھائی اکٹھے رہتے تھے...... گھر ساتھ ساتھ، قریب قریب ہی تھے...... بڑی بھابھی صاحبہ...... بڑے ہونے کی وجہ سے پردے کا کچھ زیادہ اہتمام نہیں کرتی تھیں......لیکن ابا جی فرمانے لگے......ایک گھر میں رہنے کے باوجود...... میری غیر اختیاری طور پر بھی کبھی بھابھی صاحبہ پر نظر نہیں پڑی۔ کیوں نہ پھر جامعہ اشرفیہ کے شیخ الحدیث بنیں...... یہ ہے نیکی اور تقویٰ...... جو آدمی کو عرش تک پہنچاتا ہے ـــــ بس اپنا سر جھکا لیا......گھر میں ضرورت کی بات چیت کر سکتے ہیں......کوئی حرج نہیں۔

حج میں بھی احتیاط کی ضرورت

ایک بھائی فرمانے لگے...... کہ حج کے سفر میں یہ بالخصوص جو سرکاری سطح پر جاتے ہیں......بعض مرتبہ ایسی صورت پیش آتی ہے...... کہ ایک ہی کمرے میں پیچھے مستورات بھی رہ رہیں......اور اگلے حصے میں مرد بھی رہ رہے ہوتے ہیں......لیکن کہنے لگے......ایک کمرے میں رہنے کے باوجود میری غیر اختیاری طور پر بھی کسی پر نظر نہیں پڑی ـــــ ایسے بھی ہیں۔

جب اللہ بچنے کی توفیق نصیب فرما دے......بس اپنی نظروں کو جھکا لیا...... اور اللہ کو راضی کر لیا...... اللہ پاک اپنی مہربانی فرمائے...... تھوڑے بہت جھونکے آتے رہتے ہیں...... گناہوں کے خیالات وساوس آتے رہتے

ہیں......ان سے پریشان نہ ہوں...... بلکہ فوراً خود کو کسی نیک کام میں مشغول کر لیں۔

انٹرنیٹ کے استعمال میں محتاط ہوں

اخبارات وغیرہ میں بھی کوشش کیا کریں......احتیاط ہی کیا کریں...... یہ فحش قسم کی تصاویر...... گانے بجانے والی نہ دیکھا کریں......خواہ مخواہ کی پریشانی......غلط قسم کی تصویر دیکھنے سے بھی بڑا نقصان ہو جاتا ہے، یاد رکھنا......اب تو کچھ یہ نئی نئی چیزیں آ گئی ہیں...... مجھے تو ان کا نام بھی نہیں آتا ہے...... یہ ٹیلی فون بھی نئے نئے آ گئے......اور یہ انٹرنیٹ، کمپیوٹر وغیرہ......ان میں بھی احتیاط کی ضرورت ہے۔

گناہوں سے بچانے والی چیز

بات وہی ہے کہ حضرت قاری طیب صاحب رحمۃ اللہ فرمانے لگے:......''گناہوں سے نہ فوج بچا سکتی ہے نہ پولیس......گناہ سے بچانے والی چیز'' اللہ کا خوف اور ڈر'' ہے......آدمی یہ سوچے...... مجھے اور کوئی دیکھے نہ دیکھے...... میرے پیارے مولا ہر وقت دیکھ رہے ہیں...... بندوں کا کیا دیکھنا ہے...... اور بندوں کو کیا دکھانا ہے......جن کی آنکھیں ہر وقت بچ رہی ہیں......ان کو کیا دکھانا......دکھائیں ان کو جو ہر وقت دیکھ رہے ہیں......بندے کی نظر تو بڑی کمزور ہے......نظر تو رب کی ذات کی ہے...... جہاں آپ کے الٹرا ساؤنڈ نہیں پہنچ سکتے......ان کی ہمارے خیالات پر بھی نظر ہے......ایسی ہے وہ نظر......اللہ پاک قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں؛

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُه۔ سورۃ ق آیت 16

''ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم انسان کے دل میں جو خیالات وساوس آتے ہیں ان کو بھی جانتے ہیں۔''

استقامت کس چیز کا نام ہے؟

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے:......استقامت کس چیز کا نام ہے؟......فرمایا؛

''استقامت اتباعِ شریعت کا نام ہے''......اللہ پاک کے پیارے احکام......اور اللہ پاک کے پیارے

حبیب ﷺ کے پیارے نورانی طریقے اپنے سینے سے لگالینا......بس سمجھو یہ اللہ کی رحمت کے سمندر میں غوطے لگانا ہے۔۔۔۔سیدھا راستہ یہ ہے۔

سیدھا راستہ کونسا ہوتا ہے؟

نماز کی ہر رکعت میں ہم ایک دعا کرتے ہیں۔۔۔"اھدنا الصراط المستقیم"۔۔۔ہمیں سیدھے راستے پر چلا...... ہر نماز میں ہم یہ دعا ضرور کرتے ہیں...... ہر رکعت میں کرتے ہیں......آپ دکان سے نماز پڑھنے کے لئے تشریف لا رہے تو یہاں۔۔۔"اھدنا الصراط المستقیم"۔۔۔کہ یا اللہ! ہمیں دکان میں سیدھے راستے پر چلا......دفتر میں سیدھے راستے پر چلا......گھر میں سیدھے راستے پر چلا...... مسجد میں سیدھے راستے پر چلا...... مدرسے میں سیدھے راستے پر چلا...... ہر ماحول میں ہم محتاج ہیں......سیدھے راستے پر چلنے کے، یاد رکھنا......سیدھا راستہ کونسا ہوتا ہے؟......سیدھا راستہ وہ ہوتا ہے...... جو آدمی کو اپنے گھر پہنچا دے، بس......ابھی ہم راستے میں ہیں...... یہ راستے کا لفظ بتلا رہا ہے کہ ہم راستے میں ہیں......آخری سانس تک ہم راستے کے اندر ہیں۔

چھٹی کب ہوگی؟

ہمارے حضرت مفتی محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ...... ایک مرتبہ سکول کے قریب سے گزرے......چھٹی ہوئی...... بچوں نے زور سے آواز لگائی......چھٹی، چھٹی۔۔۔۔۔اللہ والوں کی تو ایک ایک بول پر نظر ہوتی ہے......فرمانے لگے...... اے میرے بیٹو! ابھی کہاں چھٹی۔۔۔۔۔چھٹی تو تب ہوگی جب اللہ پاک قیامت کے دن فرمادے......جہنم سے چھٹی...... جنت میں چلے جاؤ...... یہ ہے چھٹی کا دن......اس سے پہلے کہاں چھٹی ہے......واقعی ایسی بات ہے......اللہ تعالیٰ ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔

ٹی وی پر ہر ایک کو نہ سنا کریں

ایسی مجالس جو ایمان کو نقصان پہنچانے والی ہیں......ان سے دور رہا کریں...... یہ ٹیلی ویژن پر بھی ہر ایک کو نہ

سنا کریں......نہ دیکھا کریں...... بڑے ایمان کو ہلانے والے جملے کہہ جاتے ہیں...... آپکو اندازہ نہیں ہوتا...... کس طرح سے ہٹاتے ہیں......بعض لوگ دین کے روپ میں......دین کی روح نکال رہے ہوتے ہیں......اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے...... بڑی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔

اصل بات تو یہی ہے ”قبولیت“

میں آپ کو بتلادوں...... پینتیس، چھتیس سال کا عرصہ ہوگیا مجھے چٹائیوں پر بیٹھتے ہوئے......سن 75،76 سے گھر سے نکلے...... پڑھنے کے لئے نکلے...... پھر ایک عرصہ ہوگیا...... طلباء کو تکرار کرواتے ہوئے......لیکن اب بھی کوئی دعویٰ نہیں کہ کچھ آتا ہے...... دو چار ٹوٹے پھوٹے بول، طلباء کے ساتھ تھوڑا بہت تکرار بھی کرتا ہوں...... اور اللہ تعالیٰ کا شکر...... الحمدللہ، اللہ تعالیٰ کی توفیق سے...... پہلے سال سے لے کر آخری سال کی کتابیں اللہ تعالیٰ نے توفیق نصیب فرمائی طلباء سے تکرار کرانے کی...... دورۂ حدیث کے طلباء ہیں......ان کو آخری کتاب بخاری شریف پڑھائی جاتی ہے......اس کی بھی اللہ پاک نے توفیق عطا فرما رکھی ہے...... اللہ تعالیٰ قبول فرمالے...... اصل بات تو یہی ہے ”قبولیت“ کی...... یہ ضروری نہیں کہ آدمی صرف بخاری شریف پڑھ کر یا پڑھا کر جنت میں پہنچ جائے...... بلکہ آپ راستے سے ایک کانٹا ہٹا دیں......جس سے مقصد رب کو خوش کرنا ہو......تو یہ کانٹا بھی عرش پر پہنچا دے گا۔

مسئلہ بتانے میں احتیاط کریں

اتنا عرصہ تکرار کرنے کے باوجود......اب بھی یہاں پر مجلس ہوتی ہے...... میں صاف عرض کر دیتا ہوں......کوئی مسئلہ معلوم ہوگا بتلادوں گا......نہیں تو اپنے بڑوں سے پوچھ کر بتلادوں گا...... مسائل میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے......فقہی مسائل ہوں تو علماء کرام سے، مفتی صاحبان سے پوچھیں۔

ہمارا کیا علم...... میں طلباء سے بھی عرض کرتا رہتا ہوں...... آپ سے کوئی مسئلہ پوچھے......علم میں نہ ہو تو صاف کہہ دو میرے علم میں نہیں ہے......کوئی بات گول مول نہ کرو......سیدھا کہہ دو......آپ کی شان میں کوئی فرق

نہیں پڑے گا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے پہلے لفظ سے ہی سمجھا دیا ہے...... قرآن پاک میں سورۃ البقرۃ کا پہلا لفظ...... الٓمّٓ... یہاں مفسرین توجیہات بھی کرتے ہیں ...... لیکن اس کی واضح توجیح یہی ہے...... واللہ اعلم، اللہ اعلم بمرادہ...... کہ اس کی مراد اللہ ہی بہتر جانتے ہیں...... ایک مسئلے کا علم نہیں ہے، نہ بتائیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ...... کتنی بڑی ہستی گزری ہیں...... چار بڑے ائمہ میں سے ہیں...... ایک مجلس میں چالیس مسئلے پوچھے گئے، حضرت سے...... چھتیس کے بارے میں فرمایا، میرے علم میں نہیں ہے...... صرف چار مسئلے بتائے...... چھتیس کے بارے میں کہہ دیا، لا ادری (میں نہیں جانتا)...... تو آپ بتاؤ! ان کے لا ادری کہنے سے...... ان کی امامت کی شان میں کوئی فرق پڑا؟۔

مسائل سمجھنے کی ضرورت ہے

ہم محتاج ہیں قدم قدم پر محتاج ہیں...... بڑے گھرے مسائل ہوتے ہیں...... پوچھنے کی ضرورت پڑتی ہے...... آپ دکان کر رہے ہیں...... کاروبار کر رہے ہیں...... تو ان کے متعلق مسائل جاننے کی ضرورت ہوتی ہے...... ہمارے بھائی مولانا عاطف صاحب ہیں...... الحمد للہ، یہاں پڑھتے بھی رہے...... اب انہوں نے باقاعدہ ایک ادارہ بنایا ہے...... جسکا کام یہ ہے کہ فی سبیل اللہ فیکٹریوں میں...... کاروبار میں...... شریعت کے مطابق کام کرنے کے بارے میں رہنمائی کرنا۔

مسلمان کو بتلایا جائے ......لوگوں میں تو بہت جذبہ ہے...... اب وہ کہنے لگے کہ ہمارے پاس اتنی مانگ ہے...... کہ اب لوگ کہتے ہیں ہماری فیکٹری میں آئیں ...... اور ہمارے کاروبار کا جائزہ لیں...... کون سی بات شریعت کے خلاف ہے...... بتائیں تا کہ ہم اس کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ترمذی شریف میں نقل کیا گیا ہے:

لا یبیع فی سوقنا الا من تفقه فی الدّین

"ہمارے بازار میں وہ کاروبار کرے جو شریعت کے مطابق کاروبار کرنے کی سمجھ رکھتا ہو"

جس کا خلاصہ یہی ہے...... اللہ پاک کے پیارے حبیب ﷺ کا ایک ایک فرمان نور سے بھرا ہوا ہے......

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا...... تاجر حضرات میں صرف دو صفتیں ہوں؛

"التأجر الصدوق الامین مع النبین والصدقین والشھداء والصالحین"

"ایک آدمی تجارت کرنے والا ہے...... لیکن اس میں دو صفتیں پائی جائیں......

1...... زبان سے سچ بولنے والا ہو۔

2...... امانتدار ہو۔

کل قیامت کے دن اس کا حشر...... انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوگا۔"

کتنا بڑا انعام ملا ہے...... اتنا تو ہم بھی کر سکتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہے تجارت کا...... کہ تجارت سچائی سے بھری ہوئی...... امانت داری سے بھری ہوئی ہو...... سچ بولنے میں بظاہر نقصان بھی آپ کو نظر آئے...... میں عرض کروں کروڑوں کا نقصان برداشت کر لیں...... رب کی بارگاہ میں جو انعام ملنے والا ہے...... اس کے مقابلے میں ان کوڑیوں کی کیا حیثیت ہے...... سچ بولنے میں نفع ہی نفع ہے...... دھوکہ دینا، یہ تو تجارت کے اصول کے بھی خلاف ہے...... ایک مرتبہ جس کو دھوکہ دے دیا...... دوبارہ وہ توبہ کرے گا آنے سے...... ایمان داری، یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے...... ایماندار افسر ہو...... ایماندار تاجر ہو...... زندگی کے کسی بھی شعبے کے اندر ہو...... چاہے مسجد کے ماحول میں ہو...... مدرسے کے ماحول میں ہو...... ہر جگہ میں عرض کروں...... رب سے تعلق ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔

گھر کہاں پر ہے؟

ہم راستے میں ہیں، منزل نہیں رہ گزر ہے، یاد رکھنا...... ہم اپنی حیثیت کو پہچانیں...... کہاں پر ہیں اور کہاں

پہنچنا ہے......روز پوچھتا ہوں۔۔۔۔۔صبح نو بجے کے قریب راولپنڈی میں تھا......وہاں ختم بخاری شریف تھا......رات جہلم کے قریب دینہ میں...... پھر رات کو راولپنڈی......سب جگہ پوچھتا ہوں کہ گھر کہاں پر ہے آپ کا؟...... یہ گھر نہیں یہاں پر آپکا...... لاہور میں بھی گھر نہیں ......گھر ہمارا اوپر ہے۔ لاہور میں کہاں گھر ہے؟...... بھائی مدثر کوئی لاہور میں گھر ہے آپ کا......گھر نہیں مسافر خانہ ہے...... جہاں سے جنازہ نکلے وہ کیا گھر ہے۔۔۔۔گھر ہمارا اوپر، ساتویں آسمان کے اوپر......عرش معلیٰ کے نیچے "**جنت**"... گھر وہاں پر ہے...... جہاں امریکہ کے ہوائی جہاز نہیں پہنچ سکتے...... حضور ﷺ کے مبارک قدم وہاں پر پہنچتے ہیں، ہاں!۔

وقت ضائع نہ کیا کریں

ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنا...... الحمدللہ کہنا...... یہ ساتوں آسمانوں سے ہو کر عرش معلیٰ تک پہنچتا ہے...... وقت کو ضائع نہ کیا کریں...... راستے میں آتے جاتے بھی جتنا ہو سکے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کریں...... تنہائی کا بہترین مشغلہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے......قرآن پاک کی تلاوت...... اللہ تعالیٰ کا ذکر...... سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، لاحول ولا قوۃ الا باللہ، درود شریف، استغفار، کوئی بھی نیک کلمہ زبان پر جاری رہے۔

دین کس چیز کا نام ہے؟

اپنی حق حلال کی روزی......کوئی بھی جائز کام آپ کریں...... میں عرض کرتا رہتا ہوں...... کاروبار کرنا دنیا نہیں......کاروبار میں رب کو بھول جانا، یہ ہے دنیا...... ملازمت کرنا، یہ دنیا نہیں...... دفتر میں کام کرنا، یہ دنیا نہیں......دنیا، ربّ کو بھول جانے کا نام ہے...... "دین رب کو یاد رکھنے" کا نام ہے۔

میں سندھ میں تھا، وہاں ایک بزرگ فرمانے لگے...... اس زمانے میں جو افسر رشوت نہ لے اس کو ولی اللہ سمجھو...... وہ اللہ کے ولی ہیں...... ایسے ایمان دار تاجر، اور اللہ کے نیک بندے قیامت تک رہیں گے۔

چاہے ٹکڑے کھا کر گزارا کر لیں...... رب کا در نہیں چھوڑنا ہے...... ان کا حکم سر آنکھوں پر، انشاء اللہ...... پھر اللہ پاک کی رحمت سے امید ہی امید...... کہ یہ سفر آخرت کی خوشیوں میں پہنچے گا...... جہاں اللہ تعالیٰ سب ارمان پورے کریں گے، انشاء اللہ۔

"وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین"



خطاب نمبر3

اللہ ربّ ذوالجلال کا بہت بڑا انعام اور احسان ہے کہ اللہ رب ذوالجلال نے اپنے بندوں کو اپنی بے شمار نعمتوں سے مالا مال کر رکھا ہے۔ خود اللہ رب ذوالجلال کا مبارک ارشاد ہے؛

وَاِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ لَا تُحۡصُوۡهَا سورۃ النحل آیت 18

''اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو، تم ان کو شمار نہیں کر سکتے''

اللہ تعالیٰ نے تم پر ظاہری، باطنی، کھلی ہوئی، چھپی ہوئی نعمتوں کو کامل اور مکمل کر دیا ہے...... کسی نعمت کا احساس تب ہوتا ہے...... جب وہ نعمت چلی جاتی ہے...... اللہ تعالیٰ وقت پر ہر نعمت کی قدر دانی کی توفیق نصیب فرمائے۔

ایک سانس کتنا قیمتی ہے؟

یہ ہماری زندگی کا ایک ایک سانس کتنا قیمتی ہے؟...... حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے ......''کہ ہماری زندگی کا ایک ایک سانس اتنا قیمتی ہے...... کہ موت کے بعد ایک سانس کو خریدنے کے لئے کروڑوں، اربوں، کھربوں روپے خرچ کریں...... کہ مجھے زندگی کا ایک سانس اور مل جائے...... فرمایا، یہ نہیں مل سکتا جو اللہ تعالیٰ نے یہاں نصیب فرما رکھا ہے...... اوسط درجہ یہی ہے کہ ایک آدمی ایک گھنٹے میں...... ایک ہزار مرتبہ سانس لیتا ہے...... دن میں چوبیس ہزار مرتبہ سانس لیتا ہے...... پھر ہماری زندگی کے کتنے سانس ہیں...... وہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہیں۔

سانس کبھی سانس نہیں لیتا

بھائی فاروق صاحب! ہم یہاں پر بیٹھے ہیں...... لیکن ہمارا سانس یہ ہر وقت سفر میں ہے...... ایک بھائی کہنے

لگے...... سانس کبھی سانس نہیں لیتا...... ہم آرام کر رہے ہیں، سانس چل رہا ہے...... اس نے اپنی دوڑ لگا رکھی ہے۔

میں ایک ہسپتال میں گیا...... وہاں بعض مریضوں کو سانس کی نالی لگی ہوئی...... پھر مجھے اندازہ ہوا کہ سانس لینا اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی نعمت ہے...... ان ہمارے بھائیوں سے پوچھیں جن کیلئے سانس لینا مشکل ہے...... ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے سمندر میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں انمول ہیں

ایک بھائی کہنے لگے...... ہم پوری دنیا کی دولت اکٹھی کر لیں...... ایک ناخن کی قیمت ادا نہیں کر سکتے...... قیمت تو اس چیز کی ہوتی ہے جو منڈی میں ملے...... دنیا کی کوئی ایسی منڈی ہے؟...... جہاں رب کی بنائی ہوئی انگلی مل جائے؟...... رب کی بنائی ہوئی آنکھ مل جائے؟...... یہ نہیں مل سکتی یاد رکھنا...... جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں نصیب فرما رکھی ہے...... اس لیے کہتے ہیں زبان پر کوئی ناشکری کا کلمہ نہ آنے پائے...... عین پریشانی اور تکلیف کے وقت بھی ہم اللہ تعالیٰ کی کروڑوں، اربوں، کھربوں...... بے شمار نعمتوں کے سمندر میں ڈوبے ہوتے ہیں۔

ہم کمزور بہت ہیں...... بڑے سے بڑا پہلوان کیوں نہ ہو...... ایک ہلکا سا کانٹا پیر میں چبھ جائے...... وہ اچھل پڑتا ہے...... ساری پہلوانی باہر نکل آتی ہے......

وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيفاً ۔ سورۃ النساء آیت 28

''انسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے''

سوہنڑاں انسان کون ہوتا ہے؟

ہمارے نیک اساتذہ کرام، علماء کرام تشریف لائے ہوئے ہیں...... فجر کی نماز سے پہلے حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی مجالس پڑھ کر سناتا ہوں...... اللہ والوں کی باتوں میں بڑا نور ہوتا ہے...... آج مجلس کا عنوان تھا:......

"سوہنڑاں انسان کون ہوتا ہے" سوہنڑاں انسان ......تو حضرت لاہوری رحمۃ اللہ خود ہی فرمانے لگے......
سوہنڑاں انسان کون ہوتا ہے؟......میں سارے مضمون کا خلاصہ بیان کر رہا ہوں......فرمانے لگے، سوہنا انسان وہ ہوتا ہے......جس کا دل سوہنا ہو......جس کا اندر سوہنا ہو...... یہ ہمارے طلبہ شیشہ وغیرہ دیکھتے رہتے ہیں......چلو کبھی کبھی دیکھ لیا...... جمعہ کو دیکھ لیا......کوئی حرج نہیں......لیکن روز دیکھنے کی ضرورت نہیں......اپنے اندر کو بھی دیکھ لیا کریں۔

سوہنڑاں انسان کون ہوتا ہے؟......فرمایا جس کا دل سوہنڑاں ہو......اور سوہنڑاں دل وہ ہوتا ہے......جو اللہ تعالیٰ کی محبت سے بھرا ہوا ہو...... اللہ تعالیٰ کی معرفت سے بھرا ہوا ہو...... اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ......آپ کی محبت......اطاعت کے جذبے سے بھرا ہوا ہو......صحابہ کرامؓ، اہل بیتؓ......کی محبت سے بھرا ہوا ہو......دل میں کسی کا حسد نہ ہو......کینہ نہ ہو......بغض نہ ہو......اندر کی بیماریوں سے پاک اور صاف ہو......فرمایا، سوہنڑاں دل یہ ہے اور سوہنا انسان یہ ہے۔

حسد کی بیماری اندر کا چولہا ہے

یہ اندر کی بیماریاں بڑی خطرناک ہوتی ہیں...... مثلاً آپ دیکھ لیں یہ حسد کی بیماری ہے...... جلنے کی بیماری......یہی بیماری دل کو لگ جائے تو دل کو جلائے رکھتی ہے......حسد کی بیماری اندر کا چولہا ہے......یاد رکھنا، باہر چاہے اے سی میں بیٹھے ہیں......لیکن اندر چولہا جل رہا ہے۔

بعض دفعہ بڑے اچھے اچھے ماحول میں بھی یہ بیماری سرایت کر جاتی ہے......ہمارے پڑھنے پڑھانے کے ماحول میں آجاتی ہے......کاروبار میں آجاتی ہے......دفتر کے ماحول میں آجاتی ہے......میں راستے میں جا رہا تھا......ایک رکشے کے پیچھے اچھا جملہ لکھا ہوا تھا......کہ "سڑیا نہ کر، دعا کر"......سڑنے کی کیا ضرورت...... جلنے کی کیا ضرورت......اللہ تعالیٰ کے خزانے میں کیا کمی ہے......آپ بھی جھولی پھیلا دیں......یہ تو اللہ تعالیٰ نے تقسیم کر رکھی ہے......اللہ تعالیٰ نے کسی کو غریب بنا رکھا ہے......کسی کو امیر بنا رکھا ہے......یہ نظام کو چلانے

کے لیے اللہ تعالیٰ نے تقسیم کر رکھی ہے...... غریب کو کہا کہ امیر کی خدمت کریں ......اور امیر کو فرمایا گیا کہ یہ غریب مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری ادا کر دیں...... اصل امیری غریبی کا پتہ "اوپر" چلے گا۔

اصل امیر کون ہے؟

میں ایک مرتبہ سعودی عرب میں ریاض شہر میں تھا...... ایک قبرستان کے قریب سے گزر رہا...... تو ہمارے ایک طالب علم بھائی سعد مجھے لے جارہے...... کہنے لگے، یہ قبرستان ہے...... یہاں بادشاہ بھی دفن ہیں اور یہاں پر غریب بھی دفن ہیں...... فرمانے لگے، قبر کی مٹی نے سب کو برابر کر دیا ہے۔

میں عرض کروں...... اللہ پاک کی بارگاہ میں امیر وہ ہے...... جو رب کو خوش کر کے جائے...... اگر اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا...... چاہے بادشاہ کیوں نہ ہو، یاد رکھنا...... وہ بادشاہ نہیں، حقیقت میں وہ گدا ہے......وہ محتاج ہے۔

اللہ پاک کے پیارے حبیب ﷺ کے پیارے نورانی طریقے......ان کو سینے سے لگالیں...... آپ کا ایک ایک پیارا نورانی طریقہ نور سے بھرا ہوا...... رشد و ہدایت سے بھرا ہوا ہے...... وہ آپ کو یہاں بھی چمکائے گا......اور آخرت کی ہمیشہ کی خوشیوں میں بھی پہنچائے گا۔

ناول کی بجائے قرآن پڑھیں

دائیں بائیں کے ناول وغیرہ نہ پڑھا کریں...... یہ افسانوں میں...... فرضی قصوں، کہانیوں میں...... اپنا وقت ضائع نہ کیا کریں...... قرآن پاک کی تلاوت کریں...... حدیث شریف پڑھیں...... اللہ پاک کے پیارے حبیب ﷺ کی سیرت طیبہ کو پڑھیں...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے واقعات کو پڑھیں ...... جو رشد و ہدایت سے بھرے ہوئے ہیں۔

قادیانیوں کی مَت ماری گئی

یہ فتنوں کا دور ہے، یاد رکھنا...... میں عرض کرتا رہتا ہوں...... کہ ڈاکٹر کی غلطی ڈاکٹر نکال سکتے ہیں...... انجینئر کی

غلطی انجینئر نکال سکتے ہیں...... کون سافتنہ کہاں زہر ڈالتا ہے...... یہ ہمارے چٹائیوں کے طلبہ آپ کو بتائیں گے...... کہ آپ کے ایمان پر کہاں ڈاکا پڑ رہا ہے۔

رات شاہدرہ سے کچھ مہمان نوجوان ملنے کے لئے آئے...... کہنے لگے: ہمارے علاقے میں ایک قادیانی ہے ...... اس نے یہ پرچی پر سوال لکھ کر دیے ہیں...... میں نے کہا، اللہ کے بندو! آپ ان سے بات نہ کریں...... آپ حضرات شکر کریں...... کہ اس اندھیرے کے دور میں اللہ نے ہماری نسبت اپنے پیارے حبیب ﷺ کے پیارے دامن سے وابستہ کر رکھی ہے...... ہم شکر نہیں ادا کر سکتے...... کہ اللہ پاک کا کتنا بڑا احسان ہے...... ہم ساری زندگی کیا...... کروڑوں، کھربوں سال سجدے میں پڑے رہیں...... اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا شکر ادا نہیں کر سکتے۔

قادیانیوں کی مت ماری گئی...... جب رب کسی سے ناراض ہوتا ہے...... تو سب کچھ چھین لیتا ہے...... اللہ پاک کے پیارے حبیب ﷺ کے پیارے دامن کو چھوڑ کر...... یہ کس کے پیچھے لگ گئے...... کچھ تو ہوش کے ناخن لیں۔

نبوت کی سب سے بڑی دلیل

میں ابھی طلبہ سے بھی عرض کر رہا تھا...... اللہ پاک کے جو برگزیدہ پیغمبر ہوتے ہیں...... وہ اپنی نبوت پر دلیل کے طور پر...... سب سے پہلے اپنی مبارک زندگی کو پیش کرتے ہیں...... اللہ پاک کے پیارے حبیب ﷺ نے جب نبوت کا اعلان فرمایا...... سب سے پہلے اپنی پیاری مبارک زندگی کو پیش کیا۔

"وَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُراً"

میں نے تمہارے اندر عمر کا ایک بہت بڑا حصہ گزارا ہے۔

بچپن تمہارے اندر...... جوانی تمہارے اندر...... اب چالیس سال کی مبارک عمر میں...... مجھے بڑھاپا چھو رہا ہے...... کہیں تو پوری زندگی میں تم اشارہ کرو...... تمام مشرکین نے بیک زبان کہا...... کہ ہم نے پوری زندگی

میں...... آپ کی ذات اقدس میں...... سوائے سچائی کے...... سوائے امانتداری کے...... سوائے شرافت کے ......کوئی اور چیز دیکھی نہیں...... (سبحان اللہ)...... یہ تھے اللہ پاک کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔۔۔

کبھی کبھی طلباء سے محبت سے عرض کر دیتا ہوں...... حدیث شریف صرف پڑھنے کی چیز نہیں...... پینے کی چیز ہے...... یہ شربت ہے...... اندر داخل کرنے کی چیز ہے، یاد رکھنا...... اللہ نے کیسے حفاظت فرمائی...... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک ایک ادا محفوظ ہے...... ایک ایک حدیث شریف...... حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

قضائے حاجت سے لے کر...... بیت الخلاء میں جانے سے لے کر...... بیت اللہ شریف تک...... قدم قدم پر رہنمائی...... پڑھیں تو ان کو پڑھیں...... اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کیا کریں...... صحابہ کرام کے واقعات کا مطالعہ کیا کریں...... یہ ہمارے تبلیغی جماعت والے ہیں...... اللہ جزائے خیر نصیب فرمائے...... گھر میں فضائل اعمال کی تعلیم کرتے رہتے ہیں...... صحابہ کرامؓ کے واقعات وہاں سناتے ہیں...... تو بچوں کو بھی بٹھالیا کریں۔

ہم تو بس ٹوکری اٹھانے کی قیمت لیتے ہیں

میں عرض کرتا رہتا ہوں...... دیکھو! ہمیں بھوک لگتی ہے...... قسما قسم کے کھانے دسترخوان پر سجے ہوتے ہیں...... پیاس لگتی ہے...... قسما قسم کے مشروبات مل جاتے ہیں...... یہ مشروبات کوئی ہم نے تیار کیے ہیں...... یہ سب رب کی دی ہوئی نعمتیں ہیں۔

ہم تو بس ٹوکری اٹھانے کی قیمت لیتے ہیں...... یہ جتنے پھلوں کے مشروبات بنتے ہیں...... یہ زمین میں کس نے اگائے ہیں؟...... یہ نعمتیں کس نے بھر رکھی ہیں؟...... یہ سب اللہ پاک کی دی ہوئی نعمتیں ہیں...... ہم تو بس ٹوکری اٹھانے کی قیمت لیتے ہیں...... وہاں ٹوکری میں بھر کر آم لیے...... اور منڈی میں پہنچا دیئے...... آپ نے جا کر خرید لیے...... لیکن ان آموں میں رس پیدا کرنے والے...... مٹھاس پیدا کرنے والے کون ہیں؟...... وہ اللہ پاک کی پیاری ذات ہے۔

اللہ پاک کو خوش کرنا بڑا آسان ہے

اللہ پاک اپنی مہربانی فرمائے...... اللہ پاک اپنے دین پہ قائم رکھے......اپنے ایمان پہ قائم رکھے......ہم راستے میں ہیں......منزل نہیں راہ گزر ہے، یادرکھنا!...... چاہے آپ دفتر میں ہوں......دکان میں ہوں...... راستے میں ہوں...... ہر جگہ پر اللہ پاک کو خوش کریں......اور اللہ پاک کو خوش کرنا کوئی مشکل نہیں...... بڑا آسان ہے......نماز پڑھ لی اللہ پاک خوش ہو گئے......روزہ رکھ لیا اللہ پاک خوش ہو گئے......زبان سے سچ بول لیا اللہ پاک خوش ہو گئے......دین کی بات محبت سے سن لی، اللہ پاک خوش ہو گئے......اب مجھے اندازہ ہے......گرمی کے موسم میں ہمارے بزرگ بھائی جمعہ پڑھنے کے لئے دور دراز سے تشریف لائے......کون سی چیز لائی؟......یہ اللہ تعالیٰ کے دین کی محبت لائی ہے۔

دلیل کا کیا مطلب ہے؟

آپ حضرات اللہ کا شکر ادا کریں......کہ اس اندھیرے کے دور میں......اللہ نے ہماری نسبت جن ہستیوں سے جوڑ رکھی ہے......ان کا جنتی ہونا دنیا میں دکھلا دیا......دلائل نہیں......بعض حضرات کہہ دیتے ہیں...... انہوں نے یہ دلیل پیش کی......وہ دلیل پیش کی......اللہ کے بندو! دلیل کا مطلب سمجھیں پہلے......دلیل کسے کہتے ہیں؟

دلیل کا اردو میں ترجمہ ہوتا ہے ''رہنمائی''......دلیل وہ ہوگی، جو اللہ تک پہنچا دے، یادرکھنا!......جو گنبد خضریٰ کے سائے تک پہنچا دے......جو اللہ پاک کے پیارے حبیب ﷺ کے قدموں میں پہنچا دے......وہ ہے دلیل......جو صحابہ کرامؓ کی محبت دلوں میں بسا دے......وہ ہے دلیل......جو اولیاء کرام، بزرگانِ دین کے نقش قدم پر چلا دے......وہ ہے دلیل......باقی میں عرض کروں......وہ دلیل جو گنبد خضریٰ کے سائے سے آگے پیچھے کرے......وہ دلیل نہیں، وہ دھوکہ ہے......دجل ہے، فریب ہے......وہ کہاں کی دلیل؟......دلیل وہ ہے

جو رب تک پہنچائے...... جو اپنے پیارے مولا تک پہنچائے...... اللہ پاک کے پیارے حبیب ﷺ کے قدموں کا غلام بنائے...... یہ ہے دلیل یاد رکھنا...... قرآن پاک کا ایک ایک حرف، یہ ہے دلیل...... حدیث شریف کا ایک ایک حرف، یہ ہے دلیل...... صحابہ کرامؓ کا ایک ایک عمل، یہ ہے دلیل...... جو ہماری آخرت کو سنوارے۔

مرزا قادیانی کے کالے کرتوت

رات کچھ نوجوان کہہ رہے تھے...... کہ قادیانی دلیل دیتے ہیں...... یہ دلیل نہیں، دھوکہ ہے یاد رکھنا!...... آپ کو کیا اندازہ؟...... مرزا قادیانی کا کردار تو دیکھو...... ایک عورت بغیر نکاح کے رکھی ہوئی تھی...... بانو اس کا نام...... پیر اس سے دبواتا...... شراب یہ پیتا...... یہ حال ہے، کچھ تو عقل سے کام لو۔

انگریز کے زمانے میں جہاد...... جو اللہ تعالیٰ کا فریضہ ہے؛

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ۔ سورۃ البقرۃ آیت 216

"تم پر قتال فرض کیا گیا ہے"

یہ کتنی واضح نص موجود ہے...... انگریز کے زمانے میں...... اس نے جہاد کے حرام ہونے کا فتویٰ دیا...... جو اللہ تعالیٰ کے واضح حکم کا انکار ہے...... اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی فرمائے۔

محبت بھرا عقیدہ

پھر عرض کردوں، سادہ لفظوں میں...... تمام مسلمانوں کا محبت کا عقیدہ ہے...... کہ اللہ پاک کے پیارے حبیب ﷺ...... اللہ تعالیٰ کے آخری برگزیدہ پیغمبر ہیں...... آپ جیسی پیاری ہستی نہ پہلے آئی...... نہ قیامت کی صبح تک آئے گی...... آپ کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے...... وہ کذاب اور دجال تو ہوسکتا ہے...... نبی قطعاً نہیں ہوسکتا۔

واقعہ جنگ یمامہ

آپ کے ایمان کی تکمیل کے لئے سنادوں...... ہر جلسے میں کوشش کرتا ہوں...... یہ واقعہ سنانے کی...... میری

باتیں سو بار بھی سنیں...... آپ ان سے تھکیں نہیں...... کیا معلوم اللہ پاک کسی ایک جملے کی برکت سے...... کسی ایک بھائی کا ایمان پختہ کر دیں۔

''میں ابھی سعودی عرب کے ریاض شہر میں تھا...... عمرے کے مبارک سفر پر...... یہ ریاض شہر نجد کا علاقہ ہے...... یہاں سے یمامہ کا میدان نوے یا سو کلومیٹر کے فاصلے پر ہے...... ہم جمعرات کو فجر کی نماز پڑھ کر روانہ ہوئے...... تقریباً پونا گھنٹہ سفر کرنے کے بعد...... اللہ تعالیٰ نے یمامہ کے میدان میں پہنچا دیا...... یہ وہی میدان ہے...... جہاں آج سے چودہ سو سال پہلے...... صحابہ کرامؓ نے اللہ پاک کے پیارے حبیب ﷺ کے ناموس...... عظمت...... عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرتے ہوئے...... بارہ سو صحابہ کرامؓ نے جام شہادت نوش کیا...... اور سب یہیں آرام فرما ہیں...... مسیلمہ کذاب، جس نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا...... اس کا قلعہ قمع کیا اور جڑ کاٹی...... حضرت وحشیؓ نے مسیلمہ کذاب کا یہیں خاتمہ کیا...... یہ وہی زمین ہے...... جس نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو...... جن کا لقب سیف اللہ...... اسی زمین نے ان کے قدموں کو بوسہ دیا...... میں حاضر ہوا ...... تو یہ مبارک زمین میری آنکھوں کے سامنے تھی...... بارہ سو صحابہ کرامؓ یہاں شہید ہوئے...... جن میں ستر بدری صحابہ تھے...... حالانکہ جنگ بدر میں صرف چودہ صحابہ شہید ہوئے...... اللہ نے مجھے میدان بدر میں بھی حاضری کی سعادت بخشی...... وہاں پر بورڈ لگا ہوا تھا...... وہاں چودہ صحابہ کے نام لکھے ہوئے...... تیرہ یہاں پر شہید ہوئے...... ایک زخمی تھے...... وہ راستے میں شہید ہوئے...... ان کی قبر بھی راستے میں ہے...... لیکن یہاں ستر بدری صحابہ...... سات سو حافظ قرآن صحابہ...... اس میدان میں شہید ہوئے...... بہت بڑی قربانی لگی...... تبلیغی جماعت کے بزرگ ڈاکٹر خالد صاحب ہمارے رہبر تھے...... انہوں نے عجیب بات بتلائی...... فرمانے لگے، یہاں سڑک کے لئے کھدائی کر رہے تھے...... کھدائی کے دوران بعض صحابہ کرامؓ کی قبریں ظاہر ہو گئیں...... جب مقامی حضرات نے صحابہ کرامؓ کی زیارت کی...... چودہ سو سال گزرنے کے باوجود صحابہ کرامؓ کے چودہ سو سال گزرنے کے باوجود صحابہ کرامؓ کے جسم بھی تر و تازہ...... ان کے کفن بھی تر و تازہ...... جیسے ابھی آرام فرما ہوئے ہیں...... سب کہو سبحان اللہ۔

جمعہ کی مجالس کی اہمیت

جمعہ کی مجالس ہوتی ہیں...... یہ خیر کی بات کہنے سننے کے موقعے ہوتے ہیں...... یہ بھی آپ کے ایمان پر پہرہ دیتا ہوں...... اللہ تعالیٰ کی توفیق سے...... اللہ پاک ہمیں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن سے چمٹائے رکھے...... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام کے تمام صحابہ کرامؓ...... ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک...... اور سر کے تاج ہیں یاد رکھنا!...... اہلِ بیت کی محبت، ہمارے ایمان کا مرکز ہے...... اولیاءِ کرام، بزرگانِ دین کے نقش قدم پر چلنا...... یہ ہے جنت کے راستے کو پانا۔

اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کا موقع ہر جگہ

ہماری زندگی کا بڑا مقصد یہ ہے...... کہ ہم مل جل کر اللہ پاک کو خوش کریں اور راضی کریں...... اپنی دکان میں خوش کریں...... اپنے دفتر میں خوش کریں...... کوئی جوتا بھی گانٹھ رہا ہے...... وہ بھی خدمت میں ہی لگا ہوا ہے...... کوئی یہ نہیں کہہ سکتا...... کہ مجھے مدرسے میں داخل نہیں کروایا...... میں مدرسے میں تو رہتا نہیں...... آپ کا مدرسہ، دکان میں ہے...... آپ کا مدرسہ، آپ کے دفتر میں ہے...... آپ کا مدرسہ، کھیتی باڑی میں ہے...... اللہ تعالیٰ نے اپنی خوشی کے بہانے ہر جگہ پھیلا رکھے ہیں...... جس طرح ہم مسجد میں بھی اللہ پاک کو خوش کر سکتے ہیں...... ویسے ہی دکان میں بھی کر سکتے ہیں...... دکان سچائی سے بھری ہوئی...... امانتداری سے بھری ہوئی ہو...... خدا خوفی کے جذبے سے بھری ہوئی ہو...... وہ دکان، دنیا کی نہیں، جنت کی دکان ہے...... وہ کھیتی باڑی دنیا کی نہیں، جنت کی کھیتی باڑی ہے...... اللہ ہم سب کو سینے سے لگانے کی توفیق نصیب فرمائے۔

{وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین}

خطاب نمبر4

اللہ تعالیٰ کا کرم اور فضل واحسان ہے...... کہ حرمین شریفین کے مبارک سفر کی سعادت نصیب ہوئی...... اللہ تعالیٰ حرمین شریفین کی مقبول حاضری سب کو نصیب فرمائے...... آمین۔

حضور نبی کریم ﷺ کا مبارک ارشاد: "مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ" کہ جس آدمی نے حج کیا...... اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لئے...... "لِلّٰهِيَّت" کا مطلب یہی ہے...... کہ ہر نیک عمل میں اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کا جذبہ ہو...... ریا، دکھلاوا مقصد نہ ہو...... اپنے آپ کو حاجی کہلانا مقصد نہ ہو۔

حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحبؒ کی خوبصورت بات

هہمارے لاہور میں بڑے بزرگ گزرے ہیں...... حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ...... بندہ ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں...... عشاء کی نماز کے بعد...... حضرت کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا...... تو حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جملہ ارشاد فرمایا...... کہ "عمل بذات خود نہ چھوٹا ہوتا ہے نہ بڑا...... لیکن حسنِ نیت...... اچھی نیت...... ایک چھوٹے سے عمل کو بہت بڑا بنا دیتی ہے۔"

یعنی کام وہ بڑا نہیں...... جس کو ہم بڑا سمجھیں...... کام وہ بڑا ہے...... جس کو رب بڑا سمجھے...... اور رب کی بارگاہ میں بڑائی...... رب کی طرف رخ کرنے سے ہوگی...... کہ ہر نیک عمل میں اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا مدنظر ہو۔

نیکی میں دل نہ لگ رہا ہو تو؟؟؟

میں رات بارہ بجے مسقط، عمان میں تھا...... وہاں عشاء کی نماز کی تیاری کرنی تھی...... تو راستے میں ہندوستان کے ایک صاحب ملے...... تھوڑی دیر کے لئے مصافحہ ہوا...... تو کہنے لگے، میں نے ایک مسئلہ پوچھنا ہے...... میں نے کہا: بھائی پوچھ لو...... بس طبیعت میں یہ ہوتا ہے...... حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے دین کی طلب لے کر جو آئے......جس حال میں آئے......اس کو خالی نہ بھیجو...... کچھ نہ کچھ جھولی میں ڈال دو۔''

یہ جو پوچھنے کا مزاج ہوتا ہے......اس کی بڑی برکت ہوتی ہے...... پوچھ پوچھ کر چلنا......اور اپنے بڑوں کے سائے میں رہنا......اس کی بڑی برکت ہوتی ہے۔

تو پوچھنے لگے: میں نیک عمل کرتا ہوں لیکن طبیعت میں انقباض رہتا ہے......یعنی طبیعت بندسی رہتی ہے...... طبیعت کھلتی نہیں ہے......میں کیا کروں؟......اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی فرمائے...... چونکہ میں خود اس حالت سے گزرا ہوا تھا......ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں تھا......کہ طبیعت میں ایسی حالت آئی......طبیعت بند بندسی......نماز پڑھوں تو نماز میں کوئی شوق والی کیفیت نہیں......بس یوں جیسے ایک فریضے کو اپنے ذمے سے ساقط کر رہا ہوں......طواف کروں تو اسمیں بھی زیادہ کوئی شوق والی طبیعت نہیں......ایسی حالت جب آئی......تو پھر میں نے اپنے حضرت (مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم العالیہ) سے معلوم کیا......حضرت مولانا سعد اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ......ان کے ذریعے معلوم کروایا......کہ مکہ مکرمہ میں ہوں......اور طبیعت پر ایسی حالت ہے......طبیعت بند بندسی ہے......طبیعت میں کوئی بوجھ سا ہے......تو میرے حضرت فرمانے لگے:

''یہ حالت غیر اختیاری ہے...... یہ معاف ہے...... اس کی طرف توجہ نہ دیں......بس اپنے کام میں لگے رہیں''۔ کچھ دنوں کے بعد پھر طبیعت کھل گئی......وہ شوق والی گھڑی بھی آ گئی...... ''قلب'' کے معنی ہیں ''متغیر ہونا''...... یہ دل ہمیشہ ایک حال پر نہیں رہتا......اس پر مختلف احوال آتے رہتے ہیں۔

تو میں نے سوال پوچھنے والے بھائی کی خدمت میں عرض کیا......کہ آپ گھبراؤ نہیں...... پھر حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا ملفوظ بھی سنا دیا......حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے:؛

''شوق کی وجہ سے کسی عمل کو کرنا......اس میں تو کچھ شوق کا بھی دخل ہے......بندگی تو یہ ہے......طبیعت نہیں چاہ رہی......پھر بھی اپنے آپ کو چمٹا رکھا ہے......اصل بندگی یہ ہے۔''

اس میں ثواب بڑھ جاتا ہے، یاد رکھنا!...... کیونکہ اس میں مجاہدہ زیادہ ہوتا ہے۔

تو طبیعت میں مختلف احوال آتے رہتے ہیں...... کبھی طبیعت میں شوق والی کیفیت ہوتی ہے...... کبھی طبیعت میں ٹھنڈاپن بھی آجاتا ہے...... بلکہ جو طبیعت میں ٹھنڈاپن آتا ہے...... یہ بھی شوق والی گھڑی کی قدردانی کے لئے ہے...... روز اگر گوشت ملے...... تو گوشت کی قدر ہی ختم ہو جائے...... ہفتہ بھر دال سبزی کھائیں...... تو جمعے کو گوشت ملے، ایک ایک لقمے پر الحمدللہ نکلے گی۔

مقبول حج کی نشانی

تو میں عرض کر رہا تھا...... "مَنْ حَجَّ لِلّٰہِ" ...... اللہ سب کو حج مبرور نصیب فرمائے...... حج مبرور کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے...... کہ حج کرنے کے بعد زندگی میں تبدیلی آجائے...... نیک اعمال میں شوق بڑھ جائے...... حدیث شریف میں آتا ہے......

"مَنْ حَجَّ لِلّٰہِ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمِ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ"

کہ جو آدمی حج کرے...... اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے...... فلم یرفث ... اس میں خواہشات کو ابھارنے والی کوئی بات نہ کرے...... ولم یفسق ... کوئی گناہ کی بات نہ کرے...... کوئی گناہ کا کام نہ کرے...... تو فرمایا...... رجع کیوم ولدته امه ... تو وہ حج سے اس طرح لوٹتا ہے...... جیسے آج ہی اسکو اس کی والدہ نے جنا ہے...... تمام حاجیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے اس مبارک فرمان کا مصداق بنائے۔ آمین۔

منیٰ میں پیش آنے والا حادثہ

اللہ تعالیٰ مہربانی فرمائے...... تھوڑے بہت احوال آجاتے ہیں...... منیٰ میں حادثہ پیش آیا...... جو حضرات شہید ہوئے...... اللہ تعالیٰ سب کی مغفرت فرمائے، آمین...... ہمارے ایک بزرگ مکہ مکرمہ میں فرمانے لگے:

"موت کا تعلق وقت کے ساتھ ہے...... سبب کے ساتھ نہیں...... یعنی موت کا تعلق وقت کے ساتھ ہے......

جب وقت آ جاتا ہے...... تو موت کی گھڑی پہنچ جاتی ہے...... چاہے کوئی بہانا بنے یا نہ بنے...... ہاں عام طور پر تو کچھ بہانہ بن جاتا ہے...... بعض دفعہ بغیر بہانے کے بھی موت آ جاتی ہے۔

ہمارے مدارس میں ایک کتاب پڑھائی جاتی ہے...... شرح العقائد النسفیۃ...... اس میں ایک جملہ لکھا ہوا ہے::

"المقتولُ میّتٌ لاجله"

جب مقتول قتل ہو...... وہ بھی اپنے وقت پر ہی فوت ہوتا ہے...... باقی جو قاتل کو سزا دی جاتی ہے...... وہ اس لئے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے قانون میں...... خدائی نظام میں دخل اندازی کرنے کی کوشش کی ہے...... گویا کہ قاتل یوں سمجھ رہا ہے...... کہ میں مار رہا ہوں...... حالانکہ موت اور حیات تو اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے۔

موت اپنے وقت پر ہی آتی ہے...... ایک فطری طور پر صدمہ ہوتا ہے...... لیکن مسلمان کے لئے بہت بڑی تسلی کا سامان بھی موجود ہے...... موت تو محبت کا ایک پل ہے...... جو ایک محبوب کو اپنے حقیقی محبوب تک پہنچاتی ہے۔

''تعزیت'' کا معنی بھی یہی ہوتا ہے...... صبر دلانا...... تسلی کا کوئی کلمہ کہہ دینا...... ایسا کلمہ کہنا جس سے گھر والوں کا غم ہلکا ہو جائے...... گھر والوں کا بوجھ ہلکا ہو جائے...... ہمارے بزرگوں کے اپنے اپنے انداز رہے تسلی دینے کے...... یہ بعض علاقوں میں فوتگی ہو جائے...... تو تعزیت کرنے کے لئے لوگ آتے ہیں...... تو پنجابی زبان میں یوں کہتے ہیں کہ...... ''جیویں رب دی مرضی''...... آگے سے کہتے ہیں...... ''منیا جی، منیا جی''...... کہ ہم رب کی رضا میں راضی ہیں...... جزع فزع نہ ہو...... کوئی بے صبری نہ ہو...... تھوڑا بہت رونا آ جائے...... تو اس میں کوئی حرج نہیں...... یہ بھی کوئی صبر کے خلاف نہیں ہے...... آنکھوں میں آنسو آ جائے...... رونا آ جائے...... لیکن کوئی بے صبری کا کلمہ نہ کہے...... کوئی جزع فزع نہ کرے...... موت کا وقت مقرر ہے، سب نے جانا ہے۔

مسکنِ قومِ صالح علیہ السلام کا سفر

حج کے مبارک سفر میں...... اس مرتبہ کچھ طویل سفر بھی ہوئے...... ایک علاقے میں جانا ہوا...... جہاں حضرت صالح علیہ السلام کی قوم آباد تھی...... یہ ''علاء'' کا علاقہ ہے...... وہاں پر حاضری ہوئی...... تو ساتھیوں نے بتایا...... یہ جو سامنے پہاڑ نظر آ رہا ہے...... حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی اس پہاڑ سے نکلی تھی...... کہتے ہیں ہر گھر کے سامنے سے وہ اونٹنی گزرتی تھی...... ہر ایک دودھ دوھ لیتا اس سے...... ایک پیالہ دور سے دیکھا...... کافی بڑا پیالہ تھا...... فرمایا اس میں دودھ کو جمع کر لیتے، جو اضافی ہوتا...... یہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم جن کے بارے میں آتا ہے:

پتھروں کو تراش کر یہ گھر بناتے تھے...... تو راستے سے گزرتے ہوئے...... ان کے گھروں پر نظر پڑی...... چار ہزار سال گزر گئے...... اب تک وہ گھر اسی طرح بنے ہوئے ہیں...... بلکہ بعد میں کچھ اور قومیں آئیں...... پھر انہوں نے ان گھروں کو قبروں میں تبدیل کر دیا...... اپنے مردے وغیرہ اس میں دفن کرتے...... اب تقریباً سب میں قبرستان بنے ہوئے ہیں...... اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے...... اس قوم پر بھی عذاب آیا۔

وہاں سے ہوتے ہوئے...... پھر ''تیمہ'' ایک جگہ ہے...... وہاں پر پہنچے تو وہاں ایک کنواں تھا...... اس کے بارے میں بتایا...... کہ یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے کا کنواں ہے...... یہ بھی مشہور تھا...... کہ جزیرۂ عرب میں سب سے بڑا کنواں یہ ہے۔

تبوک کا سفر

پھر وہاں سے ہوتے ہوئے آگے تبوک پہنچے...... غزوۂ تبوک مشہور ہے...... اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم...... غزوہ تبوک میں حاضر ہوئے...... اگر یہاں فضائل اعمال ہو تو میں پڑھ کر سنا دوں......

''تبوک کے سفر میں قوم ثمود کی بستی پر گزر'' اور ''تبوک میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی غیر حاضری اور توبہ''

تھوڑا سا یہ پڑھ کر سنا دوں آپ کو۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم



”تبوک کے سفر میں قوم ثمود کی بستی پر گزر“

”غزوۂ تبوک مشہور غزوہ ہے، اور نبی اکرم ﷺ کا آخری غزوہ ہے۔ حضور اکرم ﷺ کو اطلاع ملی کہ روم کا بادشاہ مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کر رہا ہے اور بہت بڑا لشکر لے کر شام کے راستے سے مدینے کو آرہا ہے۔ اس خبر پر پانچ رجب سن نو ہجری پنج شنبہ کو نبی اکرم ﷺ اسکے مقابلے کے لئے مدینہ طیبہ سے روانہ ہو گئے۔ چونکہ زمانہ سخت گرمی کا تھا اور مقابلہ بھی سخت تھا اس لئے حضور اقدس ﷺ نے صاف اعلان فرما دیا تھا، روم کے بادشاہ سے مقابلے کے لئے چلنا ہے، تیاری کر لی جائے۔ اور حضور نبی کریم ﷺ نے خود اس کے لئے چندا فرمانا شروع کیا۔ یہی لڑائی ہے جس میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر کا سارا سامان لے آئے اور جب ان سے پوچھا کہ گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا؟ تو فرمایا ان کے لئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو چھوڑ آیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھر کے پورے سامان میں سے آدھا لے آئے۔ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک تہائی لشکر کا پورا سامان مہیا فرمایا۔ اسی طرح ہر شخص اپنی حیثیت سے زیادہ ہی لایا اس کے باوجود چونکہ عام طور سے تنگی تھی اس لئے دس دس آدمی ایک ایک اونٹ پر تھے کہ نوبت بہ نوبت باری باری اس پر سوار ہوتے تھے اسی وجہ سے اسی لڑائی کا نام جیش العسر ہے، تنگی کا لشکر۔ یہ لڑائی نہایت ہی سخت تھی، کہ سفر بھی دور تھا اور موسم بھی اس قدر سخت کہ گرمی کی انتہا نہیں تھی۔ اور اس کے ساتھ ہی مدینہ طیبہ میں کھجور کے پکنے کا زمانہ زور پر تھا۔ سارے باغ بالکل پکے ہوئے کھڑے تھے۔ اور کھجور پر ہی مدینہ طیبہ والوں کی زندگی کا زیادہ دارومدار تھا۔ کہ سال بھر کی روزی جمع کرنے کا گویا یہی زمانہ تھا۔ ان حالات میں یہ وقت مسلمانوں کے لئے نہایت سخت امتحان تھا۔ اور ادھر اللہ تعالیٰ کا خوف حضور ﷺ کا مبارک ارشاد، بالخصوص سال بھر کی محنت اور پکے پکائے درختوں کا یوں بے یارومددگار چھوڑ جانا مشکل تھا وہ ظاہر ہے۔ لیکن

اس سب کے باوجود اللہ تعالیٰ کا خوف ان حضرات پر غالب تھا۔ اس لئے بجز منافقین اور معذورین جن میں عورتیں اور بچے بھی داخل تھے اور وہ لوگ بھی جو بضرورت مدینہ طیبہ چھوڑ گئے۔ یا کسی قسم کی سواری نہ مل سکنے کی وجہ سے روتے ہوئے رہ گئے تھے، اور سبھی حضرات ہمرکاب تھے۔ راستے میں قوم ثمود کی بستی پر گزر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دامن سے اپنے چہرۂ انور کو ڈھانپ لیا اور اونٹنی کو تیز کر دیا۔ اور صحابہ کرام کو بھی حکم فرمایا کہ یہاں سے تیز چلو اور ظالموں کی بستیوں میں سے روتے ہوئے گزرو اور اس سے ڈرتے ہوئے گزرو کہ تم پر خدانخواستہ وہ عذاب کہیں نازل نہ ہو جائے جو ان پر نازل ہوا۔

فائدہ:

اللہ پاک کے پیارے نبی لاڈلے رسول عذاب والی جگہ سے ڈرتے ہوئے خوف کے ساتھ گزر رہے ہیں اور اپنے جانثار دوستوں کو، جو اس سخت مجبوری کے وقت میں بھی جانثاری کا ثبوت دے رہے ہیں، روتے ہوئے جانے کا حکم فرماتے ہیں، خدانخواستہ وہ عذاب ان پر نازل نہ ہو جائے۔ ہم لوگ کسی بستی میں زلزلہ آجائے تو اس کو سیرگاہ بناتے ہیں، کھنڈروں کی تفریح کو جاتے ہیں، رونا تو درکنار رونے کا خیال بھی دل میں نہیں لاتے۔ حالانکہ اس قسم کی جو جگہیں ہوتی ہیں ان میں صرف عبرت کی نیت سے جائیں نصیحت حاصل کرنے کی نیت سے۔"

اول تو نہ جائیں!...... کہیں جانا بھی ہو...... گزرنا ہو، تو بس صرف عبرت کی نیت سے...... جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ۔ سورۃ الانعام آیت 11

"پھر دیکھیں جھٹلانے والوں کا کس طرح انجام ہوا ہے"

تو بہر حال تبوک میں اللہ نے حاضری کی توفیق نصیب فرمائی...... پھر ہمارے ساتھی بتلانے لگے...... کہ یہاں پر مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے...... جہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے موقع پر قیام فرمایا...... فجر کی نماز

مسجد رسول ﷺ میں پڑھی، الحمدللہ...... پھر مسجد رسول سے باہر نکلے...... تو وہاں پر ساتھ ہی احاطے میں ایک صحابی حضرت عبداللہ ذوالبجادین کی قبر تھی...... غزوۂ تبوک کے موقع پر ہی انکا انتقال ہوا...... حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے پیارے صحابی کے لئے خود قبر کھودی...... اور اپنے مبارک ہاتھوں میں لے کر خود قبر میں اتارا...... پھر وہاں تبوک سے ہوتے ہوئے آگے ''حقل'' پہنچے...... حقل، یہ ایک شہر ہے...... یہاں سے تین ملک نظر آتے ہیں...... سامنے مصر کا علاقہ ہے...... ایک طرف اردن تھا...... درمیان میں یہ اسرائیل ''مقبوضہ فلسطین'' کی بستی بھی نظر آرہی تھی...... اللہ تعالیٰ بیت المقدس کو یہودیوں کے قبضے سے آزاد فرمائے۔ آمین۔

سامنے مصر کے پہاڑ تھے...... تو وہ بتلا رہے تھے...... جو کوہ طور پہاڑ ہے...... جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام تشریف لے گئے...... اللہ پاک کی ذات سے ہم کلام ہوئے...... وہ پہاڑی سلسلہ بھی سامنے نظر آرہا تھا...... سامنے وہاں پر بحر قلزم تھا...... بحر قلزم کی دو شاخیں ہیں...... ایک تو ہمارے سامنے تھی...... اور ایک پیچھے...... حضرت موسیٰ علیہ السلام جب بنی اسرائیل کو لے کر نکلے...... تو فرعون یہیں بحر قلزم میں غرق ہوا تھا...... وہ حصہ تو ہمارے سامنے نہیں تھا...... لیکن اس کے پیچھے حصہ تھا، بحر قلزم کا...... اسی کی ایک شاخ یہ تھی۔

وہاں سے ہوتے ہوئے کچھ آگے پہنچے...... تو پھر مدائن شعیب، حضرت شعیب علیہ السلام کی بستی...... جہاں حضرت شعیب علیہ السلام کا قیام تھا...... وہاں پر...... پھر وہاں سے ہوتے ہوئے ایک بستی میں جانا ہوا...... تو وہاں ایک کنویں پر پہنچے...... ساتھیوں نے بتایا...... یہ وہی کنواں ہے کہ جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت شعیب علیہ السلام کے جانوروں کو پانی پلایا تھا...... جن کو ان کی بیٹیاں چرا رہی تھیں۔

تو یہ سارے واقعات قرآن پاک میں ذکر ہیں...... ان کی ایک لمبی تفصیل ہے...... اللہ نے موقع عطا فرمایا...... تو عرض کروں گا انشاء اللہ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے متعلق آقا ﷺ کی پیشین گوئی

وہاں سے واپسی ہوئی...... تو واپسی میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ...... جن کا یہاں پر ذکر آتا ہے......

ان کی مدینہ منورہ سے تقریباً تین سومیل سے کچھ اوپر...... بالکل صحرا میں قبر ہے...... ان کے بارے میں اللہ پاک کے پیارے حبیب ﷺ نے پشین گوئی فرمائی تھی کہ؛

"تموت وحیدا وتبعث وحیدا"

آپ اکیلے ہی فوت ہوں گے اور اکیلے ہی میدان حشر میں اٹھائے جائیں گے۔

آج تک وہاں پر آس پاس کوئی بستی نہیں ہے...... بالکل صحرا کے اندر قبر ہے...... وہاں پر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی قبر پر ایصالِ ثواب کیا...... موقع ملا تو کبھی تھوڑی بہت اور وضاحت بھی کروں گا انشاء اللہ۔

{وآخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العٰلمین}



خطاب نمبر 5

حضور نبی کریم ﷺ کا مبارک ارشاد؛:

"مِنْ حُسْنِ الْاِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَالَا یَعْنِیْہِ"۔ الحدیث

''مرد کے اسلام کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ ہے کہ وہ لایعنی (فضول) باتوں کو چھوڑ دے''

حضرت حکیم الامت شاہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے:؛

''زبان سے گناہ کرنا آسان ہوتا ہے...... زبان کے گناہوں کا علاج یہ ہے...... کہ زبان جتنا اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہے گی...... خیر کی بات کہنے سننے میں لگی رہے گی...... گناہوں سے خودبخود بچی رہے گی...... فرصت ہی نہیں ملے گی گناہ کی بات کرنے کی۔''

گناہ کی فرصت ہی نہ ملے

اس لیے میرے حضرت فرمانے لگے...... کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نیکی کے اتنے مواقع عطا فرما رکھے ہیں...... گناہ کی تو ہمارے پاس فرصت ہی نہیں ہے...... دن میں اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کر دی ہیں...... دو ڈھائی گھنٹے یوں نیکی میں گزر جاتے ہیں...... نماز کی تیاری کرنا...... نماز کے لئے جانا...... وضو کرنا...... پھر نماز پڑھنا...... فرائض...... واجبات...... سنن موکدہ کو ادا کرنا...... نوافل کو ادا کرنا...... ان پانچ نمازوں میں تقریباً دو ڈھائی گھنٹے لگ جاتے ہیں...... تو دو ڈھائی گھنٹے یوں نیکی میں گزر جاتے ہیں۔

میرے حضرت فرمانے لگے...... کہ ہر جائز کام میں...... عبادت کی تیاری کی نیت کر لیں...... پورے چوبیس گھنٹے عبادت میں گزریں گے۔



اعمال کی تین قسمیں

کام اور اعمال تین قسم کے ہوتے ہیں::

1) مستحسنات......

2) مباحات......

3) مکروہات......

مستحسنات ان کاموں کو کہا جاتا ہے......جن کے کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوں......جیسے نماز ہے......روزہ ہے......قرآن پاک کی تلاوت ہے......اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے......زبان سے سچ بولنا......یہ سب نیک اعمال ہیں......جن کے کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔

پھر نیک کاموں میں......نیک اعمال میں......اچھی نیت کا بڑا دخل ہوتا ہے......ہر نیک عمل میں نیت نیک ہونی چاہئے......ہمارے مدارس میں حدیث شریف کی مشہور کتاب پڑھائی جاتی ہے......''بخاری شریف'' جس کا لقب ہے،''اصح الکتب بعد کتاب اللہ''......کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن پاک کے بعد......سب سے صحیح ترین کتاب بخاری شریف ہے......صحاح ستہ کی یہ چھ کتابیں ہیں۔

1بخاری شریف　　2 مسلم شریف　　3ابوداؤد شریف　　4 ترمذی شریف

5نسائی شریف　　6ابن ماجہ

الحمد للہ حضور نبی کریم ﷺ کی ایک ایک ادا محفوظ ہے......قرآن پاک میں ارشاد ہے::

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ سورۃ الحجر آیت 9

''بے شک اس ذکر کو (قرآن پاک کو) ہم نے نازل کیا ہے اور ہم خود ہی اسکے محافظ ہیں''

اللہ تعالیٰ کی حفاظت کا یہ وعدہ ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔



قرآن ایک زندہ کتاب ہے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قرآن پاک نازل ہوا...... قرآن پاک کی یہ آیتیں نازل ہوئیں:؛

وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ سورۃ النحل آیت 8

''گھوڑے، خچر اور گدھے (اسی اللہ نے پیدا کئے) تا کہ تم ان کی سواری کرو اور یہ باعثِ زینت بھی ہیں، اور وہ چیزیں بھی پیدا کرے گا جو تم نہیں جانتے۔''

اس وقت سواریاں یہی تھیں...... گھوڑا...... خچر...... گدھا...... یہ سواریاں تھیں اس زمانے میں...... فرمایا؛ ان کو ہم نے پیدا کیا ہے...... آپ کی سواری کے لئے...... پھر آگے ارشاد فرمایا؛:

"وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ"... یخلق، مضارع کے صیغے کے ساتھ فرمایا...... کچھ اور سواریاں بھی پیدا کریں گے...... جن کو تم نہیں جانتے...... آج وہ سواریاں پیدا ہو گئیں...... حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے:؛

''یہ موٹر، یہ گاڑیاں، یہ جتنی بھی سواریاں باہر چل رہی ہیں...... یہ سب "وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ" میں داخل ہیں''۔

یہ قرآن پاک کا اعجاز ہے...... کہ آنے والے جو واقعات تھے...... جو حالات تھے...... ان کے بارے میں پہلے سے پیشین گوئیاں فرما دیں...... اور وہ ہو بہو پوری ہو رہی ہیں...... قرآن پاک زندہ و جاوید معجزہ ہے۔

قرآن کا اعجاز

عرض کرتا رہتا ہوں...... قرآن پاک کا ایک ایک حرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے اوپر دلیل ہے...... کیونکہ حضورؐ کی نبوت قیامت کی صبح تک کے لئے ہے...... اسلئے اللہ نے معجزہ بھی وہ عطا فرمایا...... جو قیامت کی صبح تک رہے گا...... قرآن پاک کے ایک حرف میں کوئی کمی بیشی نہیں کر سکا ہے...... نہ قیامت کی صبح تک کر سکے گا۔

ایک عیسائی نے ارادہ کیا...... کہ میں بھی قرآن پاک جیسی کتاب لکھوں...... باہر نکلا تو مسلمانوں کا ایک بچہ قرآن پاک کی یہ آیت پڑھ رہا تھا:

يَا اَرْضُ ابْلَعِي مَآءَكِ وَيَا سَمَآءُ اَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ۔ سورۃ ہود 44

اے زمین! پانی کو نگل لے...... اے آسمان! تھم جا...... طوفان نوح کے موقع پر آسمان نے دہانے کھول دیے تھے...... آسمان برس رہا تھا...... زمین پانی اگل رہی تھی...... بہت بڑا طوفان تھا...... چھ مہینے کے بعد...... جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا...... اے آسمان! تھم جا...... زمین کو حکم دیا، اے زمین! تو پانی کو نگل لے...... اس عیسائی نے جب بچے کے منہ سے یہ آیت سنی...... کہ جب آسمان اور زمین کو یوں حکم دیا جا رہا ہے...... یوں خطاب کیا جا رہا ہے...... جیسے بچوں کو کہا جاتا ہے...... رک جاؤ...... رک جاؤ...... تو عیسائی کی وہیں پر ہمت جواب دے گئی...... کہا اتنی اونچی خطابات والی کلام...... میں اپنی کتاب میں کہاں لا سکتا ہوں...... یہ تو ''ربّ العالمین'' کا خطاب ہے...... ایسا خطاب میں کہاں لا سکتا ہوں...... بس وہیں ہمت جواب دے گئی...... اللہ پاک اپنی مہربانی فرمائے...... قرآن پاک زندہ، جاوید معجزہ ہے...... ''معجزہ'' اعجاز سے ہے...... اعجاز، کا معنی ہے عاجز کرنا...... کہ پوری مخلوق اس کا مقابلہ کرنے سے عاجز ہوتی ہے۔

بڑائی تو ربّ کی شان ہے

بڑائی تو ربّ کی شان ہے...... بندے کی شان، یہ تو پستی والی شان ہے...... ایک صاحب پوچھنے لگے، میرے اندر تکبر کی بیماری ہے...... بڑائی کی بیماری ہے...... دوسرے بھائی کہنے لگے::

''بندے میں کیا بڑائی...... جو روز بیت الخلاء میں جائے...... اس میں کیا بڑائی...... روز بول و براز کرتے ہیں...... پیشاب پاخانہ کرتے ہیں...... اس میں کیا بڑائی...... اپنی حالت کو دیکھیں...... بڑائی تو رب کی شان ہے...... بندے کی شان تو پستی والی شان ہے...... روز گندگی کو اپنے ہاتھ سے صاف کریں...... اس میں بڑائی ہوگی؟...... اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی فرمائے...... بڑائی تو رب کی شان ہے...... میرے پیارے مولا کی شان

ہے...... بڑائی کے لائق تو وہ ذات ہے...... تکبر بندے کو زیب نہیں دیتا۔

عاجزی سے شان بڑھتی ہے

حدیث شریف میں آتا ہے...... "مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ" . . . جو آدمی اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرے...... اللہ کے لئے جھکے...... وہ جھکتا نہیں...... اللہ اس کا سر عرش سے لگا دیتے ہیں...... تمام خوبیوں کی مالک اللہ تعالیٰ کی ذات ہے...... تمام بھلائیاں اللہ پاک کے لئے ہیں...... ہم سب کے سب محتاج ہیں...... دینے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔

"لایعنی" سے بچنے کا طریقہ؟

میں عرض کر رہا تھا...... حضور نبی کریم ﷺ کا مبارک ارشاد::

"من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ"

"آدمی کے اسلام کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ ہے کہ وہ لایعنی (بے مقصد) کو چھوڑ دے"

ایک بھائی پوچھنے لگے...... کہ "لایعنی" سے بچنے کا کیا طریقہ ہے؟...... تو دوسرے بھائی کہنے لگے:...... "لایعنی" (بے مقصد) سے بچنے کا طریقہ یہ ہے...... کہ اپنے آپ کو "یعنی" (بامقصد) میں لگا دیں...... بامقصد کاموں میں لگا دیں...... گناہ سے بچنے کا بھی آسان طریقہ یہی ہوتا ہے۔

جتنا مصروف اتنا ہی محفوظ

میں اپنے حضرت کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا...... تو حضرت فرمانے لگے::

"تھوڑے بہت گناہوں کے جھونکے آتے رہتے ہیں...... خیالات آتے رہتے ہیں...... وساوس آتے رہتے ہیں...... حضرت فرمانے لگے:...... جب بھی گناہ کا خیال دل میں آئے...... اس کا علاج یہ ہے...... اپنے خیال کو نیکی کی طرف پھیر دیں...... اپنے آپ کو کسی جائز کام میں لگا دیں...... کسی نیک کام میں لگا دیں...... جتنا مصروف اتنا ہی محفوظ...... جو خیال آئے گا، چلا جائے گا۔

جیسے اب ہم خیر کی بات کہنے سننے میں لگے ہوئے ہیں...... اب کوئی گناہ کا خیال نہیں آ رہا...... یہ سب گھڑیاں اللہ تعالیٰ کی رحمت میں گزر رہی ہیں...... یاد رکھنا۔

دنیا کے انعام کی حقیقت

پھر تھوڑے بہت جو گناہوں کے جھونکے آتے ہیں...... یہ بھی درجات کی بلندی کے لئے آتے ہیں...... پہلوان کی پہلوانی کا پتہ اکھاڑے میں چلتا ہے...... اکھاڑے میں ایک کشتی جیت لے...... خوشی سے پھولے نہیں سماتا...... حالانکہ اس میں جو انعام ملتا ہے...... اس کی بھی کیا حقیقت ہے...... میں ایک گھر میں گیا...... وہاں پر کوئی کپ رکھے ہوئے تھے...... کہنے لگے یہ ہم نے انعام میں جیتے ہیں...... حالانکہ نہ ان میں کوئی چائے پی سکتا ہے...... نہ پانی پی سکتا ہے...... بالکل فارغ رکھے ہوئے تھے...... دنیا کے انعام کی یہ حقیقت ہے...... ان میں چائے پانی کچھ نہیں پیا جا سکتا...... ایسا ہی ہے کہ نہیں۔

آخرت کے انعام کی حقیقت

اور اللہ پاک کی بارگاہ میں جو انعام ملے گا...... سب کہہ لیں ایک مرتبہ "سبحان اللہ" ...... یہ کتنی بڑی آپ نے کمائی کی ہے...... فرمایا ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنا...... الحمدللہ کہنا...... اللہ تعالیٰ کا کوئی بھی نیک پیارا نام لینا...... پوری دنیا کی دولتوں سے...... خزانوں سے...... شاہی محلات سے بڑھ کر ہے...... اللہ پاک کی بارگاہ میں انعام یہ ہے۔

یہ صرف بول نہیں حقیقت ہے...... حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے::

"نیکی آخرت کا سکہ ہے...... جو سکہ جہاں کا ہے، اسکی قدر و قیمت وہاں معلوم ہوگی۔"

پاکستان کے نوٹ کی قدر پاکستان میں...... ریال کی قدر سعودی عرب میں...... نیکی کی قدر آخرت میں ہو گی...... موت کے بعد پردے اٹھیں گے...... یہ کھلی آنکھ پردہ ہے...... یہ آنکھ بند ہوگی...... آخرت کے پردے اٹھیں گے...... پھر آدمی کو اندازہ ہوگا...... ایک ایک نیکی کی کیا قیمت ہے؟

زندگی کی آخری سرحد ہے

ہم راستے میں ہیں...... منزل نہیں رہگزر ہے، یاد رکھنا...... ہر روز جنازے نکل رہے ہیں...... آخر ہم نے بھی جانا ہے...... یہ گھر نہیں ہے آپ کا...... ہمارے بالوں کی سفیدی...... یہ ہماری زندگی کی آخری سرحد ہے...... ورنہ جانے کو بچے بھی جا رہے ہیں...... جوان بھی جا رہے اور بوڑھے بھی جا رہے ہیں۔

ہم دنیا میں کس لئے آئے

اس لئے حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے:...... ''ہم دنیا میں کس لئے آئے...... نیکیاں کمانے کے لئے...... اللہ پاک کو خوش کرنے کے لئے...... اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے...... اور اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا کوئی مشکل نہیں بڑا آسان ہے...... نماز پڑھ لی، اللہ تعالیٰ خوش ہو گئے...... روزہ رکھ لیا، اللہ تعالیٰ خوش ہو گئے...... زبان سے سچ بول لیں، اللہ تعالیٰ خوش ہو گئے...... دین کی بات محبت سے سننے کے لئے ایک ایک قدم اٹھانا...... یہ سب گھڑیاں اللہ پاک کی خوشی سے بھری ہوئی ہیں۔

وساوس کا حکم؟

تھوڑے بہت گناہوں کے جھونکے آتے رہتے ہیں...... خیالات، وساوس آتے رہتے ہیں...... حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے:

''گناہ کا خیال آنا برا نہیں...... گناہ کے تقاضے پر عمل کرنا، یہ برا ہے...... وساوس تو آتے رہتے ہیں...... لڑائی جھگڑے کے وساوس آجاتے ہیں...... یہ کردوں، وہ کردوں...... جب تک کریں نہیں، کچھ نہیں ہوتا...... احتیاط کرنی چاہئے۔

ملامت کی پرواہ نہ کریں

پچھلے جمعہ حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ملفوظ پڑھا...... ملفوظ کا حاصل یہ تھا...... کہ دین کے کام کرنے والوں کو...... نیکی کرنے والوں کو ملامت کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے...... رب کی ذات کے ساتھ معاملہ

ٹھیک ہو...... یہ دنیا کی باتیں، ملامتیں...... یہ کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں...... وہ کیا کہے گا؟...... وہ کیا کہے گا؟...... یہ نہ دیکھیں...... رب کی ذات کی طرف دیکھیں...... وہ کیا کہیں گے...... وہ اس پر راضی ہیں یا نہیں ہیں...... بس رب کی رضا کی طرف دیکھیں۔

"اخلاص" سے بڑھ کر مقام؟

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے:...... اخلاص سے بڑھ کر مقام کیا ہے؟...... فرمایا: اخلاص سے بڑھ کر مقام...... وہ "رضا بر قضاء" کا ہے...... اللہ پاک کے ہر فیصلے پر راضی رہنا...... یہ بہت بڑا مقام ہے۔ دنیا کی واہ واہ کچھ نہیں...... رب کی بارگاہ میں واہ واہ ہونی چاہئے...... بیاہ شادی میں بھی کوشش کیا کریں...... زیادہ رسم و رواج میں نہ پڑا کریں...... اپنی ہمت سے زیادہ خرچہ نہ کیا کریں...... زیادہ مطالبات نہ کیا کریں...... یہ سب کچھ یہیں رہ جائیں گے...... حدیث شریف میں آتا ہے:

"اِنَّ اَعْظَمَ النِّکَاحِ بَرَکَةً اَیْسَرُہٗ مَؤُوْنَةً"

کہ سب سے برکت والا نکاح وہ ہے...... جس میں مشقت کم ہو...... اپنی ہمت سے زیادہ خرچہ نہ کیا کریں۔

یہاں اتنی فکر کی ضرورت نہیں

اللہ تعالیٰ نے ہر خوشی کا سلسلہ آگے چھپا رکھا ہے...... رمضان میں قرآن پاک کا ترجمہ تفسیر ہو رہا تھا...... قرآن پاک کی یہ آیتیں پڑھ رہے تھے......؛

"فِیْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ"... جنت میں کرسیاں لگی ہوئیں...... تخت لگے ہوئے...... "وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ"... آبخورے، پانی کے برتن لگے ہوئے...... "وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ"... تکیے لگے ہوئے...... "وَّزَرَابِیُّ مَبْثُوْثَةٌ"... قالین بچھے ہوئے... ایک بھائی کہنے لگے...... شادی کا سارا سامان تو اوپر سجا ہوا ہے...... یہاں اتنی فکر کی کیا ضرورت ہے؟...... آپ جنت کے دولہا ہیں دولہا...... بس پہنچو ہی جنت میں...... یہ سب خوشیاں استقبال کے لئے کھڑی ہیں...... یہ میں نہیں کہہ رہا...... دو جہاں کے بادشاہ فرما رہے

ہیں...... جن کا ہم صبح شام کھا پی رہے ہیں...... وہ فرما رہے ہیں...... یہاں بھی سب کچھ اللہ پاک کا دیا ہوا ہے...... ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے سمندر میں ڈوبے ہوئے ہیں یاد رکھنا۔

ہر خوشی کا سلسلہ اوپر ہے

اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی فرمائے...... رسم و رواج بڑھ گئے...... پریشانیاں بڑھ گئیں...... میرے حضرت فرمانے لگے: ”ہمارے ایک رشتہ دار تھے، عزیز تھے...... آج سے کوئی چالیس سال پہلے کی بات ہے...... اس وقت حالانکہ چیزیں بھی سستی تھیں...... اپنے بیٹے کی منگنی کرنے کے لئے...... پچاس ہزار روپے بنک سے سود پہ قرضہ لیا...... اناللہ وانا الیہ راجعون...... نکاح تک پہنچتے پہنچتے کتنے مشکل مراحل طے کرنے پڑتے ہیں۔

دنیا، یہ مَن کو پورا کرنے کی جگہ نہیں...... رب کو خوش کرنے کی جگہ ہے، بس...... یہاں اپنے مَن کو اتنا ہی پورا کرنا ہے...... کہ ہمارے پیارے مولا...... جو ہمارے من کو پیدا کرنے والے ہیں...... وہ ناراض نہ ہونے پائیں...... بس ان کی خوشی پہلے ہے...... اللہ نے ہر خوشی کا سلسلہ اوپر چھپا رکھا ہے......

اس لئے میرے حضرت فرمانے لگے:...... مجلس میں نام لے کر مخاطب کیا...... فرمانے لگے::

”حسن! دنیا گزارے کی جگہ ہے...... دال روٹی سے گزارا چل جائے...... گزارا کر لینا...... آخرت میں اللہ سب ارمان پورے کر دیں گے۔“

ایک جھونکا سب غم بھلا دے گا

اللہ تعالیٰ سب کو رزقِ حلال وافر عطا فرمائے...... آمین۔ تھوڑے بہت گھروں میں حالات بھی آجاتے ہیں...... پریشانیاں بھی آجاتی ہیں...... گھبرائیں نہیں...... حالات تو مانگنے کے لئے آتے ہیں...... رب کی بارگاہ میں جھولی پھیلانے کے لئے آتے ہیں...... میرے حضرت سے ایک صاحب پوچھنے لگے::

”حضرت میں دعا کرتا ہوں...... پریشانی دور نہیں ہوتی کیا کروں؟...... اللہ والوں کے عجیب جملے ہوتے ہیں...... فرمانے لگے: ”جتنی پریشانی لمبی ہوگی...... پریشانی دور ہونے کے بعد...... جو راحت ملے گی...... اس

کی قدر بھی زیادہ ہوگی۔"

پوری زندگی حالات میں گزر جائے...... پریشانی میں گزر جائے......لیکن صبر کا دامن نہ چھوٹے......رب کا دروازہ نہ چھوٹے......اللہ تعالیٰ آخرت کا معاملہ نیک کردے...... جنت کی ٹھنڈی ہواؤں کا ایک جھونکا آئے گا......دنیا کے ہر غم کو بھلا کر رکھ دے گا۔

نظر کی احتیاط

جب اللہ تعالیٰ گناہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائیں......اللہ کیسی کیسی راہیں نکالتے ہیں...... میں برطانیہ کے سفر میں لندن میں تھا......راستے میں جا رہا تھا......ایک صاحب کو دیکھا...... وہ عینک اتار کر چل رہے تھے...... حالانکہ عینک اتارنے کا حکم نہیں......نظر جھکانے کا حکم ہے......کہ بری نظر سے کسی کی طرف نہ دیکھیں......اس لئے ہمارے بزرگ استاد فرمانے لگے:؛

"ہر ایک کی دھی بہن کو اپنی دھی بہن کی طرح سمجھیں...... ہر ایک کی عزت کو اپنی عزت کی طرح سمجھیں......بڑوں کے بول دل سے نکلتے ہیں......نور سے بھرے ہوتے ہیں۔"

وہ عینک اتار کر چل رہے تھے...... کہنے لگے؛ مجھے جتنا راستہ دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے......بغیر عینک کے نظر آتا ہے...... میں نے یہاں عینک اتار رکھی ہے......کیونکہ دائیں بائیں بے پردگی کا ماحول ہے......کہیں اچانک بھی نظر پڑے......مجھے کوئی شکل وصورت صاف نظر نہ آئے...... کیونکہ بیٹی چاہے کافر کی کیوں نہ ہو......ہے تو آخر بیٹی...... یہ ہے حیاء والا جذبہ......جو مسلمان کو عرش تک پہنچاتا ہے......اللہ پاک سب کو قبول فرمائیں......اپنے نیک راستے پر ہم سب کو لگائے رکھیں۔آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

خطاب نمبر 6

حضور نبی کریم ﷺ کا مبارک ارشاد ہے::

"اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْه عَمَلُه اِلَّا مِنْ ثَلَاثَة: صدقة جارية. او علم يُنتفع به. او ولد صالح يدعو له"

جب انسان فوت ہو جاتا ہے...... اس سے اس کے عمل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے...... لیکن تین چیزیں ایسی ہیں...... کہ موت کے بعد بھی ان کے اجر وثواب کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

1......صدقۂ جاریہ

2......ایسا علم جس سے لوگ نفع حاصل کر رہے ہوں

3......ایسی نیک اولاد جو اس کے لئے دعا گو رہتی ہو

صدقۂ جاریہ

کوئی ایسا خیر کا کام کر دیا...... بھلائی کا کام کر دیا...... جس سے خلق خدا کو فائدہ پہنچ رہا ہے...... صدقہ جاریہ والا کام...... اس کا اجر وثواب بھی جاری رہتا ہے۔

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ...... بڑی ہستی گزری ہیں...... حضرت فرمانے لگے:: "آدمی ہمیشہ زندہ تو نہیں رہ سکتا...... لیکن ہمیشہ زندہ رہنے والا کام کر سکتا ہے"

قیامت تک زندہ رہنے والا کام کر سکتا ہے...... تو بہر حال یہ صدقہ جاریہ والا کام...... اس کے اجر وثواب کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔

قبر میں اے۔سی لگوا رہا ہوں

میں ساہیوال میں تھا...... وہاں پر ایک بزرگ جو مسجد کے متولی ہیں...... انکے بیٹے کا انتقال ہو گیا.....تو اپنے بیٹے کے ایصال ثواب کے لئے مسجد تعمیر کروا رہے تھے...... جملہ بڑا اچھا کہا...... کہنے لگے: ''میں اپنے بیٹے کے لیے قبر میں اے۔سی لگوا رہا ہوں...... کہ یہ اللہ کا گھر تعمیر کروا دیا ہے...... یہاں پر جب تک نمازی نماز پڑھیں گے...... میرے بیٹے کو قبر میں ٹھنڈی ہوا پہنچتی رہے گی...... بچے قرآن پاک پڑھیں گے...... دین پڑھیں گے......سب کے لئے ٹھنڈی ہوا ہے، الحمدللہ...... اللہ تعالیٰ مہربانی فرمائے...... پھر یہ جتنے بھی خیر کے سلسلے ہیں......ان کی روح ''اخلاص'' ہے...... اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کا جذبہ......بس یہ اصل ہے۔

نیت کا رخ کیسے درست ہوتا ہے؟

ایک بھائی کہنے لگے:...... مجھے کوئی نصیحت کریں......دوسرے بھائی فرمانے لگے...... یہ بخاری شریف کی پہلی حدیث:...... ''انما الاعمال بالنیات''. . . بس یہی نصیحت ہے آپ کی...... کہ اپنی نیت درست کر لیں......نیت کا بڑا دخل ہوتا ہے......نیت کا رخ اللہ والوں کے قدموں میں درست ہوتا ہے......دل کی بہت سی بیماریوں کی دوا...... اللہ والوں کے قدموں میں ملتی ہے......نیک مجالس کی بڑی برکت ہوتی ہے...... پھر اس میں نیک نیت کا بڑا دخل ہوتا ہے......

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ سورۃ التوبۃ 119

''اے ایمان والو! تم اللہ سے ڈرو، اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ''

ہمارے حضرت قاری محمد طیب صاحبؒ، اس آیت کا ترجمہ آخر سے یوں کرتے تھے:......

''اے ایمان والو!...... سچوں کے ساتھ ہو جاؤ...... اللہ تعالیٰ کے نیک مخلص بندوں کے ساتھ ہو جاؤ......ان سے میل جول رکھو......توتم متقی بن جاؤ گے۔''

تقویٰ کس چیز کا نام ہے؟

سادہ لفظوں میں مفہوم یہ ہے...... کہ تقوی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا نام ہے، یاد رکھنا!...... اللہ تعالیٰ کا ڈر بڑا میٹھا ڈر ہے...... پتہ نہیں یہ کتنی مٹھائیوں سے بھرا ہوا ہے...... ان کا ڈر کسی عام ڈر کی طرح نہیں ہے یاد رکھنا...... ان سے ڈرنے میں...... مَیں عرض کروں...... اپنا ہی فائدہ ہے۔

تفسیر کبیر میں امام رازیؒ نے...... سورۂ فاتحہ کی تفسیر میں ایک واقعہ نقل ہے......

''کہ ایک چھوٹا بچہ اپنے والد کے ساتھ جنگل میں گیا...... تو باپ نے اپنے بچے سے کہا...... یہ سامنے جنگل میں پھل دار درخت ہے...... میں اس کے اوپر چڑھ کر پھل توڑتا ہوں...... کوئی دیکھنے والا نظر آئے تو مجھے بتلانا...... باپ درخت کے اوپر چڑھا...... جیسے ہی اپنا ہاتھ پھل توڑنے کے قریب کیا...... بچے نے نیچے زور سے آواز لگائی...... ابا وہ دیکھ رہا ہے...... ابا وہ دیکھ رہا ہے...... چور کے پیر نہیں ہوتے...... فوراً درخت سے چھلانگ لگائی...... نیچے آ کے کھڑا ہو گیا...... اب وہ چاروں طرف دیکھنے لگا...... تو بظاہر کوئی دیکھنے والا نظر نہیں آیا...... اب اپنے بچے کو ڈانٹ کے کہتا ہے کہ مجھے کون دیکھ رہا ہے؟...... تو بچے نے اپنی معصوم زبان سے کہا:؛ ''ابا! وہ آسمان والا دیکھ رہا ہے...... بچے کے دل سے بات نکلی...... باپ کے دل پر جا کر لگی...... اور وہیں توبہ کی کہ آئندہ کسی چیز کے اوپر ہاتھ نہیں ڈالوں گا...... دیانت داری اسی کا نام ہے...... کہ آدمی ان کو دیکھے...... ان کے دیکھنے کا تصور کرے...... جو ہر وقت دیکھ رہے ہیں۔

آپ دیکھ لیں...... دین دار تاجر ہو...... امانت دار افسر ہو...... ان کو کوئی اور دیکھے نہ دیکھے...... وہ اپنے رب کے دیکھنے کو بس ہر وقت خیال میں رکھتے ہیں...... کہ اور کوئی مجھے دیکھے نہ دیکھے...... میرے پیارے مولا ہر وقت دیکھ رہے ہیں...... میں نے ان کو سامنے رکھ کر اپنا ایک ایک قدم اٹھانا ہے۔

''ریا'' کا مطلب

ریا کا معنیٰ ہوتا ہے ''دکھلاوا'' ...... میرے حضرت سے ایک صاحب پوچھنے لگے:

"میں جب بھی کوئی نیک عمل شروع کرتا ہوں...... شروع میں نیت اچھی ہوتی ہے...... لیکن بعد میں ریا اور دکھلاوے کا خیال آجاتا ہے، میں کیا کروں؟"

تو اللہ والوں کے عجیب جملے ہوتے ہیں، فرمانے لگے؛

"جب بھی کوئی نیک عمل شروع کریں...... پڑھنے پڑھانے لگیں...... وعظ و نصیحت کرنے لگیں...... صدقہ و خیرات کرنے لگیں...... ایک مرتبہ اپنے دل پر دھیان دے کر یہ نیت کرلیں...... "یا اللہ! یہ عمل تجھے خوش کرنے کے لئے کر رہا ہوں...... پھر ہزار بار بھی غیر کا خیال آئے...... اس کی پرواہ نہ کریں...... یہ ریا نہیں بلکہ "وسوسہ" ہے۔

ریا کا تعلق کسب اور ارادے سے ہوتا ہے...... محض خیال آنے سے ریا نہیں ہوتا ہے...... ایک ہمارے بڑے بزرگ فرمانے لگے:

ریا دیکھنے کا نام نہیں...... وہ تو دکھانے کا نام ہے...... اسکے لئے تو پوری تیاری کرنی پڑتی ہے...... جیسے بیاہ شادیوں میں...... ریا دکھلاوے کے لئے بڑا خرچہ ہو جاتا ہے...... کوشش کیا کریں...... اپنی ہمت سے زیادہ خرچہ نہ کیا کریں۔

خوشی اور غمی میں کیا کریں؟

ایک بزرگ مدرسے میں تشریف لائے، کہنے لگے:...... میرے بیٹے کی شادی ہے...... دوسرے بھائی کہنے لگے:؛ شادی خوشی کا موقع ہے...... لیکن اپنی خوشی سے اللہ تعالیٰ کی خوشی کو مقدم رکھنا ہے...... یعنی اپنی خوشی میں اتنا آگے نہیں بڑھنا...... کہ اللہ پاک کی ذات ناراض ہو جائے۔

ہم اپنی خوشی میں بھی اللہ پاک کو خوش کریں...... اور اپنی غمی میں بھی اللہ کو خوش کریں...... یہاں ہماری خوشی بھی امتحان میں ہے...... اور ہماری غمی بھی امتحان میں ہے...... دنیا کی یہ خوشی، خوشی نہیں، یہ جھونکے ہیں بس۔

اولیاء اللہ کا فکرِ موت

اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی فرمائے...... اللہ والوں کی نظریں بڑی گہری ہوتی ہیں...... حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیغام ملا...... کہ آپ کے گھر میں بیٹا پیدا ہوا ہے...... تو کہا! الحمد للہ...... اور ساتھ ہی پڑھا...... ''انا للہ وانا الیہ راجعون''...... لوگوں نے پوچھا...... الحمد للہ کہنا بیٹے کی اطلاع پر...... یہ تو سمجھ میں آ رہا ہے...... انا للہ وانا الیہ راجعون کیوں پڑھا؟...... فرمانے لگے: یہ بیٹا آیا ہے تو ایک دن جائے گا بھی...... تو میں نے جنازے والی گھڑی کا تصور کر کے...... انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔

تو آنا بھی ہے اور جانا بھی ہے سب نے، یاد رکھنا...... موت کا وقت مقرر ہے...... موت تو اپنے وقت پر ہی آتی ہے، یاد رکھنا...... چاہے بچپن میں آجائے...... جوانی میں آجائے...... بڑھاپے میں آجائے...... موت کا وقت مقرر ہے...... موت بہانے سے آئے یا بغیر بہانے کے...... آتی اپنے وقت پر ہی ہے...... ایک جدائی کا صدمہ ہوتا ہے...... وہ ایک فطری امر ہے...... یہ جدائی عارضی ہے۔

تعزیت کا مطلب

تعزیت کہتے ہیں، صبر دلانا...... تسلی کا کوئی جملہ کہہ دینا...... کوئی ایسا جملہ کہہ دینا...... کہ جس کی وجہ سے گھر والوں کا غم ہلکا ہو جائے...... بوجھ ہلکا ہو جائے...... جانا تو ہم سب نے ہے...... تھوڑا بہت موت کی خبر سن کر ...... اس پر صدمہ کا اظہار کرنا...... جبکہ کوئی بے صبری کا کلمہ نہ نکلے...... کوئی جزع فزع نہ ہو...... تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

ہمارے بزرگ استاد ہیں...... حضرت مولانا عبید اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ، جامعہ اشرفیہ کے مہتمم (جب یہ بیان ہوا اس وقت حضرت مولانا عبید اللہ رحمہ اللہ حیات تھے)...... بڑی بزرگ ہستی ہیں...... ان کے چھوٹے بھائی، حضرت مولانا عبدالرحمن اشرفی صاحب رحمہ اللہ کا انتقال ہوا...... تو میں تعزیت کے لئے حاضر ہوا...... بڑے حضرات سے کیا تعزیت کرنی...... وہ خود تسلی دیتے ہیں...... تو فرمانے لگے؛

’’ابا جی کے چند جملے ہیں، وہ یاد آ جاتے ہیں...... جن سے دل کو تسلی ہو جاتی ہے...... فرمانے لگے؛ کہ ابا جی فرماتے تھے:؛

’’وہ بہار جس کے بعد خزاں ہو...... وہ بہار بہار نہیں ہے...... اور وہ خزاں جس کے بعد بہار نہ ہو...... وہ خزاں خزاں نہیں ہے۔‘‘

فرمانے لگے؛:’’میرے بھائی حضرت مولانا عبدالرحمن اشرفی صاحب کی موت بظاہر خزاں تھی...... لیکن اس کے بعد جنت کی ٹھنڈی ہوائیں چھپی ہوئی ہیں...... اس خزاں کی کوئی حقیقت نہیں ہے...... اور دنیا کی زندگی ان کیلئے بظاہر بہار تھی...... لیکن اس کے بعد موت کی خزاں آنے والی ہے...... فرمایا اس بہار کی بھی کوئی حقیقت نہیں ہے...... سب عارضی چیزیں ہیں۔

؎ جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

حالات پیش آتے رہتے ہیں...... پشاور میں بچوں کی شہادت ہوئی...... بچے تو معصوم، بخشے بخشائے ہوتے ہیں...... اللہ تعالیٰ ان کو، ان کے والدین کے لیے باعثِ مسرت بنائے...... وہ جنت میں آپ کے استقبال کے لئے پہنچ گئے۔ ان شاء اللہ۔

قبر کو مٹی کا ڈھیر نہ سمجھیں

اللہ ہمارے ملک کی بھی ہر شر سے حفاظت فرمائے...... اللہ فتنوں سے محفوظ رکھے...... اور بھی واقعات پیش آتے رہتے ہیں...... روز جنازے نکل رہے ہیں...... یہ میانی قبرستان دروازے پر کھڑے ہو جائیں آپ ...... شاید کوئی دن خالی ہو...... ہر روز جنازے نکل رہے ہیں۔

میرے حضرت، جامعہ اشرفیہ کے شیخ الحدیث، حضرت صوفی سرور صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے ایک عزیز دکان میں بیٹھے ہوئے تھے...... ڈاکوؤں نے گولی مار کر شہید کر دیا...... بعد میں حضرت کے بیٹے نے

خواب میں دیکھا...... پوچھا کیا بنا؟ کہنے لگے::

''اللہ تعالیٰ نے بخش دیا ہے......لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ نیکیاں تھوڑی کی ہیں......اس کا بڑا افسوس ہے......میرے خیال میں نہیں تھا......اتنی جلدی موت آجائے گی......اب موت آچکی ہے......قبر میں پہنچ چکا ہوں......اب پچھتا رہا ہوں کاش کہ اللہ تعالیٰ کو اور خوش کر لیتا، اور راضی کر لیتا۔''

ان کو خوش کرنے کا موقع یہیں ہے......حدیث شریف میں آتا ہے::

"انما القبر روضة من رياض الجنة او حفرة من حفر النار"

''قبر کو مٹی کا ڈھیر مت سمجھیں یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے''

ایصالِ ثواب کیلئے قبرستان جانے کی حکمت

قبرستان میں ایصال ثواب کے لئے جائیں......تو قرآن کی کوئی آیت، کوئی سورت پڑھ لیں......حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا......ایصال ثواب تو گھر بیٹھ کر بھی ہو سکتا ہے......قبر پر جا کر ایصالِ ثواب کرنے کی کیا حکمت ہے؟......تو حضرت فرمانے لگے:

''جب قبر کے قریب کھڑے ہو کر ایصال ثواب کیا جاتا ہے......قرآن پاک کی تلاوت کی جاتی ہے......تو اس ذکر سے مردے کو اُنس حاصل ہوتا ہے......یہ انبیاء کے ساتھ ہی خاص نہیں، عام مومنین بھی سنتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے پردے بڑے باریک ہیں؟

اللہ تعالیٰ کے پردے بڑے باریک ہیں، یاد رکھنا......عام جلسوں میں عرض کرتا رہتا ہوں...... ہمارے بزرگ بیٹھے ہیں، بھائی ندیم ہیں......اور ہمارے بزرگ بھائی فاروق صاحب...... مجھے اگر فرصت ملے اپنے بزرگوں کا...... ایک ایک کا...... محبت سے نام لے کر پوچھوں...... کہ اللہ تعالیٰ کے پردے کتنے باریک ہیں......ہم یہاں پر زمین پر بیٹھے ہیں......یہ دیکھنے میں مٹی ہے مٹی......لیکن مٹی کے پردے میں اللہ تعالیٰ نے لاکھوں کروڑوں، اربوں، کھربوں من گندم چھپا رکھی ہے......

چاول چھپا رکھے ہیں......

سبزیاں چھپا رکھی ہیں......

پھل پھول چھپا رکھے ہیں......

کتنا بہترین سٹور بنا رکھا ہے...... دیکھنے میں مٹی اور مٹی کے پردوں میں اللہ تعالیٰ نے ہر نعمت چھپا رکھی ہے۔

ہم چاول رکھیں الگ برتن میں......

سبزی رکھیں الگ برتن میں......

آٹا رکھیں الگ برتن میں......

پھل رکھیں الگ برتن میں......

لیکن اللہ تعالیٰ کا برتن کتنا بہترین...... کہ ایک مٹی کے برتن میں آپ کے لئے سب کچھ چھپا رکھا ہے......سب کہیں سبحان اللہ۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ایک ایک سبحان اللہ کے پردے میں......

الحمدللہ کے پردے میں......

اللہ اکبر کے پردے میں......

نماز روزے کے پردے میں......

روزہ رکھنے کے پردے میں......

قرآن پاک کی تلاوت کے پردے میں......

دین کی بات محبت سے سننے کے پردے میں...... جنت میں کتنی ٹھنڈی ہوائیں چھپا رکھی ہیں۔سبحان اللہ

کھلی آنکھ پردہ ہے

یہ پردے موت کے بعد اٹھیں گے...... یہ کھلی آنکھ پردہ ہے...... یہ آنکھ بند ہوتی ہے...... تو آخرت کی آنکھ کھل

جاتی ہے...... جیسے آپ دیکھ لیں، نیند میں...... خواب میں...... یہ آنکھ بند ہوتی ہے...... تو ایک دوسرے جہان کی آنکھ کھل جاتی ہے...... عالمِ خواب میں کیا کچھ دیکھ لیتے ہیں۔

کبھی کبھی اللہ تعالیٰ تنبیہ بھی فرما دیتے ہیں...... ایک بھائی خود کہنے لگے:: ''وہ سو رہے تھے، عصر کی نماز قضا ہو رہی تھی...... تو خواب میں دیکھنے لگے...... کہ اتنا بڑا سانپ پورے ایک ایکڑ میں...... ایک قلعے میں پھیلا ہوا ہے...... چونکہ وہ نمازی آدمی تھے...... وہ ہیبت ناک منظر دیکھ کر فوراً ان کی آنکھ کھلی اور جا کر فوراً نماز ادا کی۔

موت محبت کا ایک پل ہے

اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی فرمائے...... ہم راستے میں ہیں...... منزل نہیں راہ گزر ہے، یاد رکھنا!...... مسلمان کے لئے تو موت محبت کا ایک پل ہے...... عام جلسوں میں عرض کرتا رہتا ہوں...... آپ لوگ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں...... کہ اس اندھیرے کے دور میں...... اللہ پاک نے ہماری نسبت جن ہستیوں سے جوڑ رکھی ہے...... ان کا جنتی ہونا دنیا میں دکھلا دیا...... اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیے؟

عقل والے کون ہیں؟

ہر جگہ ہوشیاری کام نہیں آتی...... اپنے بڑوں کے سائے کی بڑی ضرورت ہے...... قرآن پاک میں بتلایا گیا...... سمجھدار کون؟...... عقل والے کون؟......

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

عقل والے وہ ہیں...... "اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ"... جو اپنے رب کو یاد رکھیں...... اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں...... اپنے پیارے مولا کو پہچانیں...... سب کچھ ربّ کا کھا کر پھر ان کو نہ پہچانیں...... بس اللہ ایسی غفلت سے...... اللہ ایسی بے دھیانی سے...... ہم سب کو محفوظ رکھے۔ آمین۔

عرش پر پہنچنا بہت آسان ہے

اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا کوئی مشکل نہیں بہت آسان ہے، یاد رکھنا!...... امریکہ پہنچنا مشکل ہے...... عرش پر پہنچنا

کوئی مشکل نہیں...... سب کہو! سبحان اللہ...... بس یہ سبحان اللہ کہا، تو عرش پر پہنچ گئے، کیا دیر لگی......

سبحان اللہ کہا...... عرش پر پہنچ گئے......

الحمدللہ کہا...... عرش پر پہنچ گئے......

اللہ اکبر کہا...... عرش پر پہنچ گئے......

نماز پڑھ لی...... عرش پر پہنچ گئے......

قرآن پاک کی تلاوت کرلی...... عرش پر پہنچ گئے......

زبان سے سچ بول لیا...... عرش پر پہنچ گئے......

یہ دین کی بات محبت سے سننے کے لئے بیٹھنا...... ایک ایک قدم اٹھانا...... یہ گھڑیاں فرش پر نہیں عرش پر ہیں انشاء اللہ۔



نیک بندے میں دین کی طلب ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی فرمائے...... اللہ نے ہر ہر مسلمان کے سینے میں...... اپنے دین کی محبت کا نور چھپا رکھا ہے...... مجھے تقریباً موقع ملتا رہتا ہے...... جلسوں میں حاضری کا موقع ملتا رہتا ہے...... ملک بھر میں جاتا ہوں...... بیرون ملک بھی جاتا ہوں...... جہاں بھی جاتا ہوں...... لوگ بڑی محبت سے دین کی بات سننے کیلئے جمع ہوجاتے ہیں۔

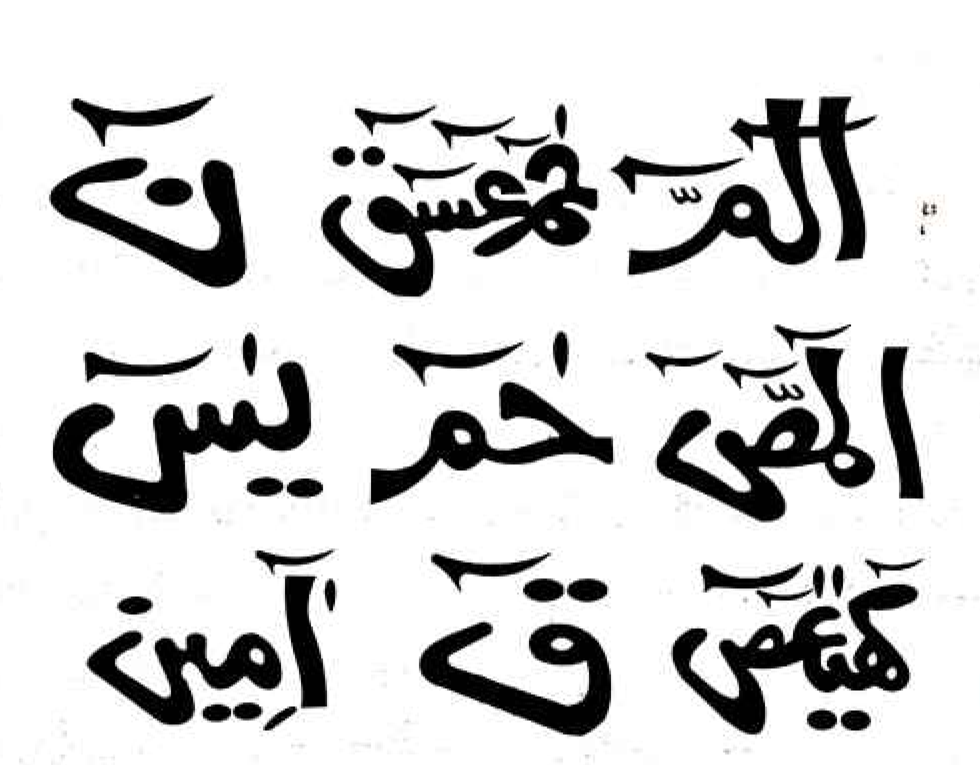
بالکل ایسے جیسے پیاسے آدمی روح افزاء کے شربت پر جمع ہوجاتے ہیں...... جیسے اللہ نے ٹھنڈے پانی کی گرمی کے موسم میں ایک طلب رکھی ہے...... اسی طرح اللہ نے اپنے نیک بندوں میں...... ہر مسلمان کے سینے میں...... اپنے دین کی محبت اور پیاس رکھی ہے۔

یہاں میں نہیں بولتا ہوں...... یہ آپ کی محبت بولتی ہے...... یہ آپ کی طلب بولتی ہے۔

بات تو عمل کی ہے...... اللہ عمل کی طرف لگادے...... یہ اصل غرض ہے...... معلومات کی کمی نہیں...... ہمارے

گاؤں میں ایک تبلیغی جماعت والے بھائی...... بڑا اچھا جملہ کہہ گئے:: علم قطرہ ہے، عمل سمندر ہے...... کہ علم قطرہ ہو اللہ اس پر عمل کی توفیق عطا فرما دیں...... وہ سمندر بیڑا پار ہونے کے لئے کافی ہے...... سکول کالج میں بھی بچوں کو پڑھاتے ہیں...... دینیات بچوں کو پڑھاتے ہوں گے...... بچوں کو دین کی بنیادی باتیں سکھلانی چاہئیں...... دین ہی ہمارا سب کچھ ہے...... اپنے رب کو نہ پہنچانا تو پھر کیا پہچانا۔۔۔۔۔ پھر ساتھ ساتھ آپ جو بھی پڑھیں...... انجینئر بنیں...... ڈاکٹر بنیں...... لیکن اپنے رب کو یاد رکھیں...... پھر زندگی کے جس شعبے میں ہوں گے...... یہ سب صلاحیتیں اللہ تعالیٰ کی خوشی میں استعمال ہوں گی۔ ان شاء اللہ۔

{وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین}



خطاب نمبر7

حضور نبی کریم ﷺ کا مبارک ارشاد؛

"الکیس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسه هواها و تمنّٰی علی الله"

حضور نبی کریم ﷺ کے اس مبارک ارشاد میں...... عقل مند آدمی کی پہچان بتائی گئی ہے...... کہ عقل مند آدمی کون ہے؟...... ہمارے عرف میں...... ہمارے ماحول میں...... بظاہر عقل مند آدمی اس کو سمجھا جاتا ہے...... جو معاملات میں ہوشیار ہو...... لین دین میں ہوشیار ہو...... بات چیت میں ہوشیار ہو...... تو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ عقل مند ہے۔

اللہ پاک کے پیارے حبیب ﷺ کے مبارک ارشاد میں عقل مند آدمی کی دو نشانیاں بتلائی گئی ہیں...... دو صفتیں بتلائی گئی ہیں۔

1...... اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَه.. کہ عقل مند آدمی وہ ہے جو نفس کو قابو میں رکھے۔

2...... وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ.. موت کے بعد جو نہ ختم ہونے والی زندگی ہے...... اس کے لیے اپنے آپ کو تیار کرے۔

حدیث شریف کا دوسرا جملہ یہ ہے کہ؛

وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَه هَوَاهَا وَ تَمَنّٰی عَلَی اللهِ.. کہ بے وقوف آدمی وہ ہے...... جو اپنے نفس کو اپنی خواہشات کے پیچھے لگائے...... جو مَن میں آئے وہ کر لینا...... یہ کوئی عقل مندی کی علامت نہیں...... بلکہ ہر مَن کو پورا کرنے سے پہلے یہ سوچیں...... کہ اس مَن کو پورا کرنے میں...... میرے پیارے مولا...... جو اس مَن کو پیدا کرنے والے ہیں...... وہ تو ناراض نہیں ہو رہے...... اگر ان کی ناراضگی کا اندیشہ ہے...... تو پھر ان کو

خوش کرنے کے لئے...... اپنے ہزار من بھی قربان کرنے پڑیں، کرلیں...... لیکن ان کو ناراض نہ کرے...... بس یہ ہے عقل مندی۔

زیادہ برکت والا نکاح

اللہ کی خوشی کے سائے میں اپنے من کو خوش کرنا...... اللہ نے اس کی بھی اجازت دی ہے...... ہم اپنی خوشی میں بھی اللہ کو خوش رکھیں...... تو اللہ پاک ہماری خوشیوں کو دوبالا کردیں گے...... برکتوں سے بھر دیں گے۔

بیاہ شادی میں بھی کوشش کیا کریں...... زیادہ رسم ورواج میں نہ پڑا کریں...... اپنی ہمت سے زیادہ خرچہ نہ کیا کریں...... حدیث شریف میں آتا ہے:

"انَّ اعظمَ النّكاح بر كةً اَيْسَره مؤونَةً"

''سب سے برکت والا نکاح وہ ہے کہ جس میں مشقت کم ہو''

بیٹی بوجھ نہیں ہے

یعنی اپنی ہمت سے زیادہ خرچ نہ کیا جائے...... بیٹی کوئی بوجھ ہے؟۔۔۔۔۔ بوجھ تو ہم نے خود بنالیا ہے۔ بیٹی تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے...... یہ رسم ورواج بوجھ ہیں، یادرکھنا...... میں عرض کروں...... اللہ کا کوئی بھی حکم...... ہماری ہمت سے بڑھ کر نہیں ہے...... خود اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں::

لَا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْساً اِلَّا وُسْعَهَا ۔سورۃ البقرۃ آیت286

''اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس کی ہمت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتے۔''

اللہ تعالیٰ ہماری ہر ضرورت پوری کرتے ہیں

پچھلے دنوں میں بارشیں نہیں ہورہی تھیں...... ابھی چندروز پہلے بارش ہوئی ہے...... تو ایک بھائی کہنے لگے:: اللہ تو ہماری ہر ضرورت پوری کرتے ہیں...... بس ہمیں بھی اللہ تعالیٰ اپنے ہر حکم کے سامنے جھکنے کی توفیق عطا فرما دیں۔

ناشکری نہ کریں

دینے والی ذات تو وہ ہے...... ہمارے پاس تو اپنا ایک ناخن نہیں ہے...... انگلی نہیں ہے...... بلکہ ایک بھائی کہنے لگے: پوری دنیا کی دولت اکٹھی کر لیں...... ہم ایک ناخن کی قیمت ادا نہیں کر سکتے۔

قیمت تو اس چیز کی ہوتی ہے جو منڈی میں ملے......

دنیا میں کوئی ایسی منڈی ہے...... جہاں رب کی بنائی ہوئی انگلی ملے؟......

جہاں رب کی بنائی ہوئی آنکھ مل جائے؟...... نہیں مل سکتی۔

اب آپ دیکھ لیں...... یہ تیل...... یہ بھی تو اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے...... ہم جو گاڑیوں میں اڑے پھرتے ہیں...... یہ تیل کی برکت سے ہی ہے...... تیل دینے والے کون ہیں؟...... اللہ پاک کی ذات ہے۔

تیل میں تھوڑی سی کمی آئی تو کتنی پریشانی ہوئی...... ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے سمندر میں ڈوبے ہوئے ہیں...... اس لیے کہتے ہیں...... زبان پر کبھی کوئی بے صبری کا کلمہ...... ناشکری کا کلمہ نہ آنے پائے۔

رحمت والی سب سے بڑی آیت

بات سے بات بڑھ جاتی ہے...... حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحبؒ جامعہ اشرفیہ کے بانی...... بڑی ہستی گزری ہیں...... نیک صحبت کی بڑی برکت ہوتی ہے...... حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحبؒ کے بڑے بیٹے ہیں...... حضرت مولانا عبید اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ...... جن کی عمر تقریباً نوے سال سے زیادہ ہے...... نوے پچانوے سال کے قریب ان کی عمر ہے۔ (حضرت مولانا عبید اللہ صاحبؒ اس وقت حیات تھے)

میں حضرت کی خدمت میں اپنے استادوں کی زیارت کے لئے حاضر ہوتا رہتا ہوں...... تو بڑی شفقت فرماتے ہیں...... کبھی فرماتے ہیں، کہ مجھے آپ سے قلبی لگاؤ ہے...... یوں کہ آپ میرے ابا جی کے ہم نام ہیں...... تو فرمانے لگے:

"ابا جی (حضرت مفتی محمد حسن صاحبؒ) مجلس میں کبھی پوچھتے:...... کہ قرآن پاک میں سب سے بڑی اللہ پاک کی

رحمت والی آیت کونسی ہے؟...... تو یہ آیت معروف ہے کہ:

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ۔ سورۃ الزمر آیت 53

''اے پیغمبر ﷺ! آپ فرما دیجئے...... میرے بندوں کو جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی ہے...... وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔''



محدود قوتوں میں اللہ کی حکمت

آخرت میں اللہ پاک اپنا دیدار نصیب فرمائیں گے...... یہاں پر ہماری آنکھوں میں دیکھنے کی ہمت نہیں ہے...... ہماری ہر قوت محدود ہے...... ہماری آنکھوں میں دیکھنے کی قوت محدود ہے...... اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے...... اگر ہماری آنکھوں میں دیکھنے کی وہ قوت ہو...... جو خوردبین میں ہوتی ہے...... خوردبین کا کام ہے چھوٹی چیز کو بڑا کر کے دکھلانا...... اگر ہماری آنکھوں میں دیکھنے کی وہ قوت ہو...... جو خوردبین کے ذریعے حاصل ہوتی ہے......

تو ہمارے لیے پانی پینا مشکل ہو جائے...... پانی میں جراثیم آپ کو تیرتے ہوئے نظر آئیں گے...... بڑے بڑے جانوروں کی شکل میں......

آپ کے لئے بستر ے میں آرام کرنا مشکل ہے...... بستر میں جو پسو ہوتے ہیں...... وہ آپ کو بڑے بڑے جانوروں کی شکل میں نظر آئیں گے......

راستے میں چلنا مشکل ہو جائے...... یہ جو چیونٹیاں ہیں یہ آپ کو بالکل بڑے بڑے جانوروں کی شکل میں نظر آئیں گی...... ہماری آنکھوں میں دیکھنے کی قوت محدود ہے اس میں اللہ پاک کی بڑی حکمت ہے۔

اسی طرح ہمارے کانوں میں سننے کی قوت محدود ہے...... اگر ہمارے کانوں میں سننے کی وہ قوت ہو جو موبائل فون کے ذریعے ہوتی ہے...... تو پھر میں عرض کروں...... آپ کے لئے بستر ے میں آرام کرنا مشکل ہو جائے...... کیونکہ یہ پوری فضا آوازوں سے بھری ہوئی ہے۔

کتنے باریک پردے اللہ تعالیٰ نے ڈال رکھے ہیں...... یہاں سے کروڑوں اربوں کی تعداد میں خلائی آوازیں گزر رہی ہیں...... لیکن اللہ نے کتنے باریک پردے ڈال رکھے ہیں...... یہ پوری دنیا کے ٹیلی فون کی جو آواز ہے یہ ہمارے کانوں کے پاس سے گزر رہی ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو قوتِ عقل عطا کی ہے...... قوتِ فہم عطا کی ہے...... یہ بھی محدود ہے۔

شیخ شہاب الدین سہروردی رحمہ تعالیٰ نے عوارف المعارف میں لکھا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے عقل کے سو حصے کیے...... ننانوے حصے اللہ پاک نے پوری کائنات میں اپنے پیارے حبیب ﷺ کی ذات اقدس کو عطا فرمائے...... گویا کہ آپ عقل کل تھے۔ قرآن پاک یہ زندہ جاوید معجزہ ہے...... حضور ﷺ کی نبوت قیامت کی صبح تک کیلئے ہے...... معجزہ بھی اللہ پاک نے وہ عطا فرمایا جو قیامت کی صبح تک رہے گا۔''

اللہ تعالیٰ کا دین باقی رہے گا

یہ بعض بدطینت...... بڑے بدبخت ہیں جو حضور ﷺ کی شان کی طرف کوئی نامناسب نسبت کریں...... اللہ تعالیٰ ان کا بیڑہ غرق کرے (آمین)۔

شریعت محمدیہ ﷺ قیامت تک محفوظ ہے...... ہمارے حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ وجد میں ایک شعر پڑھتے تھے:

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

بجھانے والے خود بجھ جائیں گے یاد رکھنا...... اللہ تعالیٰ کا دین باقی رہے گا...... اللہ پاک کے پیارے حبیب ﷺ کی عظمت...... آپکی محبت کا سورج چمکتا رہے گا...... قیامت کی صبح تک چمکتا رہے گا...... حتی کہ قیامت کے بعد ہمیشہ کی خوشیوں میں...... آپ کے دیوانوں کو...... سب کو...... اللہ حضور ﷺ کے قدموں میں

اکٹھا کردیں گے۔ان شاء اللہ

اللہ پاک اپنی مہربانی فرمائے...... اللہ پاک ہم سب کو اپنے دین پر قائم رکھے...... اللہ اپنے ایمان پہ قائم رکھے...... اللہ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے چمٹائے رکھے۔آمین

اللہ والوں کے سامنے ہوشیاری نہیں چلتی

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک عیسائی پادری آیا...... انجیل لے کر آیا...... انجیل کو کچھ مسالہ وغیرہ لگا رکھا تھا...... تا کہ آگ اثر نہ کرے...... تو حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ سے وہ عیسائی پادری کہنے لگے:

''میں بھی انجیل کو آگ میں ڈالتا ہوں آپ بھی قرآن پاک کو آگ میں ڈالیں، جو کتاب جلنے سے بچ جائے ان کا مذہب برحق ہے۔''

یادرکھو! اللہ والوں کے سامنے ہوشیاری نہیں چل سکتی...... وہ آپ سے زیادہ ہوشیار ہوتے ہیں......

اسلئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِتَّقُوْا فَرَاسَةَ الْمُؤمِن فَاِنَّه يَنْظُرُ من نُوْر الله"۔الحدیث

''مومن کی فراست سے بچا کریں وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھ رہا ہوتا ہے''

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ فرمانے لگے:

انجیل ہمارے نزدیک بھی اپنے زمانے میں برحق کتاب تھی...... تمام آسمانی کتابیں برحق ہیں...... لیکن قرآن پاک کے نازل ہونے کے بعد...... اب نجات کا دارومدار قرآن پاک کے احکام...... اور اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت کے عقیدے پر ہے...... تو حضرت فرمانے لگے...... کہ انجیل تمہاری محبوب کتاب اور قرآن پاک ہماری محبوب کتاب ہے...... کوئی محبوب چیز کو آگ میں نہیں ڈالتا...... ایسا کرتے ہیں میں بھی قرآن پاک کو اپنے سینے سے لگاتا ہوں...... تم بھی انجیل کو سینے سے لگاؤ...... دونوں آگ میں

چھلانگ لگاتے ہیں...... جو زندہ بچ جائے اس کا مذہب برحق ہے۔

بس اب میں کیا لفظ کہوں؟...... وہ پادری تھا ناں...... بس ہوا اس کی نکل گئی...... بھاگا وہاں سے...... کفر ہوتا ہے ناں...... سوائے ڈھول کے ان میں کچھ نہیں ہوتا۔



قرآن زندہ وجاوید معجزہ

اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی فرمائے...... دین اسلام قیامت کی صبح تک رہے گا...... قرآن پاک زندہ وجاوید معجزہ ہے...... آپ دیکھ لیں سات سال کے بچے...... دس سال کے بچے...... ستر سال کے بوڑھے تک مَیں دکھلا دیتا ہوں...... جو قرآن پاک کے حافظ ہیں...... ہمارے حضرت شاہ صاحب کے خاندان سے ایک بزرگ...... ستر سال کے قریب ان کی عمر ہے...... ابھی ستر سال کی عمر میں...... انہوں ایک ڈیڑھ سال میں قرآن پاک حفظ کرلیا ہے۔

آپ دیکھ لیں دنیا کی کوئی کتاب ہے...... ایک دو مرتبہ پڑھ کر طبیعت اکتا جاتی ہے...... بغیر ضرورت کے نہیں پڑھی جاتی...... لیکن اللہ کا قرآن نور سے بھرا ہوا ہے...... جتنی بار بھی قرآن پاک کی تلاوت کریں گے دل سکون سے بھر جائے گا...... دل ٹھنڈا ہوتا چلا جائے گا۔

حق کا متلاشی کیا کرے؟

میرے حضرت فرمانے لگے: ''ایک آدمی حق کا متلاشی ہے...... خالی الذہن ہے...... تو اس کا طریقہ یہ ہے...... اس وقت دنیا کے جو بڑے بڑے مذاہب ہیں...... ان کے پیشواؤں کے پاس جائے...... قریب سے ان کی زندگی کا مشاہدہ کرے...... ان کی عملی زندگی کا مشاہدہ کرے...... تو انشاء اللہ...... میں عرض کروں...... رائیونڈ پہنچے گا تو دل کا دروازہ کھل جائے گا...... ہاں! الحمدللہ۔

مسلمانوں کے نیک پیشوا ہیں...... اللہ تعالیٰ کی برگزیدہ ہستیاں ہیں...... اولیاء کرام جہاں جہاں بھی ہیں...... ان کے پاس جائے گا...... قریب سے ان کی زندگی کا مشاہدہ کرے گا...... ان شاء اللہ دل کا دروازہ کھل جائے

گا یادرکھنا۔

اس طرح اللہ تعالیٰ کے نیک اولیاء کرام حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ...... یہ سب بڑی ہستیاں ہیں...... ہمارے پاکستان...... برصغیر میں جو دین پھیلا ہے...... اللہ تعالیٰ کے نیک اولیاء کرام کی وعظ ونصیحت کی وجہ سے پھیلا ہے...... حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کی وعظ ونصیحت کی برکت سے نوے لاکھ ہندو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوئے۔

اسلام جیت گیا

مسلمان اگر سیدھے راستے پر چلے...... تو اس کو کوئی چھو نہیں سکتا۔ کاندھلے میں ہندو اور مسلمان کا جھگڑا ہوا...... زمین کے ایک حصے پر جھگڑا ہوا...... ہندو کہنے لگے یہ زمین ہماری ہے...... ہم یہاں مندر بنائیں گے...... اور مسلمان کہنے لگے یہ ہماری زمین ہے۔

انگریز جج کے پاس مقدمہ گیا عدالت میں...... انگریز کہنے لگا...... میرے فیصلے سے بہتر ہے کہ تم خود ہی فیصلہ کر لو...... آپس میں کوئی معاملہ طے کرلو...... صلح صفائی کرلو...... تو ہندو کہنے لگے یہاں مسلمانوں کے ایک عالم دین رہتے ہیں...... مولانا الٰہی بخش رحمۃ اللہ علیہ...... ان کو بلالیں...... ان پر ہمیں اعتبار ہے...... وہ جن کے حق میں گواہی دے دیں ہمیں منظور ہے۔

حضرت کو بلوایا گیا...... حضرت کو کچھ صورتحال کا اندازہ تھا...... تو حضرت نے ہندوؤں کے حق میں گواہی دے دی...... انگریز جج نے فیصلہ لکھا...... فیصلے میں عجیب جملہ لکھا...... کہ:

"مسلمان ہار گئے، لیکن اسلام جیت گیا"۔

ہندو اس فیصلے سے اتنا متاثر ہوئے کہ سب کے سب کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے...... کہنے لگے اب یہاں پر ہم خود مسجد بنائیں گے۔

اسلام یوں چمکا ہے...... باتوں کی وجہ سے نہیں...... اس نیک کردار کی وجہ سے چمکا ہے...... باہر تبصرہ کرنے سے

پہلے...... اپنے اوپر تبصرے کی ضرورت ہے...... کہ میں کیسا ہوں؟۔

سب سے پہلے میں اللہ کی خوشی میں بڑھوں...... میں اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کی محبت سے بھروں...... اللہ تعالیٰ کی معرفت کے نور سے بھروں...... میں اپنے دل کو گناہوں سے پاک اور صاف کروں...... برے خیالات...... برے جذبات سے پاک اور صاف کروں۔

اپنی خبر لو!

خطاباتِ حسن

ہمارے حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ تشریف لائے...... قرآن پاک کی یہ آیت تلاوت کی:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ۔

سورۃ المائدۃ آیت نمبر105

"اے ایمان والو! تم پر اپنی ذات کا محاسبہ لازم ہے، نہیں نقصان پہنچائے گا تمہیں گمراہ شخص، جب تم خود ہدایت پر ہو گے۔"

"علیکم انفسکم" کا بڑا عمدہ ترجمہ کیا...... کہ تم اپنی خبر لو!...... تم پہلے اپنی خبر لو...... پھر فرمانے لگے...... "صحابہ کرام کی تربیت کا انداز یہ ہوتا تھا...... کہ صحابہ کرامؓ اصلاح کا آغاز...... تربیت کا آغاز...... اپنی ذات سے شروع کرتے۔

فرمایا: جب اصلاح کا آغاز اپنی ذات سے شروع کرتے...... نتیجے میں ہدایت کا ایک چراغ روشن ہو جاتا...... اور چراغ کا اصول یہ ہے کہ چراغ سے چراغ جلتے ہیں...... کتنے چراغ روشن ہو گئے؟ سوا لاکھ...... ڈیڑھ لاکھ کے قریب چراغ روشن ہو گئے...... تمام صحابہ کے بارے میں اللہ پاک کے پیارے حبیب ﷺ نے فرما دیا:

"أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ فَبِأَيِّهِمِ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ."

میرے تمام کے تمام صحابہ ہدایت کے آسمان پر روشن ستاروں کی طرح ہیں۔ جس ایک کے پیچھے چلیں گے جنت کے دروازے تک پہنچ جائیں گے۔

زندگی کی آخری سرحد

ہر جگہ ہوشیاری کام نہیں آتی...... بڑوں کے سائے کی بڑی ضرورت ہوتی ہے...... باہر تشکیک کا دور ہے...... ٹیلی ویژن پر بھی ہر ایک کو نہ سنا کریں...... نہ دیکھا کریں۔

اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی فرمائے...... نیک مجالس کی بڑی برکت ہوتی ہے...... کوشش کرتا ہوں جمعہ میں آپ کے ایمان پر پہرہ دوں...... جلسوں میں بھی جاتا ہوں...... وہاں بھی کوشش کرتا ہوں...... دلوں میں اللہ تعالیٰ محبت ڈال دیتے ہیں...... بڑی محبت سے لوگ جمع ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی فرمائے...... دین کی باتیں شربت ہوتی ہیں...... یہ ٹھنڈی ہوا ہوتی ہیں...... ان کو عمل کے جذبے سے سنا کریں...... عمل کا موقع یہیں دنیا میں ہے بعد میں نہیں ملے گا۔

موت کا یقین تو سب کو ہے...... بچے بچے کو یقین ہے...... ہر روز جنازے نکل رہے ہیں...... آخر ہم نے بھی جانا ہے...... یہ گھر نہیں رہ گزر ہے...... ہمارے بالوں کی سفیدی ...... یہ ہماری زندگی کی "آخری سرحد" ہے...... انہی سفید بالوں سے قبر میں اترنا ہے۔

ہر نعمت آپ ﷺ کی قربانی کا صدقہ ہے

اس لیے میرے حضرت فرمانے لگے: دنیا کے منصوبے گزارے کے ہونے چاہئیں...... لمبے منصوبے آخرت کے ہونے چاہئیں...... یہاں چاہے چٹنی روٹی کھا کر گزارہ کر لیں...... لیکن رب کا دروازہ نہیں چھوڑنا ہے......

اللہ تعالیٰ سب کو رزق حلال وافر عطا فرمائے...... اللہ تعالیٰ سب کو اپنے ایمان پہ قائم رکھے۔

قربانی تو حضور ﷺ کی ذات پر ختم ہے...... میں عرض کروں...... ہم جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے سمندر میں ڈوبے ہوئے ہیں...... یہ صدقہ ہے...... حضورؐ کی محبت...... آپؐ کی عظمت ...... آپؐ کی ختم نبوت ...... اور

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربانیوں کا صدقہ ہے۔

قربانی تو آپؐ کی ذات اقدس پر ختم ...... حدیث شریف میں آتا ہے...... کئی کئی ماہ تک آپ کے چولہے میں آگ نہیں جلتی تھی...... ام المومنین اماں جان، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتیں...... ''کئی کئی چاند گزر جاتے، ہمارے گھر چولہے میں آگ نہیں جلتی تھی'' ''کھجور اور پانی سے گزارا کرتے تھے''...... قربانی تو ان ہستیوں پر ختم ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کا احسان

ام المومنین اماں جان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا...... جن کی عفت...... جن کی عظمت...... اور پاکدامنی پر ہم سب قربان جائیں...... بہت بڑا اماں جان کا احسان ہے پوری امت پر...... دین کے تین حصے کئے جائیں...... تو دین کے دو حصے امت تک پہنچانے والی ام المومنین اماں جان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

یہ ہمارے طلبہ ہیں...... حدیث شریف کا سبق پڑھتے ہیں...... احادیث میں بار بار تذکرہ آتا ہے...... کہ حضرت ام المومنین نے یہ روایت کی...... حضرت ام المؤمنین نے یہ مسئلہ بیان کیا...... اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک ایک ادا امت تک پہنچائی۔

سب سے بڑی دولت، درِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چوکھٹ

اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی فرمائے...... آپ کی دولت اللہ نے گھر میں نہیں...... سینے میں چھپا رکھی ہے...... کوئی مسلمان غریب نہیں...... جس کے سینے میں لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ موجود...... دو جہاں کی سلطنت اللہ نے اس کے سینے میں چھپا رکھی ہے۔

چاہے ٹکڑے کھا کر گزارہ کرلیں...... ربّ کا در نہیں چھوڑنا ہے...... اللہ ہمیں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے دامن سے چمٹائے رکھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیارا دامن...... میں عرض کروں...... اس کا سرا اگر آپ کے سینے سے لگا ہے...... تو یاد رکھنا!

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے دامن کا دوسرا سرا یہ حوض کوثر کے ساتھ لگا ہوا ہے...... جنت کے دروازے کے ساتھ چمٹا ہوا ہے...... جو آپ کے پیارے دامن سے چمٹ گیا...... وہ عرش پر پہنچ گیا۔

گنبدِ خضراء سے رشتہ نہ توڑنا

اللہ تعالیٰ قبول فرمائے ......میں وہاں لاہور ٹاؤن شپ میں بیان کر رہا تھا...... بیان کے بعد ایک بزرگ کھڑے ہوئے...... کہنے لگے ایک قادیانی مجھے کہنے لگا...... صف بھر کر آپ پیسے لے لیں......اور قادیانی بن جائیں۔

وہ بزرگ کہنے لگے: میری والدہ نے مجھے نصیحت کی تھی...... کہ اے میرے بیٹے! آپ کو ہفت اقلیم پوری دنیا کی دولت مل جائے......لیکن گنبد خضریٰ سے اپنا رشتہ ختم نہ کرنا...... حضورؐ سے اگر رشتہ ختم ہو گیا تو پلے کیا رہے گا؟...... بیڑا اس کا غرق کچھ پلے نہیں ہے...... یاد رکھنا!۔

علامہ اقبالؒ نے کہا تھا:

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا، لوح و قلم تیرے ہیں

اللہ نے ہر مسلمان کے سینے میں...... اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا ایک بے کنار سمندر بھر رکھا ہے...... آپ کی ذات اقدس کے لئے ہر ہر مسلمان سر دھڑ، اپنا تن، من، دھن سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔ ان شاء اللہ۔

{وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین}

خطاب نمبر8

اللہ رب ذوالجلال کا مبارک ارشاد ہے؛

"فَاذْكُرُونِيْ أَذْكُرْكُمْ"... تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا۔

"وَاشْكُرُوْلِيْ"... تم میری نعمتوں کا شکر ادا کرو۔

"وَلَا تَكْفُرُوْنَ"... تم میری ناشکری نہ کرو۔

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے...... حدیث قدسی ہے:

"مَنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاءٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَأٍ خَيْرٌ مِنْهُ"
(رواه البخاری ومسلم)

"جو بندہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے...... میں بھی اس کو تنہائی میں یاد کرتا ہوں...... اور جو مجھے کسی مجمع میں یاد کرتا ہے...... میں اس کے مجمعے سے بہتر فرشتوں کے مجمع میں اس کو یاد کرتا ہوں۔

ایک بزرگ فرمانے لگے...... کہ مجھے معلوم ہے اللہ تعالیٰ مجھے کب یاد فرماتے ہیں...... ان سے پوچھا کہ کب یاد فرماتے ہیں؟...... فرمانے لگے، کہ جب میں یاد کرتا ہوں تو وہ بھی یاد فرماتے ہیں...... خود اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں، فاذکرونی تم مجھے یاد کرو، اذکرکم میں تمہیں یاد کروں گا۔

اللہ کو یاد کرنے کا مطلب

پھر اللہ ربّ ذوالجلال کی ذات کو یاد کرنے کے کئی مطلب ہیں...... ان میں سے ایک یہ ہے...... کہ زبان سے اللہ تعالیٰ کا نام لیتا رہے...... زبان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے......

سبحان اللہ......

الحمدللہ......

لا الہ الا اللہ......

اللہ اکبر......

لاحول ولا قوۃ الا باللہ......

ان میں سے کوئی ایک کلمہ بار بار پڑھتا رہے...... درود شریف پڑھتا رہے...... استغفار پڑھتا رہے...... قرآن پاک کی تلاوت کرتا رہے......کوئی بھی نیک کلمہ زبان پر جاری رہے۔

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے......

"زبان سے گناہ کرنا آسان ہوتا ہے...... زبان کے گناہوں کا علاج یہ ہے...... کہ زبان جتنا اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہے گی...... خیر کی بات کہنے سننے میں لگی رہے گی...... گناہوں سے خود بخود بچی رہے گی...... فرصت ہی نہیں ملے گی گناہ کی بات کرنے کی"۔

گناہ سے بچنے کا آسان طریقہ

میں گوجرنوالہ میں تھا...... ایک بھائی کہنے لگے: "گناہ سے بچنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو کسی نیک کام میں...... کسی جائز کام میں...... اتنا تھکا دیں، اتنا تھکا دیں...... کہ چارپائی پر لیٹیں تو سوائے نیند کے اور کچھ نہ ہو......نیکی کر کر اتنا تھک جائیں کہ گناہ کی ہمت ہی نہ رہے۔

آپ دیکھ لیں...... چوبرجی چوک میں فٹ پاتھ پر...... محنت مزدوری کرنے والے حضرات ہیں...... بے چارے دن بھر محنت مزدودی کر کے اتنا تھک جاتے ہیں...... کہ انہیں چوبرجی چوک میں، فٹ پاتھ پر ......گاڑیوں کے شور میں...... میٹھی نیند آرہی ہوتی ہے۔

تو گناہ سے بچنے کا آسان طریقہ یہی ہے...... کہ اپنے آپ کو کسی نیک کام میں...... کسی جائز کام میں...... اتنا تھکا دیں کہ بس سوائے نیند کے اور کچھ نہ ہو۔

خطاباتِ محسن

گناہ کے وساوس کا حل

نوجوان پوچھتے رہتے ہیں...... کہ ہمیں گناہوں کے خیالات، وساوس آتے رہتے ہیں...... حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ گیارہ چک والے...... حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ...... ان سے کسی نے پوچھا کہ حضرت کوئی ایسی ترکیب بتلائیں کہ بالکل گناہ کا وسوسہ تک نہ آئے۔

فرمانے لگے: پھر تو تم فرشتہ بننے کی درخواست کرتے ہو...... کہ انسانیت سے نکل کر بالکل فرشتہ بن جائیں۔

گناہوں کے خیالات، وساوس آتے رہتے ہیں...... حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے:...... گناہ کا خیال آنا برا نہیں...... گناہ کے تقاضے پر عمل کرنا...... یہ برا ہے۔

گناہ کا خیال آنا برا نہیں...... وہ تو غیر اختیاری چیز ہے...... حدیث شریف میں آتا ہے:

"اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ"

شیطان انسان کے اندر خون کی طرح بھاگا پھرتا ہے...... خون کی طرح یہ گردش کرتا رہتا ہے...... دل کے قریب پہنچ کر یہ وساوس ڈالتا رہتا ہے۔

اللہ نے خیر اور شر یہ دونوں مادے انسان میں رکھے ہیں...... لیکن نیک مجالس کی برکت سے...... نیک صحبت کی برکت سے...... نیکی کے جذبات کو اللہ غالب کر دیتے ہیں۔

؎ یک زمانہ صحبت با اولیاء

بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

کہ اللہ والوں کی مجالس میں ایک گھڑی بیٹھنا...... یہ سو سال کی بے ریا عبادت سے افضل ہے...... نیک مجلس میں بیٹھنے کی برکت سے...... نیکی کے جذبات جوش مارتے رہتے ہیں۔

خطاباتِ محسن

منافق کی علامت

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے ایک صاحب کہنے لگے:...... میں تو منافق ہو گیا، میں تو منافق ہو گیا...... تو

حضرت پوچھنے لگے: تمہیں تنہائی میں نیکی کی توفیق ہوتی ہے؟...... کہنے لگے: ہاں! تنہائی میں مجھے نیکی کی توفیق ہوتی ہے...... فرمایا: پھر آپ منافق نہیں ہو سکتے...... کیونکہ جو منافق ہوتا ہے...... اسے تنہائی میں نیکی کی توفیق نہیں ہوتی...... وہ باہر دکھلاوے کے لئے کرتا ہے سب کچھ۔

تنہائی میں اللہ اللہ کرنے کی توفیق مل جائے...... قرآن پاک کی تلاوت کرنے کی توفیق مل جائے...... اسی طرح اللہ تعالیٰ کوئی اور نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرما دیں...... تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ...... انشاء اللہ نفاق سے اللہ نے محفوظ فرما رکھا ہے۔

اللہ کے نام کی عظمت

تو عرض کر رہا تھا...... "فاذکرونی"... اللہ پاک فرما رہے ہیں...... تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا...... تو اللہ پاک کو یاد کرنے کا ایک مطلب یہی ہے...... کہ زبان سے اللہ پاک کا نام لیتے رہیں...... زبان سے اللہ اللہ کرتے رہیں...... ایک مرتبہ سب کہہ لیں "سبحان اللہ"...... یہ آپ نے کتنی بڑی کمائی کی ہے...... ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنا...... الحمد للہ کہنا...... اللہ تعالیٰ کا کوئی بھی نیک پیارا نام لینا...... یہ پوری دنیا کی نعمتوں سے...... خزانوں سے...... شاہی محلات سے بڑھ کر ہے۔

نیکی کا سکہ

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے: نیکی آخرت کا سکہ ہے...... جو سکہ جہاں کا ہے...... اس کی قدر و قیمت وہاں معلوم ہوگی...... پاکستان کے نوٹ کی قدر پاکستان میں...... ریال کی قدر سعودی عرب میں...... نیکی کی قدر آخرت میں معلوم ہوگی۔

وہاں اندازہ ہوگا...... کہ ایک ایک سبحان اللہ کی...... ایک ایک الحمد للہ کی...... ایک ایک نماز کی...... ایک ایک روزے کی...... قرآن پاک کی تلاوت کی...... اللہ پاک کے ذکر کی...... زبان سے سچ بولنے کی...... کیا قدر و قیمت تھی...... یہ پردے آخرت میں اٹھیں گے۔

جسم کی نعمت

میرے پاس ایک مہمان ملنے کے لئے تشریف لائے...... کہنے لگے: میرا بیٹا بیمار ہے...... منہ میں کوئی تکلیف تھی...... علاج میں سوا کروڑ روپیہ خرچ ہوا...... پاکستان میں علاج کروائے...... بیرون ملک علاج کے لئے لے گئے...... بچہ صحت مند نہیں ہوسکا...... شفاء اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے...... اللہ تعالیٰ کو پیارا ہو گیا۔

میں حیران رہ گیا...... ایک ہلکی سی بیماری، علاج میں سوا کروڑ روپیہ خرچ ہو رہا ہے...... اور اللہ پاک کی پیاری کریم ذات...... جس نے سر سے لے کر پیر تک...... ایک ایک روں...... صحیح سالم...... تندرست جسم عطا کر رکھا ہے...... اس کی قیمت کون ادا کر سکتا ہے...... سب کچھ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے۔

اللہ ہمیں غفلت سے بچائے...... ہم اپنی حیثیت کو پہچانیں...... ہمارے پاس ہے کیا...... ہمارے پاس تو ایک بال اپنا نہیں...... سب کچھ اللہ پاک کی دی ہوئی امانت ہے۔

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنا چاہیے...... بیاہ شادی کے موقع پر بھی کوشش کیا کریں...... گناہوں سے بچا کریں...... بے لگام نہ ہوا کریں...... کہ ہم نے تو اس طرح دھوم دھام سے شادی کرنی ہے...... بار بار موقع نہیں ہوتا شادی کا...... خوب اللہ تعالیٰ کو ناراض کرلیں...... کیا ناراض کرنے کے لئے آئے ہیں آپ...... اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے...... یہی تو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا موقع ہے۔

اللہ کے بندو! یہ شادی ایک خوشی کا موقع ہے...... ہمارے ایک بزرگ کہنے لگے: شادی خوشی کا موقع ہے...... لیکن اپنی خوشی سے اللہ تعالیٰ کی خوشی کو مقدم رکھنا ہے...... ساری خوشیاں انہوں نے عطا کیں...... شادی کریں...... اپنے جائز طریقے سے کریں...... نیک ماحول میں کریں...... اپنی ہمت سے زیادہ خرچہ نہ کریں...... زیادہ رسم ورواج میں نہ پڑیں...... گناہ کے کام نہ کریں...... کون شادی سے منع کرتا ہے۔

کتنی پریشانیاں بڑھ گئی ہیں...... میں یہاں لاہور شہر کے درمیان میں رہتا ہوں...... کتنے بوڑھے بوڑھے حضرات...... بزرگ حضرات...... بچیوں کی پریشانی لے کر آتے ہیں...... کہ بچیوں کی عمریں تیس تیس چالیس

چالیس سال ہو رہی ہیں...... لیکن شادیاں نہیں ہو رہیں...... اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی فرمائے...... کوئی زیادہ مطالبات نہیں کرنے چاہئیں...... ہم یہاں پر اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے آئے ہیں...... اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کا موقع یہیں ہے بعد میں نہیں ملے گا۔

دین ''ربّ'' کو یاد رکھنے اور دنیا ''ربّ'' کو بھول جانے کا نام ہے!

تو اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں...... "فاذ کرونی"...... تم مجھے یاد کرو...... مجھے نہ بھولو...... رہا کیا پیچھے...... جب ربّ کو بھول گئے تو کیا رہا پیچھے؟...... دین ربّ کو یاد رکھنے کا نام ہے...... اور دنیا ربّ کو بھول جانے کا نام ہے۔

"فاذ کرونی"... اللہ پاک فرما رہے ہیں...... تم مجھے یاد کرو...... اپنی دکان میں اللہ تعالیٰ کو یاد کریں...... اپنے دفتر میں بھی یاد کریں...... راستے میں اللہ کو یاد کریں...... اپنی کھیتی باڑی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کریں...... گناہ سے بچانے والی چیز بھی یہی جذبہ ہے...... آدمی یہ سوچے مجھے اور کوئی دیکھے نہ دیکھے...... میرے پیارے مولا ہر وقت دیکھ رہے ہیں۔

قرآن پاک کی کتنی آیات ہیں جن کا اختتام اس پر ہے...... واللہ خبیر بما تعملون... واللہ بصیر بما تعملون... تم جو کچھ کر رہے ہو ہم دیکھ رہے ہیں...... ہم باخبر ہیں، یاد رکھنا...... ہمارا کیا علم...... علم تو اللہ تعالیٰ کا ہے...... بندہ کا کیا علم ہے...... اس لئے علم کے بعد کوئی بڑائی نہ آنے پائے...... فخر نہ آنے پائے۔

خطابات حسن

بندے کا علم کمزور ہے

اب آپ ہمارے بزرگ بھائی...... آپ جمعہ کے لئے تشریف لاتے ہیں...... مجھے یہاں پر بیس اکیس سال تقریباً ہو گئے...... مجھ سے کوئی پوچھ لے مسجد کے پنکھے کتنے ہیں...... نہیں بتلا سکتا...... بھائی مدثر آپ گھر میں رہتے ہیں...... مجھے فوراً بتا دیں گے گھر میں کھڑکیاں کتنی ہیں...... روشن دان کتنے ہیں؟...... بتلاؤ! جلدی ذرا...... نہیں بتلا سکتے...... حالانکہ اپنے گھر میں رہ رہے ہیں آپ...... ہمارا علم کتنا کمزور ہے...... جو نظر آنے والی چیزیں ہیں...... ان کا بھی ہمیں حتمی اندازہ نہیں، جب تک شمار نہ کر لیں۔

اور اللہ کا علم کیسا عظیم الشان ہے......

وما تسقط من ورقة الا یعلمها...

کہ درخت سے جو پتہ گرتا ہے وہ بھی ان کے علم میں ہے......

ولا حبة فی ظلمات الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین (سورۃ الانعام ۵۹)

زمین کے اندھیروں میں جو دانہ چھپا ہوا ہے......تر یا خشک وہ بھی رب کے علم کے اندر ہے......علم تو اللہ کا ہے ......ہمارا کیا علم ہے۔۔۔۔۔بندوں کا علم بڑا کمزور علم ہے۔

سیدھا راستہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ہے

اس لئے آپ دیکھ لیں...... بندوں کے جو بنائے ہوئے قانون ہیں...... چند دنوں میں ہی پاش پاش ہو جاتے ہیں......ان کا کیا قانون......قانون تو رب کا قانون ہے......جو اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ اطہر پر نازل کیا......آپ دیکھ لیں چودہ سو سال گزر گئے......حضور کا ایک ایک مبارک فرمان سورج اور چاند سے زیادہ روشن ہے......سب بھلائی اور رشد و ہدایت سے بھرے ہوئے۔

دائیں بائیں جاؤ گے......ٹھوکریں کھاؤ گے......سیدھا راستہ، وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدم ہیں...... یہ جنت کے دروازے پر پہنچ رہے ہیں۔

آپ کے پیارے صحابہ کرامؓ ......اہل بیتؓ کی محبت...... یہ ہے جنت کا سیدھا راستہ......تمام صحابہؓ کرام ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک اور سر کے تاج ہیں......صحابہؓ کون ہیں؟......صحابہ وہ ہیں، جنہوں نے اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا۔

ہماری ہر ضرورت کا بندوبست موجود ہے

اللہ نے ہماری ہر ضرورت کا بندوبست کر رکھا ہے......ہمیں بھوک لگتی ہے...... دستر خوان پر قسما قسم کے کھانے......ہماری بھوک کو ختم کرنے کے لئے سجے ہوتے ہیں......وہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے......کھانے

کے بعد بھی بھوک کا ختم ہونا...... یہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے...... ہم شکر نہیں ادا کر سکتے اللہ تعالیٰ کی کیسی کیسی نعمتیں ہیں۔

مجھے کچھ شوگر کی تکلیف رہتی ہے...... بعض دفعہ کچھ شوگر کا اثر ہو جاتا ہے...... ایک مرتبہ شوگر کا حملہ ہوا زبان پر ...... یہ زبان جو، اب آگے پیچھے ہو رہی ہے...... یہ زبان رک گئی...... میں نے پانی ڈالا منہ میں...... تو پانی زبان کے اوپر رک گیا...... وہ پیچھے جائے ہی نہیں...... بس کچھ لمحے کے لئے یہ حالت رہی...... پھر اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمائی...... وہ جو فالج کا سا اٹیک ہوا وہ ٹھیک ہو گیا۔

میں حیران رہ گیا...... کہ اللہ تعالیٰ کی کتنی نعمتوں کے سمندر میں ہم ڈوبے ہوئے ہیں...... یہ زبان سے جو ہم بول رہے ہیں...... یہ آگے پیچھے ہو رہی ہے...... یہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے...... اگر یہ رک جائے تو لقمہ جہاں پر رکھا ہے وہیں پڑا رہے۔

''فَاذْکُرُوْنِیْ'' ...... اللہ پاک فرما رہے ہیں تم مجھے یاد کرو...... بھولو نہیں...... شادیوں میں نہ بھولو...... اپنی خوشی غمی میں نہ بھولو...... یہ نہ کہو کہ اب ہم نے بچے کی شادی کرنی ہے...... شادی کوئی بار بار تھوڑی ہوتی ہے ...... کوئی بھول ہو بھی جائے تو اللہ سے توبہ واستغفار کریں...... آپ کو تھوڑا بہت توجہ بھی دلاتا ہوں...... ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جڑنے کا راستہ بھی بتلاتا ہوں...... کہ فوراً اللہ پاک کی بارگاہ میں استغفار کریں۔

ہم اللہ پاک کو خوش کرنے کے لئے آئے ہیں...... میں کراچی میں تھا...... ایک بھائی کہنے لگے: اللہ کو خوش کرنے کا موقع بہت تھوڑا...... اور ہمارے خوش ہونے کا موقع بہت لمبا ہے...... اللہ کو خوش کرنے کا موقع یہیں ہے...... بعد میں نہیں ملے گا...... یہ قبر سے پہلے پہلے موقع ہے...... قبر میں جانے کے بعد پھر موقع نہیں ملے گا۔

''اپریل فول'' کی قباحت

مجھے یاد آ گیا...... یہ یکم اپریل کو ایک جھوٹ کا تماشہ لگاتے ہیں...... حالانکہ مذاق کے اندر بھی جھوٹ بولنا جائز

نہیں...... کسی کو جھوٹی خبر دے کر...... جھوٹی اطلاع دے کر پریشان کرنا...... یہ ٹھیک نہیں ہے یاد رکھنا...... حدیث شریف میں آتا ہے...... جب آدمی جھوٹ بولتا ہے...... اس کے منہ سے ایسی بدبو نکلتی ہے...... جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں...... وہ دور چلے جاتے ہیں۔

یہ زبان اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے...... اس کو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں استعمال کریں...... جس پیارے مولا کے ہم بندے ہیں...... ان کی شان کو دیکھیں۔

آپ ﷺ کی تین صفات

تین صفتیں نبوت کا اعلان کرنے سے پہلے آپ ﷺ کی ذات مبارکہ میں موجود تھیں...... یہ صفتیں مشرکین مکہ میں مشہور تھیں......

1☆ **الصادق**...... آپ ہمیشہ سچ بولنے والے تھے۔

2☆ **الوعد**...... وعدے کو پورا فرمانے والے تھے۔

3☆ **الامین**...... امانت دار تھے۔

اللہ کے پیارے نبی کریم ﷺ نے جب نبوت کا اعلان فرمایا...... دلیل کے طور پر...... سب سے پہلے اپنی مبارک زندگی کو پیش کیا......

"فقد لبثت فیکم عمرا" میں نے تمہارے اندر عمر کا ایک بہت بڑا حصہ گزارا ہے...... بچپن تمہارے اندر...... جوانی تمہارے اندر...... اب چالیس سال کی عمر میں...... بڑھاپا مجھے چھو رہا ہے...... کہیں تو تم اشارہ کرو......

"ھل وجدتمونی صادقا او کاذبا" (تم نے مجھے سچا پایا یا جھوٹا)

سب مشرکین نے بیک زبان یہی کہا......

"جربنا لک میرارا ما وجدنا فیک الا صدقا" ہم نے ایک بار نہیں...... کئی بار آپ ﷺ کو

آزمایا......لیکن ہم نے آپ ﷺ کی ذات اقدس میں......سوائے سچائی کے......سوائے امانت داری کے......
سوائے دیانت داری کے......اور چیز دیکھی نہیں......

ہماری نسبت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے دامن سے وابستہ ہے......اس نسبت کی لاج رکھی جائے......جھوٹ سے بچا جائے......سچائی کو......امانت داری کو......اپنایا جائے۔

سندھی بزرگ کا جملہ

میں سندھ میں تھا......وہاں ہمارے ایک بڑی عمر کے بزرگ نے......بڑا اچھا جملہ فرمایا......کہنے لگے؛

''مولوی صاحب! اللہ نے مسلمانی جیسی چیز پیدا ہی نہیں کی''......اگلا جملہ انہوں نے سخت کہا......کہنے لگے؛

''کیا کریں لیکن مسلمان ''ٹھگو'' بن گیا ہے''۔اپنی زبان میں کہنے لگے......''ٹھگو'' بن گیا ہے......پیٹ کا دروازہ کھول لیا ہے۔

خدا کی بارگاہ میں جوابدہ ہونا ہے......اپنی حق حلال کی چٹنی روٹی کھا کر گزراہ کرلیں......آخرت میں اللہ سب ارمان پورے کریں گے۔

{وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین}



خطاب نمبر9

اللہ رب ذوالجلال کا بہت بڑا احسان اور فضل وکرم ہے...... کہ اس پرفتن دور میں...... قرب قیامت کے دور میں...... اللہ رب ذوالجلال...... اپنے دین کی صحیح سمجھ عطا فرما دیں...... نیک رستے پر چلنے کی توفیق عطا فرما دیں...... یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے۔

ہم نماز کی ہر رکعت میں ایک سورت پڑھتے ہیں...... اس سورت کا نام ہے "سورۂ فاتحہ"...... ہمارے مدارس میں قرآن پاک کی تفسیر کی ایک کتاب پڑھائی جاتی ہے "بیضاوی شریف"...... ہمارے حضرت شیخ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے بیضاوی شریف کی شرح لکھی...... پچاس جلدوں میں...... قرآن پاک بحر ذخار ہے...... ایک ہزار جلد میں بھی قرآن پاک کی تفسیر موجود ہے...... مصر کے کتب خانوں میں...... لیکن کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے قرآن پاک کی تفسیر لکھنے کا حق ادا کر دیا ہے۔

قرآن پاک یہ بحر ذخار ہے...... اللہ پاک کی ذات سے نکلی ہوئی کلام ہے...... قرآن پاک سے جو بھی تعلق ہو...... اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی رحمت کا ذریعہ ہے۔ ناظرہ قرآن پاک تو سب پڑھیں۔

چکوال میں ہمارے بزرگ گزرے ہیں...... حضرت مولانا غلام حبیب نقشبندیؒ...... حضرت فرماتے تھے:

"جس طرح کلمہ پڑھنے کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں...... اسی طرح، ان کی کلام پاک کو سیکھنے کے لئے بھی کوئی وقت مقرر نہیں۔"

قربِ الٰہی عطا کرنے والی تین چیزیں

جب اللہ تعالیٰ توفیق نصیب فرمائیں، لگ جائیں... میرے حضرت ہیں...... جامعہ اشرفیہ کے شیخ الحدیث، حضرت صوفی سرور صاحب دامت برکاتہم العالیہ...... فرمانے لگے کہ ہمارے اکابر حضرات کو فرائض، واجبات

اور سنن موکدہ کی پابندی کے بعد...... حرام اور مکروہ تحریمی سے بچنے کے بعد...... جو دینی ترقی نصیب ہوئی ...... وہ تین چیزوں سے نصیب ہوئی ...... جن کا ذکر اکیسویں پارے کی پہلی آیت میں ہے؛

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ۔ سورۃ العنکبوت (آیت 45)

اس آیت میں تین باتوں کا فرمایا گیا؛

1...... تلاوت قرآن

2...... نفل نماز

3...... اللہ تعالیٰ کا ذکر

یہ تین چیزیں ہیں...... ان میں سے کسی ایک میں طبیعت زیادہ لگے...... وہ زیادہ کر لیں...... باقی کو بھی بجالاتے رہیں۔

خطاباتِ محسن

نیکی کا بدلہ اللہ خود عطا فرمائیں گے

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے...... "وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ"۔ سورۃ النحل 53

تمہارے پاس جو بھی نعمت موجود ہے...... وہ سب ہماری عطا ہے...... وہ رب کی طرف سے ہے...... پھر آپ دیکھیں...... ہمارے اوپر کوئی ایک روپے کا احسان کر دے...... ہم پوری زندگی ان کے احسان کو نہیں بھولتے ...... کہ فلاں مشکل گھڑی یہ کام آئے تھے...... اور اللہ پاک کی ذات ...... جن کی نعمتوں کے سمندر میں ہم ڈوبے ہوئے ہیں...... ان کو ہم کیسے بھول سکتے ہیں۔

بعض دفعہ نیکی کر کے...... کوئی احسان کر کے...... ساتھی آپس میں کہہ دیتے ہیں...... کہ یاد رکھنا...... نیکی کرنے کے بعد کہہ دیتے ہیں...... محبت میں کہہ دیتے ہیں...... کہ مجھے قیامت کے دن یاد رکھنا......

میں عرض کروں...... جن کے ساتھ آپ نے نیکی کی ہے...... وہ چاہے آپ کو یاد رکھیں نہ رکھیں...... جن کے

لئے کر رہے ہیں...... بس وہ یاد رکھیں...... وہ انشاء اللہ سب نیکیاں یاد دلا دیں گے...... اور پھر ان کا بدلہ بھی خود عطا فرمائیں گے...... نیکی کا بدلہ بندہ کیا دے سکتا ہے؟...... دینے والی ذات تو وہ ہے...... انعامات کے خزانے تو ان کے پاس ہیں۔

رحمٰن کا مطلب

رحمن کسے کہتے ہیں؟...... بیضاوی شریف میں لکھا ہے...... ''رحمن'' جو بہت زیادہ انعام کرنے والا ہو...... جو انعام کرنے میں انتہائی کمال کو پہنچا ہوا ہو...... یاد رکھنا! اللہ تعالیٰ جو کچھ دیتے ہیں بغیر عوض کے دیتے ہیں...... باقی بندے ہیں...... بندوں نے کیا دینا ہے؟...... نعمتوں کو عطا فرمانے والی...... دینے والی ذات تو رب کی ہے۔

ناولوں اور افسانوں کو چھوڑ کر قرآن کے قریب ہوں

یہ دین کی باتیں سنا کریں...... ان میں نور ہی نور ہوتا ہے...... بعض ہمارے بچے ناولوں میں الجھے رہتے ہیں...... ناولوں سے ان کو دور رکھا کریں...... قصے کہانیوں سے دور رکھا کریں...... افسانوں سے دور رکھا کریں...... ''مسلمان'' جن کے پاس حقیقی رشد و ہدایت والی کتاب موجود ہے...... ان کو دائیں بائیں فرضی قصے کہانیوں میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے؟...... آپ پڑھیں...... قرآن پاک پڑھیں...... حدیث شریف کا مطالعہ کریں...... ہمارے اکابر حضرات نے احادیث کا اردو ترجمہ کر رکھا ہے...... کئی کتابیں ہیں...... معارف الحدیث ہے...... حضرت مولانا منظور نعمانی صاحبؒ کی ترجمان السنۃ ہے...... بہت سی کتابیں ہیں...... حدیث شریف میں نور ہی نور ہے، یاد رکھنا!...... پھر عمل کے جذبے سے قرآن پاک پڑھیں...... حدیث شریف پڑھیں...... معلومات کی نیت سے نہیں...... عمل کے جذبے سے پڑھیں۔

عمل کے بغیر نالج، فالج ہے

بعض دفعہ کہہ دیتے ہیں ناں...... کہ فلاں کی نالج بہت زیادہ ہے...... ہمارے ایک بزرگ فرمانے لگے: ''وہ

نالج جس پر عمل نہ ہو وہ نالج نہیں بلکہ فالج ہے“۔

نالج وہی ہے، یاد رکھنا! جس پر اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرما دے...... علم بھی وہی ہے......

ایک بھائی فرمانے لگے: ”علم کا معنی جاننا ہے“۔...... فرمایا کن کو جانیں؟...... سب سے پہلے اپنے پیارے مولیٰ کو جانیں۔

دین کی برکت سے دنیا سنورتی ہے

ہمارے بچے سکول کالج کے ماحول میں ہوں...... دین کو مقدم رکھیں...... دین کی برکت سے اللہ آپ کی دنیا بھی اچھی کریں گے...... اس میں کمی نہیں رہے گی...... رب کو راضی کرلیں۔

دین کس چیز کا نام؟...... دین تو رب کو راضی کرنے کا نام ہے...... دو جہاں کے بادشاہ کو خوش کر کے کوئی کمی رہے گی کیا؟...... نہیں، کوئی کمی نہیں رہے گی...... اللہ یہاں بھی سرخرو کریں گے...... آخرت میں بھی سرخرو کریں گے۔

پریشانیوں سے نہ گھبرائیں

تھوڑے بہت حالات آجاتے ہیں...... اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی حالات آجاتے ہیں...... نماز پڑھنے والوں پر آجاتے ہیں...... روزہ رکھنے والوں پر آجاتے ہیں...... بعض دفعہ ساتھی کہہ دیتے ہیں...... میں نماز بھی پڑھتا ہوں...... روزہ بھی رکھتا ہوں...... پھر بھی میرے اوپر یہ حالات آئے ہوئے ہیں...... بھئی اللہ کے بندو! یہ حالات آپ کے درجات کی بلندی کے لئے آئے ہیں۔

حدیث شریف میں آتا ہے...... اللہ نے اپنے بندے کے لئے ایک مقام، مرتبہ جنت میں مقرر فرما رکھا ہوتا ہے...... اس کے پاس اتنا موقع نہیں ہوتا...... اس کی اتنی زندگی نہیں ہوتی...... جس میں وہ ایسا عمل کر سکے...... جو اس مقام تک پہنچنے کا بہانا بن سکے...... پھر اللہ تعالیٰ اس کے مال میں...... اس کی اولاد میں...... کوئی آزمائش لاتے ہیں...... اور پھر وہ اس کے اوپر صبر کرتا ہے...... صبر کی برکت سے...... اللہ تعالیٰ اڑا کر اس مقام تک پہنچا دیتے ہیں۔



اللہ تعالیٰ پر گمان نیک رکھیں

اللہ کے نیک بندوں پر حالات آتے رہتے ہیں...... اللہ کوئی نہ کوئی سبیل نکال دیتے ہیں...... مسجد نبوی شریف میں جمعہ کی نماز میں حاضر تھا...... تو جمعہ سے پہلے مسجد نبوی کے امام...... شیخ قاسم...... خطبہ دے رہے تھے...... تو خطبے میں عجیب جملہ فرمایا...... فرمانے لگے:

"اِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِاللّٰہِ وَاجِبٌ۔"

اللہ تعالیٰ پر نیک گمان رکھنا واجب ہے۔

کبھی زبان پر کوئی شکوہ شکایت نہ ہو...... کوئی بے صبری کا کلمہ نہ نکلے...... سینہ زنی کرنا...... مارنا، رونا، پیٹنا...... زنجیر زنی کرنا...... اس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں۔

"رضا" اللہ کا بڑا انعام

"رضا" اللہ پاک کا کتنا بڑا انعام ہے...... اہل جنت، جنت میں داخل ہو جائیں گے...... جنت کی سب نعمتوں کا نظارہ کر رہے ہوں گے...... پھر اللہ فرمائیں گے...... میں ایک نعمت اور دینا چاہتا ہوں......

یا اللہ! کون سی نعمت...... سب نعمتوں میں تو ڈوبے ہوئے ہیں...... پھر اللہ فرمائیں گے...... کہ اب آئندہ میں ہمیشہ کے لئے تم سے راضی ہوں...... کبھی ناراض نہیں ہوں گا...... جنت کی سب سے بڑی نعمت یہی ہے، یاد رکھنا!۔

اللہ پاک نے وہ نعمت تمام صحابہ کرامؓ کو دنیا میں عطا فرما دی...... ارشاد فرمایا

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ۔ سورۃ التوبہ=100

"میں ان سے خوش وہ مجھ سے خوش"

رات میں جھنگ میں تھا...... وہاں حضرت مولانا حق نواز شہید جھنگوی رحمۃ اللہ کی مسجد میں بات چیت تھی...... عشاء کی نماز کے بعد...... دیکھا جھنگ شہر سے...... دور دراز کے علاقوں سے...... بڑی محبت سے لوگ جمع تھے۔

دین کی محبت اللہ نے ہر مسلمان کے سینے میں رکھی ہے...... اللہ نے اپنے دین کو باقی رکھنا ہے...... قیامت تک باقی رہے گا...... دین کے تمام شعبے اوران کی پاسداری کرنے والے...... ان کے چوکیدار بھی قیامت تک باقی رہیں گے...... ان شاء اللہ۔

فاضل اور بی۔اے کیسے برابر ہوتے ہیں؟

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کتنا پیارا جملہ فرمانے لگے: ''تربیت نیک ہو،...... نیک صحبت میسر ہو...... تو فاضل اور بی اے برابر ہیں۔'' دینی مدرسے میں پڑھنے والے طلباء...... سکول کالج میں پڑھنے والے طلباء...... سب کی صحبت نیک ہو...... تو پھر آگے منزل سب کی برابر ہے۔

پھر آپ چاہے دفتر میں ہوں...... دکان میں ہوں...... بازار میں ہوں...... نیک صحبت ہونی چاہئے...... اب ہمارے بھائی فاروق صاحب بیٹھے ہیں...... ان کا اپنا کاروباری سلسلہ ہے...... لیکن کوئی فرق محسوس نہیں ہوتا ہے...... الحمدللہ۔

ہمارے جتنے بزرگ آپ جمعے میں تشریف لاتے ہیں...... سب کے دلوں میں اللہ تعالی نے دین کی محبت بھر رکھی ہے۔

اللہ کے وعدے دنیا کی طرح آخرت میں بھی پورے ہو کر رہینگے

اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک ادا محفوظ ہے...... میں عرض کرتا رہتا ہوں...... قرآن پاک کا ایک ایک حرف...... اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک حدیث مبارکہ...... یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

آپ دیکھ لیں...... چودہ سو سال گزر گئے...... قرآن کے ایک حرف...... ایک زبر زیر میں...... کوئی کمی بیشی نہیں کر سکا...... نہ قیامت کی صبح تک کر سکے گا، یاد رکھنا!...... رب کی حفاظت کا وعدہ پورا ہو رہا ہے کہ نہیں ہو رہا؟...... اسی طرح میں عرض کروں...... موت کے بعد بھی...... جو جنت کی نعمتوں کے وعدے ہیں...... ایک

ذرے کا شک نہیں...... کہ وہ بھی انشاء اللہ میں عرض کروں سب وہ پورے ہو کر رہیں گے...... جنت کوئی دور تھوڑی ہے...... بڑی قریب ہے انشاء اللہ...... انشاء اللہ کہہ لیں سب...... پچاس، ساٹھ، ستر سال میں سب پہنچ جائیں گے...... یہ تو میں آپ کو لمبا عرصہ بتلا رہا ہوں...... ورنہ جانے کو کل چلے جائیں...... پرسوں چلے جائیں...... اگلے سانس میں چلے جائیں...... بس جنت کے لئے تیار رہنا چاہئے...... جنت کی تیاری کرنی چاہیے...... بس یہ یاد رکھنا۔

یہ ساتھ میانی قبرستان ہے...... آپ دروازے پر کھڑے ہو جائیں...... کوئی دن نہیں گزرتا کہ جنازہ نہ جاتا ہو...... یہ گھر نہیں ہے آپ کا...... رہ گزر ہے...... چاہے آپ ڈیفنس میں رہیں...... چاہے آپ گلبرگ میں رہیں...... یہ گھر نہیں آپ کا...... گھر ہمارا اوپر ہے۔

اظہارِ نعمت بھی شکر ہے

چلو اپنی حق حلال کی کمائی سے کوئی اچھا مکان بنالیں...... کوئی کوٹھی بنالیں...... کوئی بنگلہ بنالیں...... بس کسی پر کوئی ظلم زیادتی نہ ہو...... اپنی حق حلال کی کمائی سے ہو...... کوئی حرج نہیں...... اس میں گنجائش ہے...... اچھا کپڑا پہن لیں...... اچھا لباس پہن لیں...... لیکن اپنی حق حلال کی روزی سے...... ہمارے حضرت مفتی محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے:

”جس طرح نعمت کی قدردانی شکر ہے...... اسی طرح اظہارِ نعمت اس سے بڑھ کر شکر ہے...... کہ اللہ تعالیٰ نے ایک نعمت دی ہے...... اس کو اپنے اوپر ظاہر کرنا...... کہ یا اللہ یہ بھی آپ کی عطا ہے...... بس ریا اور دکھلاوا مقصد نہ ہو۔

شادی بیاہ میں بھی زیادہ سامان سے دل نہ لگایا کریں...... زیادہ مطالبات نہیں ہونے چاہئیں...... ہمیں یہ دو وہ دو...... جب بیٹی مل گئی تو اور آپ کو کیا چاہیے...... مسلمان کی دولت تو اللہ نے سینے میں چھپا رکھی ہے...... چلو تھوڑی بہت بیٹی کی اپنی ہمت کے مطابق کوئی خدمت کردے...... گنجائش ہے...... لیکن کوئی زیادہ مطالبہ نہیں

ہونا چاہئے...... بیاہ شادی میں کوشش کیا کریں...... زیادہ رسم ورواج میں نہ پڑا کریں...... اپنی ہمت سے زیادہ خرچ نہ کیا کریں...... کتنی پریشانی بڑھ جاتی ہے...... ایک شخص کے بارے میں سنا...... آج سے کوئی چالیس سال پہلے کی بات ہے...... اپنے بیٹے کی شادی کرنے کے لئے بینک سے پچاس ہزار سود پر قرضہ لیا...... تو آپ بتائیں کتنی پریشانی کی بات ہے......

حدیث مبارکہ میں ارشاد ہے؛

اِنَّ اَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَةً اَيْسَرُهُ مَؤُوْنَةً. (رواہ احمد)

برکت والا نکاح وہ ہے جس میں مشقت کم ہو

ایک بھائی تشریف لائے...... ان کے بیٹے کا نکاح تھا...... کہنے لگے بیٹی والے کچھ غریب تھے...... ان کا تھوڑا بہت جو خرچہ ہوا وہ بھی ہم نے اپنے گھر سے ادا کیا...... ایسے بھی اللہ کے نیک بندے موجود ہیں...... پھر یہ بھی سوچیں کسی کی بیٹی کو ہم بسائیں گے ہمارے گھروں میں بھی بیٹیاں موجود ہیں...... اللہ ان کے ساتھ بھی یہی معاملہ کریں گے۔



موبائل کا بلاضرورت استعمال نہ کریں

اپنی نظروں کو جھکا کر رکھیں...... نظروں کی حفاظت کریں...... نظر شیطان کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر ہے...... جس چیز پر پڑتی ہے اس کا زہر کھینچ لیتی ہے۔

ٹیلی فون پر بھی احتیاط کیا کریں...... بہت احتیاط کی ضرورت ہے...... نہ کیا کریں بلاضرورت استعمال...... اب تو گناہ جیب میں آ گیا ہے...... اللہ اپنی حفاظت میں رکھے...... گناہ سے بچانے والی چیز اللہ کا خوف اور ڈر ہے...... فحش قسم کی تصاویر ہیں...... نہ دیکھا کریں...... اخبارات وغیرہ میں بھی نہ دیکھا کریں...... کیا ضرورت ہے؟...... کیوں اپنے آپ کو پریشان کرتے ہیں۔

یہ ہمارے نوجوان بچے، طلباء...... ان کیلئے بھی عرض کرتا رہتا ہوں...... مجھے بھی اللہ تعالیٰ توفیق بخشے...... اللہ

تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے...... آپ لوگوں کی پہلے سے حفاظت ہے...... مزید اللہ برکت عطا فرمائے۔

دبئی سے لندن دورانِ سفر جہاز کا واقعہ

میرے حضرت نے منع کر رکھا ہے...... کہ آپ نے جاندار کی تصویر نہیں دیکھنی...... مجھے بڑی آسانی رہتی ہے الحمدللہ...... حضرت کے فرمان پر عمل کرنے میں بڑی آسانی رہتی ہے...... اللہ تعالیٰ کی توفیق سے...... میں ایک مرتبہ دوبئی سے لندن کی طرف جا رہا تھا...... جہاز میں اسکرین کے اوپر کچھ رنگ برنگی چیزیں آ گئیں...... بہرحال مجھے اندازہ نہیں ہے...... بٹنوں کا کیا اندازہ...... میرے پاس ٹیلی فون موجود ہے...... لیکن ابھی تک مجھے اس کا نمبر یاد نہیں...... کیا کروں یاد ہی نہیں ہوتا...... شوق نہیں رہا ان چیزوں کا...... اب ایک فون رکھا ہوا ہے...... وہ بھی سننے کے لئے صرف رکھا ہوا ہے...... مجھے فون کرنا نہیں آتا ہے...... گھر میں لگا ہوا ہے...... ایک ٹیلی فون لگوالیا ہے...... لیکن مجھے اب تک اس کا نمبر یاد نہیں...... فرصت ہی نہیں ملتی یاد کرنے کی...... یہ بٹنوں کا مجھے اتنا زیادہ اندازہ نہیں ہے۔ خیر! تو وہ رنگ برنگی تصویریں آ گئیں...... اب جتنے بھی بٹن تھے...... وہ میں نے دبائے...... لیکن آگے سے ہٹی ہی نہیں وہ چیز...... پھر میرے پاس نماز والی لنگی (چادر) موجود تھی...... پھر میں نے سکرین کے اوپر وہ رکھ دی...... میں نے کہا پیچھے جو کچھ ہے اس کا تو میں ذمہ دار نہیں ہوں۔

کوئی بڑائی نہیں...... اللہ پاک کا فضل ہے...... اللہ پاک کی ذات گناہ سے بچنے کی توفیق عطا فرما دیں...... یہ بھی ان کے انعام ہی سے ہے۔

مل جل کر اللہ کو خوش کریں

بڑے بڑے نیک ہر جگہ موجود ہیں...... سکول کالج کے ماحول میں بھی...... میں نے بعض بچے دیکھے ہیں بالکل سیدھے راستے پر، الحمدللہ...... دفتر میں موجود...... دکان میں موجود...... ہر جگہ اللہ کے نیک بندے موجود ہیں...... آپ حضرات بھی اُنہی اللہ کے نیک بندوں میں سے ہیں...... جن کے دلوں کو اللہ نے اپنی محبت

سے بھر رکھا ہے...... ہماری زندگی کا ایک بڑا مقصد یہ ہے...... کہ ہم مل جل کر اللہ کو خوش کریں...... اللہ کو راضی کریں...... ہم دنیا میں کس لیے آئے...... رب کو خوش کرنے کے لئے آئے ہیں بس...... مَن کو خوش کرنے کا تو بہت موقع ہے...... لیکن رب کو خوش کرنے کا موقع یہیں ہے...... یہاں سے اللہ پاک کو خوش کر کے چلے گئے...... تو آخرت میں مَن چاہی زندگی ملے گی۔ یہاں دنیا میں بھی دیکھ لیں...... ایک معمولی افسر...... معمولی وزیر کو خوش کرلیں...... آدمی پھولے نہیں سماتا...... اور جو دو جہاں کے بادشاہ کو خوش کرلے...... اس کی خوشی کا کیا عالم ہوگا؟۔

اللہ کو خوش کرنا بہت آسان ہے

اور اللہ کو خوش کرنا کون سا مشکل ہے...... ان کو خوش کرنا بہت آسان ہے...... نماز پڑھ لی، اللہ پاک خوش ہو گئے...... روزہ رکھ لیا، اللہ خوش ہو گئے...... راستے سے کانٹا ہٹا دیا، اس سے بھی اللہ پاک خوش ہو گئے...... بھولے ہوئے کو راستہ بتلا دیا، اللہ پاک خوش ہو گئے۔

اپنے پانچ وقت کی نماز کی پابندی...... قرآن پاک کی تلاوت...... آپ سب لوگ گھر سے تشریف لائے...... دکان سے...... دفتر سے...... ہمارے بعض بزرگ مختلف شہروں سے تشریف لاتے ہیں...... جمعہ پڑھنے کے لئے...... آپ کا یہ ایک ایک قدم...... میں عرض کروں...... فرش پر نہیں عرش پر ہے...... یاد رکھنا!...... یہ تو آخرت میں پردے اٹھیں گے، انشاءاللہ۔

{وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین}



خطاب نمبر10

اللہ رب ذوالجلال کا بہت بڑا احسان اور فضل و کرم ہے...... کہ اس پر فتن دور میں...... قرب قیامت کے دور میں...... اللہ رب ذوالجلال اپنے دین کی صحیح سمجھ عطا فرمادیں...... نیک رستے پہ چلنے کی توفیق عطا فرمادیں...... یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے...... دین کی صحیح سمجھ کا ملنا...... دنیا میں جنت کے راستے کا ملنا ہے۔

ہمارے جدِ امجد...... حضرت آدمؑ جنت میں رہ رہے تھے...... جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے؛

يَآدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَ كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا۔ البقرة

اے آدم! آپ اور آپ کی گھروالی (اماں حوا) جنت میں رہیں...... جنت میں پہلا حکم یہ دیا...... وَ كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا...... کہ تم جنت میں کھاؤ پیو...... بافراغت...... کھلا کھاؤ پیو۔

اور ایک حکم نہیں والا دیا...... وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ... کہ تم اس درخت کے قریب نہ جانا...... ورنہ ہو جاؤ گے خلاف اولیٰ کام کرنے والوں میں سے...... ظلم کے کئی معنی ہوتے ہیں...... یہاں ظلم کا معنی ہے خلاف اولیٰ۔

وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا
خطابات حسن

انبیاء کا مقام

عرض کرتا رہتا ہوں...... تمام کے تمام انبیاء علیہم السلام...... گناہوں سے معصوم...... پاک اور صاف ہوتے ہیں...... بقول حضرت مولانا اجمل خان صاحبؒ کے؛

”نبوت کا دامن...... نبوت کی چادر...... اتنی پاک اور صاف ہوتی ہے...... اگر اس کو پانی میں بھگو کر نچوڑا جائے...... تو جبرئیل عرش سے آکر اس سے وضو کریں۔“ سبحان اللہ

اتنی پاک اور صاف ہوتی ہے یاد رکھنا...... نبی کا کوئی استاد نہیں ہوتا...... ان کا سینہ براہ راست...... فیضان ربی

کا منبع و مرکز ہوتا ہے...... براہ راست عرش الٰہی سے...... اللہ تعالیٰ کی رحمت کی بارش...... ان کے سینے پر برس رہی ہوتی ہے۔

بچوں کو قرآن حفظ کرائیں

شریعت محمد یہ ﷺ کی حفاظت کا ذمہ...... اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے...... ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ۔

"بے شک اس ذکر (قرآن پاک) کو ہم نے نازل کیا ہے اور ہم خود ہی اس کے محافظ ہیں"

اللہ تعالیٰ کی حفاظت کا یہ وعدہ پورا ہوتا ہوا...... ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں...... چودہ سو سال گزر گئے...... قرآن پاک کے ایک حرف میں کوئی کمی بیشی نہیں کر سکا...... نہ قیامت کی صبح تک کوئی کر سکے گا...... قرآن پاک زندہ، جاوید معجزہ ہے...... اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی فرمائے...... ناظرہ قرآن پاک تو اپنے سب بچوں کو پڑھایا کریں...... ایک حافظ بن جائے...... دو حافظ بن جائیں...... یہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے...... نیک تو اللہ تعالیٰ سب بچوں کو بنائے...... (آمین)۔

گوجرانوالہ میں ایک جلسے میں حاضر تھا...... وہاں ہمارے ایک بڑے بزرگ عالمِ دین فرمانے لگے...... پوچھنے لگے مجمع میں...... کہ تم نے سب سے کم عمر والا کوئی حافظ دیکھا ہے؟...... پھر وہ فرمانے لگے...... میں امریکہ میں گیا...... وہاں پر میں ایک چھ سال کے بچے سے ملا...... اور وہ پورے قرآن کا حافظ...... ان کے والد صاحب کا نام حافظ عبدالغفار صاحب تھا...... پاکستان کے تھے...... لیکن وہاں امریکا میں رہ رہے تھے...... کہنے لگے کہ میں شاید تسلیم نہ کرتا...... لیکن پھر میں نے اس بچے سے کئی جگہ سے قرآن پاک سنا...... اور جہاں سے سنا...... اس بچے نے سنا دیا...... یہ قرآن پاک زندہ، جاوید معجزہ ہے...... اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی فرمائے۔

روح کی غذا

قرآن پاک سے تعلق تو ہر مسلمان کا ہے...... مدرسے کے تو ہم سب طالبعلم ہیں...... قرآن پاک کا ایک حرف جس کے سینے میں محفوظ ہے...... گویا اصحابِ صفہ کے چبوترے کا نور اس کے سینے میں محفوظ ہے...... اللہ تعالیٰ

نے دین کی محبت بھی ہر مسلمان کے سینے میں رکھی ہے...... یہ محبت تو ہماری روح کی غذا ہے......قرآن پاک کے اعجاز کی بہت سی وجہ بیان کی گئی ہیں......قرآن پاک کے اعجاز کی ایک وجہ......''صرفِ ہمت'' ہے......اگر کوئی قرآن پاک کے مقابلے میں اس جیسی کتاب لکھنے کا ارادہ کرتا ہے......تو اللہ پاک اس کی ہمت کو توڑ دیتے ہیں...... پست کر دیتے ہیں۔

بات سے بات بڑھ جاتی ہے...... یہ منبر پر بیٹھتا ہوں......بس جو اللہ پاک دل میں ڈال دیتے ہیں، عرض کر دیتا ہوں، اللہ کی رحمت سے......کئی دفعہ مطالعہ کر کے آتا ہوں...... آج یہ کہنا ہے......لیکن یہاں کچھ اور کہتا ہوں......بس جو اللہ کہلوا دیتے ہیں......اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول فرمالے...... یہ دین کی باتیں معلومات کی نیت سے نہ سنا کریں......اللہ مجھے بھی عمل کی نیت سے کہنے کی توفیق نصیب فرمائے......اپنے بزرگوں میں پہلے سے عمل کا جذبہ موجود ہے......اللہ اور برکتوں سے بھر دے۔

انسانی علم کمزور ہے

یہ زمین کا کرہ ہے......اوپر بھی آسمان ہے، نیچے بھی آسمان ہے...... یہ امریکہ ہمارے قدموں کے بالکل نیچے ہے......اس کرہ کو اللہ نے فضا میں لٹکا رکھا ہے...... پتہ نہیں اس جیسے کتنے کرہ ہیں۔

وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ۔ سورۃ المدثر 31

اور تیرے ربّ کے لشکروں (مخلوقات) کو صرف اللہ ہی جانتا ہے

ہمارا علم بڑا کمزور ہے...... ہمارا کیا علم ہے......کبھی علم کی وجہ سے فخر میں مبتلا نہ ہوں...... کل فوق ذی علم علیم...... ہر علم والے سے بڑھ کر علم والا موجود ہے...... ہمارا کیا علم، علم تو اللہ تعالیٰ کا ہے...... میں آپ سے پوچھ لوں...... آپ اپنے اپنے گھروں میں رہتے ہیں...... بھائی فاروق صاحب بتائیں گے گھر میں پیالیاں کتنی ہیں...... ویسے میں عام طور پر طلباء سے یہ پوچھ لیتا ہوں...... مسجد کے پنکھے کتنے ہیں؟...... مجھے تقریباً 23 سال ہو چکے ہیں مسجد میں...... مجھ سے اگر کوئی پوچھے مسجد میں اوپر نیچے کھڑکیاں کتنی ہیں؟......تو شاید نہ بتلا سکوں...... حالانکہ سامنے ہی تو ہیں...... آپ لوگوں سے ہی پوچھ لوں کہ گھر میں دروازے کتنے ہیں...... کھڑکیاں کتنی ہیں......روشن دان کتنے ہیں......تو شاید آپ جلدی سے نہ بتا سکیں...... حالانکہ رات دن اپنے

گھر میں رہ رہے ہیں...... محسوسات کے بارے میں بھی ہمارا علم کتنا کمزور ہے...... اور اللہ تعالیٰ کا علم کیسا ہے...... ارشاد فرمایا؛

وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا۔ الانعام آیت 59

''درخت سے جو پتہ بھی گرتا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے''

وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ۔ الانعام آیت 59

''زمین کے اندھیروں میں جو دانہ چھپا ہوا ہے تر یا خشک وہ بھی اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے''

یہ ہے علم...... ہم تو ایک پلیٹ کے دانے نہیں شمار کر سکتے...... ایک پلیٹ کے دانے نہیں بتا سکتے...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... کہ زمین کے اندھیروں میں جو دانے چھپے ہوئے ہیں...... تر یا خشک وہ بھی ہمارے علم میں ہیں...... یہاں زمین میں کتنے دانے ہیں...... ایک ایک دانے کا ان کو علم ہے...... اس لئے اپنے اندر کوئی بڑائی نہ آنے پائے...... طلباء سے بھی عرض کرتا رہتا ہوں...... علم دین پڑھنے کے بعد اپنے اندر کوئی بڑائی نہ آنے پائے...... اسی طرح آپ کالج، یونیورسٹی میں کوئی بھی فن پڑھیں...... کسی فن کو پڑھنے کے بعد اپنے اندر کوئی بڑائی نہ آنے پائے...... یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔

''علم'' کا مقصد

یہ دماغ کی اللہ نے ڈبی لگا رکھی ہے...... اور یہ دماغ کی ڈبی نکال کر باہر رکھ دیں...... کوئی کچھ بن کر دکھائے...... کوئی انجینئر بن کر دکھائے...... کوئی ڈاکٹر بن کر دکھائے...... اپنے اندر کوئی بڑائی...... کوئی فخر نہ آنے پائے...... بس ہمارا حقیقی علم وہ ہے...... جو اللہ تعالیٰ کی پہچان کروا دے...... اللہ تعالیٰ کے حقوق کی پہچان کروا دے...... اللہ پاک کے پیارے حبیب ﷺ کے نورانی طریقوں کی پہچان کرا دے...... آپؐ کے مبارک قدموں تک پہنچا دے...... علم یہ ہے۔

جنت لے جانے کا بندوبست

یہ رمضان کے مہینے میں اللہ روزہ کیا رکھواتے ہیں...... سال بھر جو نعمتیں کھانے کو نہیں ملتیں...... وہ اللہ پاک ایک مہینے میں کھلا دیتے ہیں...... جس طرح سے اللہ پاک نے ہمارے کھانے کی پینے کی...... رہائش کی...... ہر

طرح کی ضرورت کا بندوبست فرما رکھا ہے......اسی طرح اللہ تعالیٰ نے جنت کی ٹھنڈی ہواؤں میں پہنچانے کے لئے بھی......ہماری رہنمائی کا پورا پورا بندوبست کر رکھا ہے......وہ بندوبست کیا ہے؟......وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدم ہیں......آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی طریقے ہیں......آپؐ کے مبارک احکام ہیں......امام بخاریؒ اپنی کتاب کا آغاز وحی کے آغاز سے کرتے ہیں......اس کے بعد کتاب الایمان ہے......پھر کتاب العلم...... پھر آگے کتاب الطہارت ہے......قدم قدم پر رہنمائی ہے۔

فتنہ کسے کہتے ہیں؟

شروع میں ایمان کا باب لائے......ایمان کس چیز کا نام ہے؟......سادہ سے لفظوں میں کہ ایمان اپنے دل کو اللہ تعالیٰ سے جوڑنے کا نام ہے...... بنیادی عقائد یہ ہیں...... کہ سب سے پہلے اللہ پاک کی وحدانیت کا اقرار......اللہ پاک کی ذات وحدہ لاشریک ہیں......وہ ہمارے مالک، ہمارے خالق ہیں......اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی رہنا...... یا اللہ! جس حال میں تو رکھے میں خوش ہوں......زبان پر کوئی شکوہ شکایت نہ ہو......دائیں بائیں کی باتیں نہ سنا کریں...... یہ قرب قیامت ہے......فتنوں کا دور ہے......فتنہ ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو دین کو نقصان پہنچائے......جو ایمان کو نقصان پہنچائے......اعمال کو نقصان پہنچائے......وہ فتنہ ہے......فتنہ اس کو کہتے ہیں......جس میں ''محلِ ضرر'' دین ہو، جو دین کو نقصان پہنچائے۔

دولت کیا ہے؟

دولت پیسوں کا نام نہیں......دولت وہ ہے جو قبر میں ساتھ چلی جائے......قبر میں ساتھ جانے والی دولت......وہ ایمان کی دولت......وہ کلمہ کی دولت......وہ نیکی کی دولت......خدا خوفی کی دولت......رب کو خوش کرنے کی دولت ہے۔

دنیا دار الاسباب ہے...... یہاں پر اللہ تعالیٰ نے ضرورتیں لگا رکھی ہیں......لیکن ان ضرورتوں کو بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں کو سامنے رکھ کر پورا کرتے رہیں۔

مال میں برکت کا ذریعہ

عرض کرتا رہتا ہوں کاروبار کرنا دنیا نہیں......کاروبار میں رب کو بھول جانا، یہ ہے دنیا......کاروبار سچائی سے بھرا

ہوا ہو......امانت داری سے بھرا ہوا ہو......اپنی حق حلال کی روزی سے ہو......وہ کاروبار دنیا کا نہیں، جنت کا ہے......کسی کو کوٹھی میں دیکھ کر دنیا دار نہیں سمجھنا......دنیا دار وہ ہے جو رب کو بھول جائے......اور دین دار وہ ہے جو رب کو یاد رکھے۔

حق حلال کی روزی میں برکت ہے......صدقہ خیرات کرنے سے بھی مال میں برکت ہوتی ہے......اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنے سے بھی مال میں برکت ہوتی ہے......سیدھے راستے پر چلنا......زبان سے سچ بولنا......یہ سب مال کے اندر برکت کا ذریعہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ سب کو رزق حلال وافر عطا فرمائے......اللہ پاک برکتوں سے بھر دے......خوشیوں سے بھر دے۔آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین



خطاب نمبر 11



حضرت لاہوریؒ کی زندگی

حضرت لاہوریؒ، جن کا ذکر خیر میں پہلے بھی کرتا رہتا ہوں...... جن کو انگریز نے دہلی سے گرفتار کیا...... اور لاہور میں لا چھوڑا...... انگریز کا خیال یہ تھا...... یہاں لاہور میں ان کو جاننے والا کون ہوگا؟...... یہاں شیرانوالہ باغ کی مسجد میں حاضر ہوا...... تو وہاں مجھے بتلایا گیا کہ حضرت لاہوریؒ نے اس مسجد میں 45 سال تک قرآن کا درس دیا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے کلام پاک کو سینے سے لگائے...... اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کرے...... لوگوں کو حق بات پہنچائے...... وہ کہیں چھپا رہ سکتا ہے؟...... یہ تو خوشبو ہے، یہ پھیلتی رہتی ہے۔

رمضان میں تو حضرت کے مواعظ میں پابندی سے سناتا ہوں...... فجر سے پہلے، لیکن کبھی میری طبیعت ہوتی ہے کہ اپنے بزرگوں کے جو الفاظ ہوتے ہیں...... وہی آپ حضرات کو سناؤں...... آج جی نہیں ہے تو میں کہتا ہوں یہی سناؤں...... اس وعظ کا نام ہے ''اطمینان قلب کا قرآنی نسخہ''

''الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ'' امابعد!...... عرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ معلوم ہوتا ہے...... اللہ پاک کی مرضی یہ معلوم ہوتی ہے...... انسان اس کی رضا کے ماتحت زندگی بسر کرے...... اللہ تعالیٰ نے انسان کو تھوڑا سا اختیار دے رکھا ہے...... اور وہ چاہتے ہیں کہ میں نے اس کو جو اختیار دیا ہے...... وہ میرے سپرد کرے...... کہ اس اختیار کو میری خواہش کے مطابق استعمال کرے...... کیونکہ انسان مٹی سے پیدا ہونے کے باعث...... غیر مآل اندیش ہے...... وہ اپنے انجام کو سوچنے والا نہیں ہے...... عام طور پر اس میں غفلت کا مادہ ہے...... اس لئے اس اختیار کو اگر اپنے ہی پاس رکھے...... تو اس کو غلط طریقہ پر استعمال کرے گا...... جس کا لازمی نتیجہ بربادی ہوگا۔

اس لئے اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ اس اختیار کو انسان...... جبر سے نہیں...... خوشی سے میرے سپرد کرے...... ورنہ میں عرض کروں...... اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کو استعمال کریں...... تو ان کے لئے کیا مشکل ہے۔

کبھی کبھی اللہ پاک اپنی قدرت کا اظہار فرماتے ہیں...... یہ زلزلے وغیرہ آتے ہیں...... وہ اللہ پاک کی قدرت ہیں...... ایک جھٹکا ہم برداشت نہیں کرسکتے۔

"لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ"... دین کے معاملے میں جبر نہیں ہے...... ایک مثال سے یہ مضمون زیادہ واضح ہو جائے گا...... کہ ایک شخص کا ایک بچہ ہے...... جو تیسری جماعت میں پڑھتا ہے...... وہ جب تیسری جماعت کا امتحان پاس کرلیتا ہے...... تو باپ بڑا خوش ہوتا ہے...... اور اس کو پانچ روپے انعام دیتا ہے...... بچہ اگر یہ روپے اپنے پاس رکھے گا...... تو ایک ہی دن میں ضائع کردے گا...... اس لئے باپ کہتا ہے کہ یہ روپے میرے پاس یا اپنی والدہ کے پاس جمع کرادو...... اور روزانہ اس میں سے دو چار پیسے خرچ کرلیا کرو...... اگر بچہ ایسا کرے گا...... تو یہ روپے کئی ماہ تک چلیں گے...... اس صورت میں وہ باپ یا ماں سے پوچھ کر خرچ کرے گا...... مثلاً گرمی کا موسم ہے اور بچہ ماں سے پوچھتا ہے کیا لوں؟...... تو ماں کہے گی ایک آنہ کی دہی لا کر لسی بنا لو...... اگر بچہ والدین کا کہا نہیں مانے گا تو بازار میں پانچ روپے کا نوٹ لے کر جائے گا...... آگے اگر کوئی ٹھگ مل گیا تو وہ پانچ روپے لے کر ریوڑیوں سے اس کی جیب بھر دے گا...... اور یہ بھری ہوئی جیب دیکھ کر خوش ہو گا...... مگر نقصان کو محسوس نہ کرے گا...... بعینہٖ اسی طرح انسان کے پیچھے نفس اور شیطان...... یہ ٹھگ لگے ہوئے ہیں...... اگر یہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اختیار کو اسی کے سپرد کردے گا...... اس کی منشاء کے مطابق زندگی بسر کرے گا...... اس صورت میں اسکا ہر ہر کام...... عبادت اور صبر ہوگا۔

اگر مرضی سے اس اختیار کو استعمال کرے گا تو پھر یہ:......

اَفَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ ۔سورۃ الجاثیہ آیت نمبر 23

"کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے...... جس نے اپنی خواہشات نفسانی کو خدا بنا رکھا ہے"

خدا کا بندہ کہلانے کا حقدار نہ ہوگا...... بلکہ نفس کا بندہ کہلائے گا...... اللہ تعالیٰ آپ سب کو استقامت عطا فرمائے۔

آپ رات کو عشاء کی نماز پڑھ کر سوتے ہیں...... صبح کو رفعِ حاجت کے بعد مسواک کر کے وضو کرتے ہیں...... اس کے بعد نماز کیلئے مسجد میں آجاتے ہیں...... مسواک کرنے سے نماز کی قیمت ستر گنا زیادہ ہوجاتی ہے......

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک ارشاد ہے......

"اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا ڈر نہ ہوتا..... تو میں ہر نماز میں مسواک کو لازمی قرار دیتا۔"

وضو سے ناک اور منہ کا تعفن دور ہو گیا...... منہ دھویا سستی دور ہو گئی...... ہوش آ گیا...... اس صفائی اور پاکیزگی کا نام طہارت ہے...... اس سے طبیعت میں لطافت پیدا ہوتی ہے...... اور وہ یادِ الٰہی کیلئے آمادہ نظر آتی ہے......

اس کے مقابلہ میں ناپاکی کی حالت کا نام "حَدَث" ہے...... یہ طبیعت کو یادالٰہی کی طرف متوجہ ہونے نہیں دیتی...... ہم نے نفس کے ارادے کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا۔

تم اس سے کہو گے، اے اللہ! تو سلائے گا، تو سوئیں گے...... تو جگائے گا، تو جاگیں گے...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی مراد کے شارح ہیں...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے پہلے سونے اور بعد میں باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے تھے...... تاکہ صبح اٹھنے میں تاخیر نہ ہو...... اس حدیث کا یہی مطلب ہے۔

"مکروہ النوم قبلھا والحدیث بعدھا"

اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا اختیار اللہ کے سپرد کر دینا...... کسبِ معاش کیلئے آپ جو چاہیں کریں...... اللہ تعالیٰ صرف اتنا چاہتے ہیں...... اے میرے بندے! اگر تو جسم کو خوراک کھلاتا ہے...... تو روح کو بھی غذا پہنچا...... یعنی نماز بھی پڑھ لے...... پہلے لوگ شام کو دانے بھنا کر کھاتے تھے...... اب اس وقت چائے پیتے ہیں...... اللہ تعالیٰ اس سے نہیں روکتے...... صرف یہ چاہتے ہیں کہ ذکرِ الٰہی کا پانچ وقتہ سلسلہ بھی ساتھ ساتھ نبھاتے جائیں۔

جب مغرب کے وقت دوکان کا دروازہ بند کیا...... اور پاس ہی مسجد میں جا کر نماز پڑھ لی...... تو اللہ تعالیٰ خوش ہو جائیں گے...... رات کو سونا ہے، لیکن ممکن ہے کہ صبح کی نماز سے پہلے موت آ جائے...... اس لئے رات کو نماز پڑھ کر سو جائیں...... تاکہ معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ٹھیک رہے...... یہ اللہ کے بندوں کا پروگرام ہے۔

میری ان معروضات کا حاصل یہ نکلا...... کہ انسان دو قسم کے ہیں......

پہلی قسم کے وہ لوگ ہیں...... جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے اختیار اسی کو سونپ دیئے...... اللہ تعالیٰ ان کو دن رات کی برائیوں سے بچنے کی توفیق دیتے ہیں...... ان کی زندگی بڑی سوہنڑی ہے۔

دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں...... جنہوں نے اختیار کو اپنے پاس رکھا...... اور اس کا غلط استعمال کیا...... اور وہ اپنی

مرضی سے قدم اٹھائیں گے......ان کی زندگی ناکام اور نامراد ہے۔
اول قسم کے لوگوں کو مسرت اور سرفرازی نصیب ہوگی......ان کی تمام ضروریاتِ زندگی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پوری کرے گا۔

"اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ"۔ سورۃ الرعد آیت نمبر 28

"خبردار! اللہ کے ہی ذکر سے اطمینان حاصل ہوتا ہے"

خطابات حسن

دین اور دنیا کا معیار

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے؛......"دین میں اپنے سے اعلیٰ درجہ والے مسلمان کو دیکھو......اور دنیا میں اپنے سے ادنیٰ درجہ والے کو دیکھو"۔
یہ باتیں، یہ سب قیمتی باتیں ہیں...... یہ سونے سے لکھنے کے قابل ہیں......دنیا میں اپنے سے ادنیٰ درجے والے مسلمان کو دیکھیں گے......تو اللہ پاک ہر نعمت کے اوپر شکر گزاری کی توفیق عطا فرمائیں گے......حرص سے محفوظ فرمادیں گے۔
حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرمانے لگے......میری زندگی کے دو دور گزرے ہیں......ایک دور غریب لوگوں کے پاس گزرا......غریب لوگوں کے محلہ میں گزرا......لیکن فرمایا، اس وقت دل کی کیفیت بس یہ تھی......کہ اللہ تعالیٰ کی ہر ہر نعمت کے اوپر شکر گزاری...... یا اللہ! تیرا کتنا بڑا احسان ہے...... کتنا فضل ہے......رضا بر قضاء، اللہ تعالیٰ کے ہر فیصلے کے اوپر راضی رہیں......اللہ کے ذکر کی برکت سے ذاکر کو چین وسکون......اور فرحت وسرور حاصل ہوگا......یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبولیت کی علامت ہے۔

خطابات حسن

سکونِ قلب

میں عرض کروں......تعلق مع اللہ نصیب ہو تو پھر اللہ دل کو سکون سے بھر دیتے ہیں......راحت سے بھر دیتے ہیں......اس لائن پہ چلنے والے بڑے خوش نظر آتے ہیں......اگر ان سے پوچھا جائے تو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے......دال، روٹی مل رہی ہے......اس کے مقابلے میں وہ لوگ جنکے پیٹ کا دوزخ بھرتا ہی نہیں

ہے......ان سے پوچھا جائے تو جواب دیں گے "هَلْ مِنْ مَزِيْدٌ" کیا اور بھی کچھ ہے۔

پیٹ کا دوزخ اللہ کے نام سے بھرتا ہے......اگر اللہ کا نام نہ ہو تو پھر پیٹ کسی چیز سے نہیں بھرتا......اور "ھل من مزید" کی صدا دیتا رہتا ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے؛ کہ دوزخ پر اللہ تعالیٰ اپنا قدم مبارک رکھیں گے......تو یہ کہے گی "قط قط" بس! بس!، اگر اللہ تعالیٰ کا نام لینے کی توفیق نہ ہو......تو چین نہ دولت سے ہے......نہ تنخواہ کے بڑھنے سے ہے ......اور نہ زیادہ سے زیادہ زمین کے رقبہ پر قبضہ جمانے سے حاصل ہوگا......

اللہ پاک فرمارہے ہیں

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا (سورۃ طٰہٰ آیت نمبر 124)

"جو شخص میرے ذکر سے منہ موڑے گا اس کیلئے زندگی تنگ ہوگی"

ان چیزوں سے چین نہیں ملتا......چین اور سکون فقط اللہ کے نام سے حاصل ہوتا ہے۔

اطمینان اور چین کی زندگی

اطمینان اور چین کی زندگی بسر کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے......کہ ان اللہ کے بندوں کی صحبت اختیار کی جائے...... جن کے متعلق اللہ فرمارہے ہیں؛

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ (سورۃ الکھف آیت نمبر 28)

"آپ پابند رکھیں اپنے آپ کو نشست و برخاست میں ان لوگوں کے ساتھ جو صبح شام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں اور ان کی رضا کے طالب ہیں۔"

"اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَاجْعَلْ اٰخِرَتَنَا خَيْرًا مِّنَ الْاُوْلٰى"

یہ حضرت لاہوریؒ کا ایک وعظ آپ حضرات کی خدمت میں پڑھ کر سنایا ہے......حضرت فرمارہے ہیں......دل کو اطمینان دلانے کا نسخہ کیا ہے......

اللہ پاک فرمارہے ہیں

"اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ" سورۃ الرعد آیت نمبر (28)

"آگاہ ہو جاؤ، خبردار! دلوں کا اطمینان اللہ نے اپنی یاد میں رکھا ہے"

ہمارے حضرت فرمانے لگے...... ذکر اللہ سے مراد "اللہ کا دین" ہے...... کہ اللہ تعالیٰ نے دلوں کا سکون وہ اپنے دین کے اندر رکھا ہے۔

میں عرض کرتا رہتا ہوں...... ایک ہے ذکرِ لسانی...... زبان سے اللہ کا ذکر کرنا...... سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر...... ان میں سے کوئی ایک نیک کلمہ بار بار کہتے رہیں...... اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کی بڑی عظمت رکھی ہے...... فرشتوں کی خوراک ہی اللہ تعالیٰ نے اپنا ذکر رکھی ہے...... بس وہ ہر وقت اللہ پاک کی یاد میں مشغول رہتے ہیں...... یہی ان کی خوراک ہے...... چلتے پھرتے یہ کلمات پڑھتے رہیں۔

ذکر اللہ کی اہمیت

حدیث شریف میں آتا ہے...... "ایک مرتبہ سبحان اللہ کہیں تو اعمال نامہ کی آدھی ترازو بھر جاتی ہے...... اور الحمدللہ کہیں تو اعمال نامہ کی پوری ترازو بھر جاتی ہے"۔

ترازو کتنی بڑی ہے؟...... حدیث شریف میں آتا ہے......

"اعمالنامہ کی ترازو اتنی بڑی ہے...... کہ ساتوں زمین...... ساتوں آسمان اس میں سما سکتے ہیں"

بعض دفعہ سفر کرنا ہوتا ہے...... میں بھی پچھلے دنوں سفر پر تھا...... یہ بسوں کے اندر بھی ٹیلی ویژن، گانے بجانے کی چیزیں عام ہو گئی ہیں...... میں عرض کروں...... جو حالات ہیں نا! جو بنے ہوئے ہیں...... یہ مسلمانوں میں بڑی بے حسی ہے...... اگلا لفظ تو بہت سخت ہے...... لیکن کیا کہوں میں؟

حالات کیسے بدلیں گے؟...... ایک طرف مسلمان خون میں لت پت ہیں...... لیکن یہ اپنے تماشے دیکھ رہے ہیں...... ان سے باز نہیں آ رہے...... گانے بجانے عام ہیں...... سب کچھ عام ہے...... حجاج بن یوسف ظالم تھا...... لیکن ایک مسلمان بیٹی کی پکار کے اوپر...... وہاں سے اس نے لشکر بھیجا ہے کہ نہیں بھیجا؟...... اور یہاں ہر روز ٹیلی ویژن کے اوپر یہ تماشے بن گئے ہیں۔

خطابات حسن

خود کو بدلیں

میں عرض کروں...... اپنے آپ کو بدلنے کی...... اللہ پاک کو راضی کرنے کی...... ان کو خوش کرنے کی...... بڑی ضرورت ہے۔ میں راولپنڈی سے بس میں بیٹھا...... تو چناب نگر میں ختمِ نبوت کانفرنس ہو رہی تھی...... میں وہاں شرکت کیلئے گیا...... اب اس میں گانے بجانے اتنے تیز...... سامنے ٹیلی ویژن میں لگے ہوئے تھے...... لیکن اللہ کا شکر ہے جہاں تک ہو سکا...... میں الحمدللہ بالکل ٹیلی ویژن نہیں دیکھتا ہوں۔

میں نے کہا آواز ذرا آہستہ کر دیں...... لیکن وہ آواز آہستہ ہی نہیں کرتے...... لیکن میں کوئی بڑائی نہیں عرض کر رہا ہوں...... صرف اللہ تعالیٰ کی توفیق سے عرض کر رہا ہوں...... کوئی خیر کی توفیق عطا فرما دیں...... کہ گناہ سے بچ جائیں یہ بھی ان کا انعام ہے...... لیکن پھر میں نے الحمدللہ دو اڑھائی گھنٹے اپنے کانوں میں انگلی ڈال کے رکھی...... گانے کی آواز پڑی نہیں...... بڑائی سے نہیں عرض کر رہا...... صرف اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے عرض کر رہا ہوں...... آپ حضرات بھی سفر کرتے ہیں...... اگر ایسا کوئی موقع ہو تو بند کرانا بھی ذرا مشکل ہوتا ہے۔

خطابات حسن

سفر میں نماز کی اہمیت

یہ بس والے پھر نماز کیلئے نہیں روکتے...... تو ہمارے حضرت شاہ صاحبؒ کا میں نے ایک جملہ سن رکھا تھا...... میں نے عرض کیا نا!...... اپنے بزرگوں کی صحبت کی بڑی ضرورت ہے...... ہمارے شاہ صاحب فرمانے لگے؛ ”میں نے پانچ پانچ نمازیں بس سے اتر کر پڑھی ہیں، بس کا ٹکٹ ہی وہاں کا لیتا، جہاں نماز کا وقت ہوتا“ اللہ اکبر۔

میں نے عرض کیا...... ارادہ کر لیں تو اللہ تعالیٰ توفیق نصیب فرما دیتے ہیں...... حج کے سفر میں بھی اللہ تعالیٰ توفیق نصیب فرماتے ہیں...... عمرے کے سفر میں...... جہاز میں بھی مَیں نے کبھی نماز نہیں چھوڑی، الحمدللہ...... ایک دفع میں سفر پر جا رہا تھا...... تو جہاز مغرب کی طرف جا رہا تھا...... اب عصر کا وقت تھا...... عصر کی نماز تین مرتبہ مجھے پڑھنی پڑی...... شک وشبہ تھا...... کہ عصر کا وقت داخل ہوا یا نہیں...... میں عرض کروں اللہ تعالیٰ اپنے دین کے ایک ایک حکم کی عظمت نصیب فرما دیں...... اس کی قدردانی کی اللہ تعالیٰ توفیق نصیب فرما دیں۔

خطابات حسن

نجات کا دار و مدار

معلومات کی کمی نہیں ہے...... معلومات تو بڑی ہیں...... لیکن عمل میں آگے بڑھنے کی ضرورت ہے...... اور میں عرض کروں...... نجات کا دار و مدار بھی عمل کے اوپر ہی ہے...... علم کے اوپر نہیں...... یہود کے پاس بھی بڑا علم تھا...... لیکن وہ علم کس کام کا ہے...... جو منزل کے اوپر نہ پہنچا سکے...... منزل پر پہنچنے والا علم وہی ہے...... جو آدمی کو عمل کے اوپر ڈال دے...... یہ ہمارے تبلیغی جماعت والے بھائی بڑا اچھا جملہ کہتے ہیں...... ''علم قطرہ ہے عمل سمندر ہے''۔

علم قطرہ بھی ہو لیکن عمل کے جذبے کے ساتھ ہو...... تو بیڑا پار ہونے کیلئے کافی ہے...... میں عرض کروں، گناہوں کے قدم قدم پر اسباب موجود ہیں...... زبان سے جتنا ہو سکے قرآن کی تلاوت کریں...... چلتے پھرتے نیک کلمات پڑھتے رہیں...... میں پہلے بھی عرض کرتا رہتا ہوں...... آپ حضرات زندگی کے جس شعبہ کے اندر لگے ہوئے ہیں...... رخ اوپر کی جانب کر لیں...... اللہ نے اپنی خوشی کے بہانے ہر جگہ پھیلا رکھے ہیں...... اس لیے کسی مسلمان کو حقیر بھی نہیں سمجھنا چاہیے...... کیا معلوم کس گھڑی میں چلتے چلتے اللہ تعالیٰ کون سی نیکی کروا لے...... جس سے اس کا بیڑا پار ہو جائے...... فخر میں مبتلا نہ ہوں...... عجب میں بھی مبتلا نہ ہوں...... نیکی کی توفیق یہ بھی ان کی مہربانی سے ہے...... کبھی کوئی اپنی طرف اس کی نسبت نہ کرنے پائے۔

حالات کیسے بدلیں گے؟ (ان دنوں ملکی حالات خراب تھے، بم دھماکوں میں بہت سی قیمتی جانیں ضائع ہو گئیں تھیں۔)

حالات بھی آتے رہتے ہیں...... ان حالات میں بھی رجوع الی اللہ کی بڑی ضرورت ہے...... ملک میں چاروں طرف ہمارے حالات بگڑے ہیں...... کتنے ہمارے مسلمان بھائی ہیں...... روز بروز خون میں لت پت ہو رہے ہیں...... یہ کوئی تماشہ دیکھنے کا وقت نہیں ہے...... لیکن نفس و شیطان کے بس ایسے پھندے میں پھنسے ہوئے ہیں...... اس طرف دھیان ہی نہیں جاتا...... خبر بھی سن رہے ہیں کہ وہاں مسلمان شہید ہو رہے ہیں...... لیکن اس کے باوجود بھی تماشہ اور گانے بجانے میں لگے ہوئے ہیں...... اللہ تعالیٰ ہمارے اس ملک کی حفاظت فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے یہ...... ملکی حالات جیسے بھی ہوں...... لیکن ایک ذات اوپر ہے...... جن کے قبضۂ قدرت

میں سب کچھ ہے...... کنجی تو ان کے پاس ہے...... حالات کی کنجی کوئی امریکہ کے پاس نہیں...... ان کے پاس کیا ہے؟ بس مسلمان اللہ تعالیٰ کو راضی کریں...... ان کو خوش کریں...... پھر دیکھو حالات کا رخ کیسے بدلتا ہے...... ہم سب کو اللہ تعالیٰ نے ایک بہت بڑی ایمان کی دولت سے نواز رکھا ہے۔
اس کے ساتھ ساتھ اعمال میں...... نیکی میں...... جتنا بھی آگے بڑھیں گے...... اتنا ہی اللہ پاک کا قرب نصیب ہوگا...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛

"وَمَنۡ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجۡعَلۡ لَّهٗ مَخۡرَجًا"۔ سورۃ الطلاق آیت نمبر (2)

''جو اللہ سے ڈرتا ہے اس کیلئے ہر پریشانی اور مصیبت سے نکلنے کیلئے اللہ تعالیٰ راستہ بنا دیتے ہیں''

ان کو ہم راضی کریں...... چلو ہم نے تو ایک صدا لگانی ہے...... چاہے خلوت میں ہو...... جلوت میں ہو...... جتنا ہمارے اختیار میں ہو...... اتنا تو ہم ان کو راضی اور خوش کریں...... انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ سے امید ہے...... کہ وہ ان حالات کی کایا پلٹ دیں گے...... توبہ ہو، استغفار ہو، پورے ملک میں جہاں کہیں بھی مسلمان شہید ہوئے...... ان کے لئے مغفرت کی دعا ہو...... یہ چند ٹوٹی پھوٹی باتیں اللہ تعالیٰ نے کہلوا دیں ہیں اللہ ان پر عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔

{وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین}



خطاب نمبر12

اللہ رب ذوالجلال کا بہت بڑا احسان اور فضل وکرم ہے...... کہ اس پُرفتن دور میں...... قربِ قیامت کے دور میں...... اللہ رب ذوالجلال اپنے دین سے جو بھی نیک نسبت عطا فرمادیں...... تعلق عطا فرمادیں...... یہ نسبت، یہ تعلق...... دنیا کی تمام نسبتوں سے اعلیٰ ہے...... کیونکہ دنیا کی جتنی بھی نسبتیں ہیں...... جتنے بھی تعلقات ہیں...... یہ سب کے سب فانی اور ختم ہونے والے ہیں...... لیکن اللہ تعالیٰ کے دین کی جو نسبت اور تعلق ہے...... یہ ہمیشہ باقی رہنے والا ہے...... اور ہمیشہ کام آنے والا ہے۔

خاندان کا جوڑ دین سے ہے

ہمارے لاہور شہر میں عظیم بزرگ گزرے...... شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ...... حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے:

''ہمارے جو نسبی رشتے ہیں...... جو خاندانی رشتے ہیں...... ان کے مضبوط ہونے کا دارومدار...... دین کے رشتے کے مضبوط ہونے پر ہے...... دین زندگیوں میں ہوگا...... تو جس طرح یہ رشتے دنیا میں ساتھ ہیں...... اللہ ان کو آخرت میں بھی ساتھ رکھیں گے...... دین نہ ہو، آخرت سامنے نہ ہو، تو بعض دفعہ سگے پرائے بن جاتے ہیں...... نفسانفسی کا عالم ہوتا ہے۔

ہمارے ایک بھائی محمد اکبر...... بہت پہلے کی بات ہے...... وہ امریکہ میں رہتے تھے...... تبلیغی جماعت میں تشریف لائے...... بڑے روتے تھے وہ...... خود بتانے لگے؛ کہ جماعت میں لگنے سے پہلے...... دین کی سمجھ آنے سے پہلے...... دل کی حالت عجیب تھی...... بڑی سخت قسم کی حالت تھی...... کہتے وہاں امریکہ کے ایک شہر میں ہم رہتے ہیں...... میں ایک مرتبہ اپنی گاڑی میں جا رہا تھا...... میرا سگا بھائی فٹ پاتھ پر چل رہا تھا...... سخت سردی کا موسم...... اب چاہیے تو یہ تھا کہ گاڑی کھڑی کر کے اپنے بھائی کو بٹھالیتا...... لیکن تھوڑی سی گاڑی آہستہ کی پھر تیز چلادی...... میں ان کو اپنی گاڑی میں کیوں بٹھاؤں...... یہ کہہ کر آگے بڑھ گئے۔

میں عرض کرتا رہتا ہوں...... دین کی برکت سے ہر چیز دیسی ملتی ہے...... محبت ہو، وہ خالص...... عزت ہو، وہ خالص...... اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی فرمائے۔

دین کس چیز کا نام اور دنیا کس چیز کا نام؟

ہمارے ایک بزرگ بھائی بڑے سادہ سے لفظوں میں کہتے تھے...... کہ دین اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کا نام ہے...... کتنی آسان سی بات ہے...... کہ دین اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا نام اور دنیا اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے کا نام ہے۔

کاروبار کرنا...... کھیتی باڑی کرنا...... ملازمت کرنا...... محنت مزدوری کرنا...... اپنی حق حلال کی روزی کمانا...... اس کا نام دنیا نہیں...... دنیا ربّ کو بھول جانے کا نام...... اور دین ربّ کو یاد رکھنے کا نام ہے بس...... آپ زندگی کے جس شعبے کے اندر لگے ہوئے ہیں...... وہاں پر اللہ تعالیٰ کو خوش کریں اور راضی کریں...... اپنے کاروبار میں خوش کریں...... کھیتی باڑی میں خوش کریں...... دفتر میں، ملازمت میں، جو جہاں پر ہے...... بس وہاں اللہ تعالیٰ کو خوش کرے اور راضی کرے۔

ہندوستان میں دین کیسے پھیلا

اللہ تعالیٰ نے اپنی خوشی کے بہانے ہر جگہ پھیلا رکھے ہیں...... ہم سمجھتے ہیں کاروبار کرنا دنیا کا کام ہے...... نہیں بلکہ حدیث شریف میں آتا ہے...... ''التاجر الصدوق الامین''...... ایک آدمی تجارت کرنے والا ہے...... لیکن اس میں دو صفتیں پائی جائیں......

1...... زبان سے سچ بولنے والا ہو۔

2...... امانت دار ہو۔

قیامت کے دن ان کا حشر انبیاء، صدیقین، شہداء کے ساتھ ہوگا...... کتنا بڑا انعام ملتا ہے...... کہتے ہیں یہ ہندوستان کے علاقے میں...... پاکستان تو بعد میں بنا ہے...... اس سارے علاقے کا پرانا نام تو ہندوستان ہی ہے...... پورے ہندوستان میں جو دین پھیلا ہے...... دو وجہوں سے پھیلا ہے...... ایک اللہ تعالیٰ کے نیک اولیاء کرام...... ان کی وعظ و نصیحت کی برکت سے...... حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ...... ان کے

ہاتھ پر نوے لاکھ ہندو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوئے...... ایک ایک مجلس میں ہندو مسلمان ہوتے...... ان کی بودیوں کے...... یہ جو بودی ہوتی ہے ہندوؤں کے سر پہ...... ان بودیوں کے ڈھیر لگ جاتے تھے...... یہ کٹاتے تھے ناں جب مسلمان ہوتے تھے۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ...... اللہ تعالیٰ کے نیک اولیاء کرام...... ان کی نیک صحبت کی بڑی برکت ہوتی ہے...... ایک بھائی کہنے لگے: ...... اللہ والوں کی صحبت میں کیا ملتا ہے؟...... پھر بڑے جوش سے فرمانے لگے...... اللہ والوں کی صحبت میں اللہ ملتا ہے اور کیا ملتا ہے۔

دو جہاں کی سلطنت، اللہ والوں کے قدموں میں ملتی ہے...... نیت کا رخ، اللہ والوں کے قدموں میں سیدھا ہوتا ہے...... دل کی بہت سی بیماریوں کی دوا، اللہ والوں کے قدموں میں ملتی ہے۔

”اللہ کے رنگ“ سے کیا مراد ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں؛

صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً (سورۃ البقرۃ آیت نمبر 138)

”اللہ کا رنگ اور اللہ کے رنگ سے بہترین رنگ کس کا ہو سکتا ہے“

اللہ کا رنگ...... فرمایا اللہ کا رنگ کیا ہے؟...... وہ اللہ تعالیٰ کے ”دین کا رنگ“ ہے...... نماز، روزہ، حج، زکوۃ یہ دین کے جتنے بھی کام ہیں...... یہ سب اللہ تعالیٰ کے نور ہیں......

رنگ وہ ہے، جو کپڑے میں نظر آئے...... دین وہ ہے، جو زندگی میں نظر آئے...... اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی فرمائے۔

”اجر“ جذبے پہ ملتا ہے

بعض مرتبہ سفر میں کچھ تاخیر ہو جاتی ہے...... لیکن کبھی تاخیر ہو جائے آپ انتظار میں بیٹھ جائیں...... تو یہ انتظار بھی انشاء اللہ ثواب میں داخل ہے...... میں راستے میں آرہا تھا...... ٹریفک بہت بلاک تھا...... بس اللہ نے پہنچا دیا ہے۔ لیکن کبھی کوئی عذر پیش آجائے...... تو آپ گھبرائیں نہیں...... آپ کو بیان ملے نہ ملے...... آپ کو جو کچھ ملنا ہے وہ پہلے قدم پر مل گیا۔ الحمد للہ۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے نیک جذبے کو دیکھتے ہیں، یاد رکھنا!...... رائیونڈ کے دوسرے اجتماع پر بارش ہو گئی...... تو بہت سی جماعتیں ادھر قریب جامعہ مدنیہ مدرسہ میں آ گئیں...... وہاں پر طلباء نے ماشاء اللہ جماعتوں کو اپنی جگہ دی کہ یہاں رہو سہو...... تو وہاں ایک بھائی ان کی تسلی کے لئے کہنے لگے...... آپ کو اجتماع ملے نہ ملے...... آپ کو جو کچھ ملنا تھا، وہ پہلے قدم پر مل گیا...... ہاں!۔

بزرگ حضرات کے دل میں بھی فکر...... کہ ہم بھی خیر کی بات پہنچائیں...... آپ کے دل میں بھی فکر...... کہ ہم خیر کی بات سنیں...... اپنے دل کو خیر کی بات سن کر منور کریں...... کیا معلوم جو کچھ اللہ تعالیٰ نے بیان کے بعد دلوں میں ڈالنا ہے...... وہ بغیر بیان کے بھی تو عطا فرما سکتے ہیں...... آپ کی فکر کی برکت سے...... اللہ اپنے بندوں کے نیک جذبے کو دیکھتے ہیں...... کہ یہاں میرا بندہ کن کے لئے لگا ہوا ہے۔

ابھی میں راستے میں مطالعہ کر رہا تھا...... بخاری شریف میں ایک حدیث شریف گزری...... ایک اللہ تعالیٰ کے نیک بندے...... انہوں نے رات کے اندھیرے کے اندر اپنا مال صدقہ کیا...... صبح کو لوگوں میں بات کا چرچا ہوا...... یہ مال تو ایک بدکار عورت کو صدقہ کر دیا...... خود صدقہ کرنے والے نے بھی یہ چرچا سن لیا...... اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا...... کہ یا اللہ! میں نے اپنی طرف سے تو ادا کر دیا...... میں دوبارہ صدقہ کروں گا...... چلو کہیں اچھی جگہ پر پہنچ جائے۔

پھر صدقہ کیا تو ایک مالدار آدمی کے پاس پہنچ گیا...... لینا نہیں چاہیے ایسے، لیکن وہ پہنچ گیا...... پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف کی...... ''یا اللہ! جس طرح آپ کو منظور، اس پر بھی میں راضی ہوں...... پھر میں صدقہ کروں گا، شاید اب کسی اور مستحق کے پاس پہنچ جائے۔

اگلے روز رات کے اندھیرے میں صدقہ کیا...... تو وہ کسی چور کے پاس پہنچ گیا...... صبح لوگوں میں چرچا ہوا...... کہ یہ صدقہ تو چور کو کر دیا...... لیکن وہ آدمی اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی...... پھر رات کو خواب میں زیارت ہوئی...... کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے تینوں صدقے قبول فرما لیے۔

آپ کا صدقہ جس بدکار عورت کے پاس پہنچا...... کیا معلوم کہ آپ کے مال کی برکت سے وہ عورت پاکدامن بن جائے...... اور اس قسم کے فعل سے وہ باز آ جائے۔

جس مالدار کے پاس پہنچا...... کیا معلوم اس کو بھی غیرت آ جائے...... اس کو بھی اللہ زکوۃ دینے کی اور صدقہ خیرات کرنے کی توفیق عطا فرما دے...... آپ کے مال کی برکت سے۔

جس چور کے پاس پہنچا...... کیا معلوم یہ مال پہنچنے کی برکت سے وہ چوری سے باز آ جائے۔

اللہ اپنے بندوں کے نیک جذبوں کو دیکھتے ہیں...... یاد رکھنا!...... مانگنے کا پیشہ نہیں بنانا چاہیے، وہ مناسب نہیں...... لیکن بہر حال مانگنے والوں کو دے دیں...... حسنِ ظن کی بنا پر، تو آپ کو ثواب مل جائے گا۔

فرصت ہو تو مانگنے والوں کو کچھ دے دیا کریں

حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب امت برکاتہم العالیہ...... آپ اپنے والد گرامی حضرت مفتی شفیع صاحبؒ کی معیت میں جا رہے تھے...... راستے میں کوئی فقیر آ گئے...... حضرت نے کچھ ان کی خدمت کر دی...... تو تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ فرمانے لگے::

''ابا جی یہ مستحق نہیں ہے'' اللہ والوں کے بھی بڑے ظرف ہوتے ہیں...... فرمانے لگے:

''بیٹے ہم کون سے مستحق تھے کہ اللہ تعالیٰ کی اتنی نعمتیں کھا رہے ہیں...... ہمیں بھی تو اللہ پاک کی ذات بغیر استحقاق کے کھلا رہی ہے۔''

دیا ہوا سب کا ربّ کا ہے، ہمارے پاس اپنا کچھ نہیں، سب کچھ ربّ کا دیا ہوا ہے۔

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔ البقرة 6

''اور وہ ہماری دی ہوئی نعمتوں میں سے خرچ کرتے ہیں''

متقین کی صفات میں سے ایک صفت یہ ہے...... وممارزقنٰھم ینفقون...... وہ ہماری دی ہوئی نعمتوں میں سے خرچ کرتے ہیں۔

''مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ'' کی دلنشین تفسیر

میں مکہ مکرمہ میں تھا...... وہاں جنوبی افریقہ کے کچھ مہمان تھے...... ان میں ایک بھائی بیان کر رہے تھے...... تو بیان میں کہنے لگے...... وہ کچھ اہل ثروت حضرات تھے...... اچھی حالت والے تھے...... وہ کچھ مختلف نیک جگہوں پر ماشاء اللہ خرچ کرتے رہتے تھے...... ان کو کہنے لگے:

"خرچ کروتو {ینفقون} پر نظر نہیں رکھنی...... اس سے پہلے {ممارزقنھم} ہے اس پر نظر رکھنی ہے...... کہ ہم رب کا دیا ہوا خرچ کر رہے ہیں...... اگر صرف خرچ کرنے پر نظر ہوگی...... تو بعض دفعہ بڑائی کا اندیشہ آسکتا ہے...... کہ ہم نے اتنا خرچ کیا...... اتنا خرچ کیا...... لیکن جب یہ ذہن ہوگا...... کہ ہم اپنا نہیں رب کا دیا ہوا خرچ کر رہے ہیں...... زکوۃ واجب ہو، زکوۃ کو ادا کیا کریں...... حسبِ توفیق صدقہ خیرات وغیرہ کرتے رہا کریں...... اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنے سے کمی نہیں ہوتی...... بلکہ اللہ تعالیٰ برکتوں سے بھر دیتے ہیں، یاد رکھنا!۔

زمین وغیرہ ہو اس کا عشر نکالا کریں...... نہری زمین ہو، ٹیوب ویل کی زمین ہو بیسواں حصہ اس کا نکالا کریں۔

یہ میں طلبہ سے بھی عرض کرتا رہتا ہوں...... جتنا ثواب پڑھنے والے طلبہ کو مل رہا ہے...... پڑھانے والے اساتذہ کرام کو مل رہا ہے...... اتنا ہی ثواب ان کی طرف محبت کی ایک نظر دیکھنے والے...... ایک لقمے کی خدمت کرنے والے...... سب برابر کے ثواب میں شریک ہیں...... اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے بہانے پھیلا رکھے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے...... ہم راستے میں ہیں...... منزل نہیں رہ گزر ہے، یاد رکھنا!...... آپ دیکھ لیں پچاس، ساٹھ، ستر، سو، سال پہلے شاید ہم میں سے کوئی بھی نہیں تھا...... ہمارے بالوں کی سفیدی، ہماری زندگی کی آخری سرحد ہے...... ورنہ جانے کو تو بچے بھی جا رہے ہیں...... جوان بھی جا رہے ہیں...... بوڑھے بھی جا رہے ہیں...... میرے حضرت فرمانے لگے::

"لمبے منصوبے آخرت کے ہونے چاہیے...... دنیا کے منصوبے گزارے کے ہونے چاہئیے"

اللہ ربِّ ذوالجلال کا بہت بڑا احسان وفضل کرم ہے...... کہ اس پُرفتن دور میں...... قربِ قیامت کے دور میں...... اللہ رب ذوالجلال اپنے دین کی صحیح سمجھ نصیب فرما دیں...... نیک راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرما دیں...... یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے۔

دین کس چیز کا نام ہے...... اور دنیا کس چیز کا نام ہے...... ایک بھائی سادہ سے لفظوں میں فرمانے لگے...... کہ دین اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے نام ہے...... دین اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا نام ہے...... اور دنیا اللہ تعالیٰ کو ناراض

کرنے کا نام ہے۔

دنیا کا مصداق

دنیا کا کئی مصداق بیان کئے گئے ہیں...... بخاری شریف کی شرح میں دنیا کے کئی مصداق بیان کئے گئے......
ایک "ماعلی الارض" زمین کے اوپر جو کچھ نظر آرہا ہے...... اس کے اوپر بھی دنیا کا اطلاق ہوتا ہے......
دنیا یہ "دُنُوّ" سے ہے...... "دنوّ" کا معنی قریب ہونا...... دنیا بھی آخرت کے قریب ہے۔
دنیا کا لفظ "دَنِیٌّ" سے بھی آتا ہے...... "دَنِیٌّ" کا معنی "گھٹیا ہونا"...... دنیا بھی آخرت کے مقابلے میں بہت گھٹیا ہے۔

ہر حدیث شریف "وحی" ہوتی ہے

ہر حدیث شریف وحی ہوتی ہے...... ایک وحیٔ جلی ہوتی ہے...... ایک وحیٔ خفی ہوتی ہے...... وحیِ جلی کہتے ہیں قرآن پاک کو...... یہ وحی جلی ہے...... اس کا وحی ہونا بالکل واضح ہے۔
اور اللہ پاک پیارے حبیب ﷺ کا ایک ایک مبارک فرمان...... آپ ﷺ کا ایک ایک مبارک ارشاد...... وہ بھی وحی ہے...... سورۃ نجم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے؛

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى۔ سورۃ النجم آیت نمبر 4,3

"ہمارے محبوب اپنی خواہشات کچھ نہیں بولتے وہ جو کچھ بولتے ہیں ہمارے ہی بول بولتے ہیں"

اللہ پاک کے پیارے حبیب ﷺ کی زبان مبارک...... آپ کی زبان اقدس، مرادِ ربانی کا مظہر ہے...... منشاءِ الٰہی کا مظہر ہے...... اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی فرمائے۔

اطاعتِ رسول ﷺ کی اہمیت

قرآن پاک میں واضح ارشاد ہے......؛

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ سورۃ الحشر آیت نمبر 7

"ہمارے پیارے پیغمبر تمہیں جو کچھ دیں "فخذوہ" اس کو لے لو......

"ومانہاکم عنہ فانتہوا" اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ......"

اللہ تعالی اپنی مہربانی فرمائے...... قرآن پاک میں کہیں اجمال ہے...... تو اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے اس کی تشریح اور وضاحت کردی گئی ہے......

جو اللہ سے غافل کردے وہ "دنیا" ہے

تو بہر حال میں عرض کر رہا تھا...... کہ دنیا کس چیز کا نام ہے...... "دنیا اللہ تعالی کو ناراض کرنے کا نام ہے"۔

ایک حدیث شریف میں آتا ہے

"مَا یُلْهِیكَ عَنِ اللهِ فَهِیَ دُنْیَا"۔ الحدیث

"ہر وہ چیز کہ جو تجھ کو اللہ تعالی کی یاد سے غافل کردے وہ دنیا ہے"

عرض کرتا رہتا ہوں...... کاروبار کرنا...... کھیتی باڑی کرنا...... ملازمت کرنا...... محنت مزدوری کرنا...... اپنے حق حلال کی روزی کمانا...... اس کا نام دنیا نہیں ہے...... دنیا "رب" کو بھول جانے کا نام ہے...... دین "رب" کو یاد رکھنے کا نام ہے...... آپ اپنے کاروبار میں اللہ تعالی کو خوش کریں...... ہم دنیاداری کے لیے نہیں...... رب کو راضی کرنے کیلئے آئے ہیں...... اللہ تعالی اپنی مہربانی فرمائے...... اللہ تعالی اپنی مہربانی فرمائے۔

دین کی صحیح سمجھ...... بہت بڑی نعمت

زندگی کے ہر شعبے کے اندر اللہ نے اپنے خوشی کے بہانے چھپا رکھے ہیں...... اللہ تعالی اپنی مہربانی فرمائے...... اللہ نے ہر ماحول میں...... ہر سانس میں...... اللہ نے اپنی خوشی کے بہانے چھپا رکھے ہیں...... اللہ تعالی اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے...... اللہ تعالی کی بہت بڑی کرم نوازی ہے...... کہ اس پُرفتن دور میں...... قربِ قیامت کے دور میں...... اللہ پاک اپنے دین کی سمجھ نصیب فرمادیں...... نیک راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمادیں...... یہ اللہ تعالی کا بہت بڑا انعام ہے۔

دین کی صحیح سمجھ کا ملنا...... یہ بالکل سیدھا راستے کا ملنا ہے...... آپ دیکھ لیں کہ اللہ نے ہماری ضرورت کا بندوبست کر رکھا ہے...... ہمیں بھوک لگتی ہے...... قسم قسم کے کھانے دسترخوان میں سجے ہوتے ہیں...... اللہ نے بھوک رکھی ہے تو اللہ تعالی نے اس بھوک کو ختم کرنے کا انتظام بھی فرما رکھا ہے۔

دعا یقین سے مانگیں

بات سے بات بڑھ جاتی ہے...... اللہ پاک کی بارگاہ میں مانگنا خالی نہیں جاتا ہے...... جب بھی دعا کریں اسی یقین کے ساتھ کریں...... انشاء اللہ وہ دعا پوری قبول ہی قبول ہے...... ہم تو بن مانگے اللہ تعالی کی نعمتوں کے سمندر میں ڈوبے ہوئے ہیں...... ہم پوری دنیا کی دولتیں اکھٹی کرلیں...... پوری دنیا کے خزانے اکھٹے کرلیں...... ہم ایک ناخن کی قیمت ادانہیں کرسکتے...... قیمت تواس چیز کی ہوتی ہے...... جو چیز منڈی میں ملے ...... دنیا میں کوئی ایسی منڈی ہے جہاں رب کی بنائی ہوئی انگلی مل جائے...... رب کی بنائی ہوئی آنکھ مل جائے...... رب کے بنائے ہوئے ہاتھ پاؤں مل جائیں...... یہ نہیں مل سکتے۔

خوشحالی میں اللہ کی یاد، پریشانی میں اللہ کی مدد کی ضامن

ہم اللہ تعالی کی نعمتوں کے سمندر میں ڈوبے ہوئے ہیں...... ہمارے ایک بھائی ملنے کیلئے تشریف لاتے رہتے ہیں...... وہ فرمانے لگے؛ کہ میرے دو بیٹے ہیں...... حالانکہ وہ بالکل صحیح سالم...... لیکن سات سال کی عمر میں دونوں بیٹے معذور ہوگئے...... اپاہج ہوگئے...... بے چارے کروٹ بھی نہیں لے سکتے...... پہلے وہ سعودیہ عرب میں رہتے تھے...... اب یہاں لاہور میں رہائش ہے...... والدین بیچارے ہر وقت خدمت میں لگے رہتے ہیں...... پھر انکو تسلی دیتا رہتا ہوں...... میں نے کہا، تھوڑی بہت تکلیف بھی اجروثواب سے بھری ہوتی ہے...... باقی اللہ تعالی سے عافیت مانگتے رہنا چاہئے...... صحت، تندرستی اللہ تعالی کی بہت بڑی نعمت ہے...... خوشحالی میں اللہ تعالی کو نہ بھولیں...... اللہ پریشانی، تکلیف میں بھی اپنی مدد و نصرت فرمادیتے ہیں...... اللہ صبر کی توفیق عطا فرمادیتے ہیں۔

دعا بھی عبادت ہے

بہر حال مانگنا خالی نہیں جاتا ہے...... اللہ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے...... بیٹا ہو، بیٹی ہو، دینے والی اللہ تعالی کی ذات ہے...... بعض ساتھی آتے رہتے ہیں...... آپس میں دعا کا کہتے رہتے ہیں...... دعا کا کہنا چاہیے......

میرے حضرت فرمانے لگے؛

کوئی دعا کا کہے انکار نہیں کرنا چاہیے...... کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے؛

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ

''دعا عبادت کا مغز ہے''

بلکہ دعا بھی عبادت ہے...... کیونکہ عبادت سے مقصود ''توجہ الی اللہ'' ہوتی ہے...... دھیان اللہ پاک کی بارگاہ میں چلا جائے...... عبادت سے یہی مقصود ہوتا ہے...... اور دعا میں بھی کامل توجہ اللہ پاک کی ذات کی طرف ہوتی ہے۔

دعا میں بھی ادب یہ ہے...... کہ دعا الحاء وزاری کے ساتھ مانگی جائے...... خوب اصرار کے ساتھ مانگی جائے...... ان کے خزانے میں کوئی کمی نہیں...... بس اُن کو مانگنا بہت پسند ہے...... اللہ تعالی اپنی مہربانی فرمائے...... تو بہر حال کوئی دعا کا کہے...... تو فورا دعا کردیں۔

حدیث مبارکہ میں ارشاد ہوتا ہے؛

''اَلْخَلْقُ عَيَالُ اللّٰهِ'' الحدیث

''تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے''

ساری مخلوق کو بنانے والے وہ ہیں...... ربّ کا بنایا ہوا نظام ہے...... یہ تو بندوں کے بنائے ہوئے نظام بہت جلدی آگے پیچھے ہوجاتے ہیں...... ربّ کا بنایا ہوا نظام، اس میں کے ایک ذرے کی کمی نہیں...... آپ دیکھ لیں کہ کوئی گاڑی بنانے والے ہیں...... فیکٹری میں کوئی مشین بنانے والے ہیں...... وہ کارڈ پر اس کی پوری تصدیق لکھ دیتے ہیں...... چلانے کا پورا نظام لکھا ہوتا ہے...... ہدایات لکھی ہوتی ہیں...... کہ آپ اس پر ہدایت پڑھ لیں...... وہ اللہ پاک کی ذات، جو ہمارے ایک ایک رو کے خالق ہیں...... سر سے لے کر پاؤں تک...... ایک ایک رو کے خالق ہیں...... یہ پانچ، چھ فٹ کا وجود ہے...... اس کے نظام کو چلانے کیلئے...... جو رہنمائی خود اللہ فرما سکتے ہیں...... وہ کوئی نہیں کرسکتا...... وہ بتلا رہے ہیں، آنکھوں کو کیسے استعمال کرنا ہے...... زبان کو کیسے استعمال کرنا ہے...... کان کو کیسے استعمال کرنا ہے...... سر سے لیکر پاؤں تک سارے وجود کو کیسے استعمال کرنا ہے۔



"قیدی کا دل تو رہائی چاہتا ہے"

یہ ہمارے بالوں کی سفیدی...... ہماری زندگی کی آخری سرحد ہے...... ویسے تو بچے بھی جا رہے ہیں...... بڑے بھی جا رہے ہیں...... چند روز پہلے عظیم بزرگ، شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمہ اللہ تعالی کا انتقال ہوا...... میں بھی جنازے میں حاضر ہوا...... مجھے جنازے سے واپسی پر ایک ساتھی نے بتلایا...... ایک دو ہفتے قبل حضرت شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان...... بڑی عمر کے بزرگ تھے...... حضرت ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم العالیہ، اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے...... کسی تعزیت کیلئے آئے ہوئے...... تو حضرت ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب کہنے لگے؛

"حضرت اللہ آپ کے سائے میں برکت نصیب فرمائے ...... آگے لمبی زندگی، صحت، تندرستی نصیب فرمائے"۔ تو حضرت شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خانؒ...... اپنے محبت کے انداز میں کہنے لگے؛......

"قیدی کا دل تو رہائی چاہتا ہے"

کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے؛

اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ۔ الحدیث

"دنیا مؤمن کیلئے قید خانہ ہے اور کافر کیلئے جنت ہے"



آخرت کی نعمتیں

دنیا کی نعمتوں کے مقابلے میں...... اللہ تعالی نے آخرت میں جو نعمتیں چھپا رکھی ہیں...... ہمارے دماغ میں اُن کو سوچنے کی ہمت نہیں...... حدیث شریف میں آتا ہے؛

اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَالَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ۔

متفق علیہ

"میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں، جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہوں گی، نہ کسی کان نے سنی ہوں گی، نہ کسی دل میں ان کا تصور گزرا ہوگا۔"

سود کی نحوست

یہاں بھی سب نعمتیں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں......ان کا ایک ایک وعدہ برحق...... ان کا ایک ایک فرمان برحق...... اور ایک ذرے کا شک نہیں......اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی فرمائے...... اللہ کے ایک ایک فرمان پر......اللہ پاک کے پیارے حبیب ﷺ کے ایک ایک فرمان پر......اپنی آنکھوں سے بڑھ کر یقین ہونا چاہیے......مشاہدے سے بڑھ کر یقین ہونا چاہیے......جیسے قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے؛

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ البقرۃ آیت 276

''اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتے ہیں اور صدقہ خیرات کو بڑھاتے ہیں''

سود کو اللہ پاک مٹاتے ہیں......حالانکہ سود میں بظاہر مال بڑھتا ہوا نظر آتا ہے...... یہ سود ''سوج'' کی طرح ہے...... جیسے سوجا ہوا جسم دیکھنے میں بظاہر بڑا نظر آتا ہے......لیکن اندر کتنی تکلیف ہوتی ہے......کتنی پریشانی ہوتی ہے......احتیاط کرنی چاہیے......اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی فرمائے۔

کچھ حضرات کو جانتا ہوں...... پہلے ان کا جو سادا سا کاروبار تھا......تو اس میں بڑی برکت تھی......سارا خاندان آپس میں اکٹھا رہتا تھا......بعد میں اولاد بڑی ہوئی ......انہوں نے بنک سے سود پر قرضہ لیا......اور قرضہ لے کر کاروبار کو بڑھانا چاہا......تو اس کی ایسی نحوست آئی......کہ وہ بالکل کاروبار ٹھپ ہو گیا۔

صحیح رہبر تلاش کریں

میں سندھ میں تھا......سندھ میں وہاں پر ایک بیان کے بعد......ایک جگہ بات چیت ہوئی......تو وہ کہنے لگے کہ ہم پیر صاحب سے بیعت ہو گئے ......تو اپنے پیر صاحب سے پوچھنے لگے کہ میں نے کاروبار کرنا ہے...... میں بنک سے سود پر قرض لے لوں......پیر صاحب کہنے لگے؛ کہ میں استخارہ کر کے بتلاؤں گا......جو واضح بالکل حرام چیز ہو......اس پر کیا استخارہ کرنا......استخارہ تو جائز کام میں ہوتا ہے......اللہ تعالیٰ صحیح رہبر نصیب فرما دیں...... یہ بھی اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہوتا ہے ...... جو خود راستے سے ہٹے ہوئے ہوں...... تو دوسروں کو راستے پر کیسے لائیں......حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ......سادا سے لفظوں میں فرمانے لگے؛

"ولی وہ ہوتا ہے...... جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر پہنچا دے۔"

سیدھے راستے پر چلنے کی کوشش کریں...... اور اپنے تعلق والوں کو سیدھا راستہ بتلائیں۔



قادیانی فتنے سے بچیں

بات سے بات بڑھ جاتی ہے...... بھائی فاروق صاحب کیا کروں...... یہاں بیٹھتا ہوں تو مجھے کچھ یاد نہیں ہوتا...... اللہ تعالی یہ کلمات آپ کی محبت سے کہلوا دیتے ہیں...... یہ قادیانی جتنے بھی ہیں، یاد رکھنا!...... اللہ ان کے شر سے محفوظ فرمائے...... یہ جن کی شیزان وغیرہ کی بوتلیں ہیں...... نہ پیا کریں...... یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت کے باغی اور دشمن ہیں...... کل بھی ہمارا ختمِ نبوت کا اجلاس تھا...... یہ حکومت کے حضرات...... ان کو اللہ تعالی غلط فیصلوں سے محفوظ رکھے...... اجلاس میں ایک یہ ایجنڈا بھی تھا...... کہ اسلام آباد قائداعظم یونیورسٹی میں ایک شعبے کا نام...... ڈاکٹر عبدالسلام...... جو قادیانی تھا...... اس کے نام پر رکھ دیا...... کل ختم نبوت کے اجلاس میں یہ بھی مطالبہ تھا...... اس شعبے کا جو پہلا نام ہے، اسی کو باقی رکھا جائے...... ہاں نام رکھنا ہو تو ڈاکٹر عبدالقدیر کے نام پر رکھیں...... وہ ہیں محسنِ پاکستان...... یہ تو علامہ اقبال مرحوم نے کہا ہے......

"قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے دشمن ہیں"

لوگ قادیانی کیوں ہوتے ہیں؟

علامہ اقبال مرحوم بال بنوا رہے تھے...... تو حضرت لاہوری رحمہ اللہ نے پوچھ لیا...... کہ علامہ صاحب یہ لوگ قادیانی کیسے ہو جاتے ہیں...... تو علامہ صاحب نے منہ کی طرف اشارہ کیا...... کہ یہ کھانے پینے کیلئے ہو جاتے ہیں...... ان کے پاس لالچ کے سوا اور کچھ نہیں...... بڑی قربانی لگی ہے، یاد رکھنا...... یہ قریب مال روڈ ہے...... مال روڈ پر دس ہزار مسلمانوں نے قربانی دی ہے...... ہمارے بچے سکول اور کالج سے چھٹی ہوئی تو کتابیں سینے سے لگا رکھیں...... اور ختمِ نبوت پر جان نثار کر دی...... روزانہ جلوس نکلتے تھے...... دس ہزار مسلمانوں نے قربانی دی...... یمامہ کے میدان میں بارہ سو صحابہ کرامؓ نے قربانی دی...... پاکستانی کے دس ہزار مسلمانوں نے قربانی دی۔

چاہے مسلمان گنہگار کیوں نہ ہو...... ہر مسلمان کے سینے میں اللہ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا نور بھر رکھا ہے...... اللہ تعالی اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے...... مسلمان کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہو...... اس کے پاس اللہ تعالی کی محبت...... اور آخری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا سہارا...... حضورؐ کی ختم نبوت کا سہارا چھن گیا...... تو پلے کچھ نہیں۔

الحمدللہ، ہر طبقے میں اللہ تعالی کے بندے موجود ہیں...... ہمارے نیک وکلاء تشریف لاتے رہتے ہیں...... جمعے میں تشریف لاتے رہتے ہیں...... اور سرکاری دفاتر میں ہمارے بزرگ حضرات...... کام کرنے والے...... جہاں بھی ہوں...... سب کے دلوں میں اللہ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بھر رکھی ہے...... میں دیکھ رہا ہوں...... جمعے میں الحمدللہ محنت مزدوری کرنے والے...... اور بالکل بڑے افسران بھی سب بڑی محبت سے تشریف لاتے ہیں...... الحمدللہ! اللہ تعالی قبول فرمائے۔

میں بھی اللہ تعالی کی توفیق سے کوشش کرتا ہوں...... آپ کے دفتر کو جنت کے دروازے پر پہنچاؤں...... آپ کی ریڑھی کو جنت کے دروازے پر پہنچاؤں...... اللہ نے ہر جگہ اپنے خوشی کے بہانے چھپا رکھے ہیں...... الحمدللہ اللہ تعالی اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

سود تباہ کر دیتا ہے

سود سے جہاں تک ہو سکے بچنے کی کوشش کرنا...... تو وہ پیر صاحب والے ساتھی بتلانے لگے...... پیر صاحب کہنے لگے کہ میں استخارہ کر کے بتلاؤں گا...... حالانکہ حرام کام...... ناجائز کام کا کوئی استخارہ جائز نہیں...... بہر حال کچھ دنوں کے بعد پیر صاحب کے کہنے پر...... بنک سے سود پر قرضہ لے لیا...... ایک کروڑ بنک سے سود پر قرضہ لیا...... خود ہی بتلانے لگے کہ کاروبار شروع ہونے کی بجائے ایک ہی سال میں سارا کاروبار تباہ برباد ہو گیا۔

عرض کرتا رہتا ہوں...... چاہے ٹکڑے کھا کر گزارا کر لیں...... ربّ کا دروازہ نہیں چھوڑنا...... اپنی حق حلال کی روزی...... چاہے تھوڑی ہو...... اس میں اللہ تعالی برکت ڈال دیں گے...... پھر بھی کسی بھائی سے بھول ہو گئی...... بعض یہاں جمعہ پڑھنے والے ایسے بھی تھے...... پہلے کچھ کاروبار غیر شرعی تھا...... لیکن اللہ نے

مسلمان کے سینے میں محبت تو رکھی ہے ......نور بھی رکھا ہے...... جو اسکو بیدار کرتا رہتا ہے...... آپ کوشش کریں، بس۔

ملازمت غیر شرعی ہو تو......

اللہ تعالی اپنی مہربانی فرمائے......ایک بھائی کی جگہ مَیں گیا......انکی ملازمت غیر شرعی تھی...... وہ خود ہی کہنے لگے؛ کہ ہم تو آپ کو چائے بھی نہیں پلا سکتے ......وہ بیچارے اپنی ملازمت کے اوپر نا گوراری کا اظہار کر رہے تھے...... تو میں نے ان سے محبت سے عرض کیا...... یہ بھی آپ کی دین سے محبت کی نشانی ہے...... یاد رکھنا! مسئلہ یہ ہے......"اگر ملازمت غیر شرعی ہو......تو نا گواری کے ساتھ اس کو کرتے رہیں...... اور ساتھ جائز ملازمت کی تلاش بھی دعا کے ساتھ جاری رکھیں...... اللہ تعالی سے مانگتے رہیں...... کہ یا اللہ! مجھے نعم البدل نصیب فرما دے...... نیک روزگار نصیب فرما دے...... جیسے نیک روزگار مل جائے ......تو اسکو فوراً چھوڑ دیں۔"

آخرت کی یاد دہانی ضروری ہے

شریعت ہر جگہ راہ بتلاتی ہے......ہم راستے میں ہیں......قرآن پاک کی کتنی آیات ہیں...... جن کا اختتام اس پر ہوتا ہے......

واللہ خبیر بما تعملون... تم جو کچھ کر رہے ہو ہم باخبر ہیں......

واللہ بصیر بما تعملون... تم جو کچھ کر رہے ہو ہم دیکھ رہے ہیں......

ولید بن عبد الملک کے زمانے میں......جو سکا چلا تھا......تو اس میں یہ الفاظ لکھے ہوتے تھے؛

یَاوَلِیْدُ اِنَّكَ مَیِّتٌ۔

"اے ولید! تو نے ایک دن مرنا ہے"

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے زمانے میں......جو کاغذ استعمال ہوتے تھے...... یعنی جو سرکاری دفاتر میں کاغذ استعمال ہوتے تھے......اُن کے متعلق حضرت امیر المؤمنین کی طرف سے حکم تھا...... کہ چھوٹے خط میں لکھا جائے......تا کہ یہ سرکاری کاغذ کم سے کم استعمال ہو۔

یہ من کو پورا کرنے کی جگہ نہیں......رب کو خوش کرنے کی جگہ ہے......بس اپنے من کو اتنا ہی پورا کرنا ہے......کہ ہمارے پیارے مولا، جومَن کو پیدا کرنیوالے ہیں......وہ ناراض نہ ہونے پائیں......ان کی خوشی پہلے...... یہ جومَن ہے اللہ تعالی نے دیا ہے...... پیٹ ہے یہ بھی اللہ تعالی نے لگایا ہے......جس ذات نے پیٹ لگایا ہے...... یہ چاہتیں لگائی ہیں......اپنی چاہت کوانہیں کی چاہت پر قربان کرنا ہے......سب سے پہلے ان کی خوشی میں قربان کرنا ہے۔

جنت کا راستہ وہ ہماری گلی سے گزر رہا ہے...... ہمارے دفتر سے گزر رہا ہے...... کاروبار سے گزر رہا ہے ......ہمارے قریب سے گزر رہا ہے...... اپنی طرف دیکھیں ......کہ میں اللہ تعالی کی خوشی میں کیسے بڑھوں گا......اصلاح کا آغاز اپنی ذات سے شروع کریں...... جماعت افراد سے بنتی ہے......افراد کی اصلاح ہوتی چلی جائے گی......تو ایک جماعت بنتی چلی جائے گی...... ہر ایک یہ سوچ کہ میں اللہ تعالی کی خوشی میں بڑھوں......میں زبان سے سچ بولوں......زبان سے نیک بول بولوں......آنکھ سے جائز چیز کی طرف دیکھوں......کان سے نیک بات سنوں......سر سے پاؤں تک ہر ایک رو کو اللہ تعالی کی خوشی میں استعمال کروں...... ہر ایک کا جذبہ ہونا چاہئے......بس ماشاء اللہ اس جذبے کی برکت سے......میں عرض کروں......

ایک ایک قدم......

ایک ایک سانس......

جنت کا سانس بن جائے گا......الحمد للہ!

آپ اس زمین پر چل رہے ہوں گے......

لیکن حقیقت میں عرش پر چل رہے ہونگے......

اللہ نے اپنی محبت ہر مسلمان کے سینے میں رکھی ہے......اللہ تعالی قبول فرمائے......اللہ تعالی ہم سب کو اپنے ایمان پہ قائم رکھے...... اللہ اپنے دین پہ قائم رکھے ......انشاء اللہ پھر اللہ تعالی کی رحمت سے امید ہی امید...... یہ سفر آخرت کی خوشی......میں پہنچے گا......جہاں اللہ تعالی سب ارمان پورے کریں گے......اللہ تعالی قبول فرمائے اللہ اپنی بارگاہ سب کو قبول فرمائے۔آمین آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خطاب نمبر 13

اللہ رب ذوالجلال کا بہت بڑا احسان اور فضل وکرم ہے...... کہ شریعتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالی نے خود لیا ہے...... اللہ ربّ ذوالجلال کا مبارک ارشاد ہے؛

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ سورۃ الحجر آیت 9

"بے شک اس ذکر کو (نصیحت والی کتاب کو قرآن پاک کو) ہم نے نازل کیا ہے اور ہم خود ہی اس کے محافظ ہیں"

اللہ کی حفاظت کا مطلب

دیکھو ایک بادشاہ ہے...... وہ لاہور شہر کی حفاظت کا ذمہ لے...... یوں کہے کہ لاہور شہر کی حفاظت ہمارا ذمہ ہے...... تو بادشاہ کی ذمہ داری کا مطلب یہ ہوتا ہے...... کہ اس شہر کے محافظین ہمارے ذمہ ہیں...... یہ مطلب نہیں کہ بادشاہ خود شہر یا چوک پر آ کر کھڑا ہو جائے...... بادشاہ کی ذمہ داری کا مطلب یہ ہے...... کہ محافظین کا انتخاب ہمارا ذمہ ہے...... یہاں دو جہاں کے بادشاہ فرما رہے ہیں...... کہ اپنی اس مبارک کتاب کو...... اپنی اس مبارک کلام کو...... ہم نے نازل کیا ہے...... اور خود ہم ہی اس کے محافظ ہیں...... تو دو جہاں کے بادشاہ کی ذمہ داری کا مطلب یہ ہے...... کہ اپنی اس مبارک کتاب کیلئے سینوں کا انتخاب کرنا ہمارے ذمے ہے۔

قرآن درست کریں...... عمر جتنی بھی ہو

عرض کرتا رہتا ہوں...... وہ بچے کتنے خوش نصیب ہیں...... جو قرآن پاک پڑھ رہے ہوں...... قرآن پاک یاد کر رہے ہوں...... کتنی اللہ تعالی کی رحمت ان پر پڑی ہے...... اور پھر اللہ تعالی نے انکے سینوں کا انتخاب کر کے قرآن پاک کا نور عطا کر دیا...... اللہ تعالی اپنی مہربانی فرمائے۔

قرآن پاک ناظرہ تو سب نے پڑھا ہے...... امید ہے، بلکہ یہاں جتنا مجمع بیٹھا ہے...... تقریباً سب نے قرآن پاک پڑھ رکھا ہوگا، ماشاء اللہ...... اگر کسی نے پڑھا ہوا نہیں ہے...... تو پڑھنا شروع کر دے...... اللہ تعالی اپنی مہربانی فرمائے۔

قیامت تک رہنے والا معجزہ

الحمدللہ رات میں ایک جلسے میں تھا...... وہاں پر ایک بچیوں کا مدرسہ تھا ... وہاں پوری عمر کی بیچاری خاتون...... چلنے سے بھی معذور...... انکے شاید پوتے پڑپوتے ہوں...... لیکن ان کا شوق ہوا قرآن پاک رٹنے کا...... وہاں جلسے میں بتلا رہے تھے...... کہ وہ بالکل آخیر عمر...... اسی نوے سال کی عمر میں اپنے قرآن پاک کو ٹھیک کیا...... الحمدللہ۔

قرآن پاک نور ہی نور ہے...... یہ زندہ وجاوید معجزہ ہے...... عرض کرتا رہتا ہوں...... اللہ پاک پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت...... قیامت کی صبح تک کیلئے ہے...... اللہ تعالیٰ نے جو معجزہ عطا کیا ہے...... وہ بھی قیامت کی صبح تک رہے گا۔

آپ دیکھ لیں چودہ سو سال گزر گئے...... قرآن پاک کے ایک حرف میں کوئی کمی بیشی نہیں کر سکا...... نہ قیامت صبح تک کر سکے گا...... ان شاءاللہ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور کا قرآنی نسخہ

میں نے وہاں مدینہ منورہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جو قرآن پاک کے نسخے لکھے گئے...... اسکا ایک نسخہ دیکھا...... آج کے قرآن پاک کو آپ اس سے ملائیں...... ایک حرف کا فرق نہیں آیا...... یہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت کا وعدہ ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو باقی رکھنا ہے...... پھر بھی عرض کر دیتا ہوں...... جتنا ثواب پڑھنے والے طلبہ کو مل رہا ہے...... اتنا ثواب اساتذہ کو بھی ملتا ہے...... اتنا ہی ثواب ان کی طرف محبت کرنے والے...... محبت کی ایک نظر دیکھنے والے سب برابر کے شریک ہیں...... یہ محبت آخرت کی خوشیوں میں ملائے گی۔ ان شاءاللہ

قرآن پاک ناظرہ ضرور پڑھیں...... ناظرہ تو سب پڑھیں...... ایک حافظ بن جائے...... دو حافظ بن جائیں...... اللہ تعالیٰ کا انعام ہے...... نیک تو اللہ تعالیٰ سب بچوں کو بنائے۔ آمین

حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا خوبصورت جواب

قرآن پاک میں اللہ پاک نے بڑی برکت رکھی ہے...... حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے

پوچھا...... کہ حضرت میں قرآن پاک کی تلاوت کہاں سے کروں...... تو حضرت فرمانے لگے؛

''مصری تم کہاں سے کھاتے ہو''...... مصری تو میٹھی ہوتی ہے......

پھر حضرت فرمانے لگے؛

''قرآن پاک شہد سے زیادہ میٹھا ہے...... جہاں سے پڑھو میٹھا ہی میٹھا ہے''۔

قرآن پاک کی جتنی ہو سکے تلاوت کرتے رہیں...... وقت ضائع نہ کیا جائے...... وہاں برطانیہ، لندن میں تھا...... وہاں مغرب اور عشاء درمیان قرآن پاک اٹھا کر وہیں بیٹھ جاتے ہیں...... اور تلاوت کرتے رہتے ہیں...... اور پھر عشاء کی نماز پڑھ کر چلے جاتے ہیں...... بہر حال وقت کو ضائع نہ کیا جائے...... قرآن پاک کی دولت بہت بڑی دولت ہے۔

ناظرہ قرآن سب پڑھیں

ہمارے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ قرآن پاک کے بڑے پکے حافظ تھے...... میں نے دیکھا پوری زندگی سوائے ایک مرتبہ ناظرہ پڑھا...... ہمیشہ زبانی پڑھتے تھے...... آپ ناظرہ بھی پڑھ لیں...... یہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ذریعہ ہے...... قرآن پاک زندہ و جاوید معجزہ ہے...... یہ انگریز، ان کی رپورٹ کے مطابق...... اس وقت پوری دنیا میں ایک کروڑ بیس لاکھ محافظ موجود ہیں...... یہ تو انکی رپورٹ ہے...... حقیقت تو اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔

ہمارے بچے دوسرے سکول و کالج کے ماحول میں ہوں...... لیکن ناظرہ قرآن پاک تو سب پڑھیں...... مجھے امید ہے پڑھ رکھا ہوگا...... اللہ قرآن پاک کی تلاوت کو محفوظ رکھے......

نماز کی پابندی......

قرآن پاک کی تلاوت......

اللہ تعالیٰ کا ذکر......

زبان سے سچ بولنا...... یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بہانے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنی رضا اور خوشی نصیب فرمائے...... ایک دن میرے حضرت فرمانے لگے......

''یہ زبان کیا ہے؟...... یہ نیکیوں کی مشین ہے...... اس سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کریں...... قرآن پاک کی تلاوت کریں...... نیک بول بولیں...... یہ نیکیوں کی مشین ہے...... کوئی اور مصروفیت نہ ہو...... تو تنہائی میں بہترین نسخہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے''......

سبحان اللہ

الحمدللہ

اللہ اکبر

لاحول ولاقوۃ الاباللہ

ان میں سے کوئی ایک بول بولیں...... درود شریف پڑھتے رہیں...... قرآن پاک کی تلاوت کریں...... کوئی بھی ایک کلمہ زبان پر جاری رکھیں...... ایک مرتبہ سب کہہ دیں ''سبحان اللہ''...... بمشکل ایک سکینڈ لگا ہوگا...... سب نے اللہ تعالیٰ کا پیارا نام لیا ہے...... سب نے سبحان اللہ کہا...... میرے حضرت کہنے لگے:

''ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنا...... الحمدللہ کہنا...... اللہ تعالیٰ کا کوئی بھی نیک نام لینا...... یہ پوری دنیا کی دولتوں سے...... خزانوں سے...... شاہی محلوں سے...... بڑھ کر ہے۔''

یہ سونا، چاندی، ہیرے، جواہرات، ان سب سے بڑھ کر ہے۔

ہم سب فقیر ہیں

قرآن مجید اللہ ربّ ذوالجلال کا ارشاد ہے ......

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ، وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ۔ سورۃ الفاطر آیت 15

''اے لوگو! تم سب کے سب اللہ کے سامنے فقیر و محتاج ہو اور اللہ بے نیاز ہیں تعریفوں والے ہیں''

یہاں بادشاہ، فقیر سب ان کے دَر کے محتاج ہیں...... پوری دنیا کے بادشاہ مل جائیں...... پانی کا ایک گھونٹ نہیں دے سکتے...... جب تک ربّ کا فیصلہ نہ ہو...... دینے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے...... ان کے خزنے میں کوئی کمی نہیں...... لیکن ان کو مانگنا بہت پسند ہے...... یہ مانگنا بھی خزانہ ہے۔

سب کو اولاد دینے کا وعدہ نہیں

دینے والی ذات اللہ تعالی کی ہے...... بیٹا ہو، بیٹی ہو، یہ سب اُن کی عطا ہے...... ایک بھائی کی اولاد نہیں تھی...... شادی ہوئی، لیکن اولاد نہیں ہوئی...... گھر والی زیادہ پریشان رہتی...... تو ایک بھائی کہنے لگے؛ اللہ تعالیٰ نے سب کو اولاد دینے کا وعدہ تھوڑا کیا ہے...... کسی کو اللہ تعالی نے بغیر اولاد کے رکھنا ہے...... اولاد اعتبار سے اللہ تعالی نے قرآن پاک میں چار صورتیں بیان کی ہیں......اور بالکل وہی چار صورتیں ہمارے ماحول میں پائی جاتی ہیں۔

اولاد کے متعلق چار صورتیں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے؛

يَهَبُ لِمَنْ يَشَآءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَآءُ الذُّكُورَ ۔ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَآءُ عَقِيمًا إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ۔ سورۃ الشوریٰ آیت 49.50

’’اللہ جسے چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے، جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے یا بیٹے اور بیٹیاں دونوں دیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے بے شک وہ (اللہ) جاننے والا قدرت والا ہے۔‘‘

کسی کو اللہ پاک بیٹی دیتے ہیں...... بیٹیوں کا ذکر پہلے ہے...... اور ’’اناثا‘‘ جمع کا صیغہ ہے...... جمع میں کم از کم تین افراد ہوتے ہیں...... ایک بھائی کی تین بیٹیاں ہوئیں...... تو ہمارے بزرگ استاد تھے...... انہوں نے خط میں لکھا...... اللہ تعالی نے قرآن مجید میں ترتیب کے مطابق آپکو بیٹیاں عطا کی ہیں......

قرآن پاک میں پہلے بیٹیوں کا ذکر ہے...... بیٹی اللہ تعالی کی رحمت ہی رحمت......

کسی کو اللہ پاک بیٹے عطا کرتا ہے...... بیٹے بھی اللہ تعالی کی نعمت ہوتے ہیں......

کسی کو اللہ پاک بیٹے اور بیٹیاں عطا کرتا ہے...... الحمد للہ

چوتھی سورت یہ ہے...... ’’ویجعل من یشاء عقیما‘‘...... کسی کو اللہ پاک بانجھ...... بغیر اولاد کے رکھتے ہیں...... تو وہ بھائی اپنی گھر والی کو تسلی دینے لگے...... کہ یہ چوتھی صورت بھی کسی پر پوری ہونی تھی...... یہ چوتھا حکم کسی پر پورا ہونا تھا...... تو اللہ نے ہمارے گھر کو چن لیا ہے...... ہم اللہ تعالیٰ کی اس رضا پر راضی ہیں...... کیسی پیاری

بات کی...... یہ ہے اصل بات...... کہ ہم اللہ تعالیٰ کی ہر رضا پر راضی ہیں۔
یا اللہ! جس حال میں تو رکھے...... میں خوش ہوں...... زبان پر کوئی شکوہ شکایت نہ ہو...... ہاں! مانگتے رہیں...... ساری زندگی مانگتے رہیں...... اللہ تعالیٰ کے خزانے میں کیا کمی ہے۔

نوازنے کے بہانے

اللہ تعالیٰ کے نوازنے کے بہانے بے شمار ہیں...... جیسے تہجد کے بارے میں آتا ہے...... بارہ رکعت کا بھی ذکر آتا ہے...... آٹھ کا بھی ذکر آتا ہے...... چار کا بھی ذکر آتا ہے...... دو رکعت کا بھی ذکر آتا ہے...... جتنا ہو سکے پڑھ لیا کریں...... آخری حصے میں اٹھ جائیں...... کسی کیلئے مشکل ہو تو چلو عشاء کی دو سنتیں تین وتر وں کے درمیان...... دو رکعت، چار رکعت، تہجد کیلئے پڑھ لیں...... تہجد کا ثواب مل جاتا ہے۔
ایک حدیث میں یہ بھی آتا ہے...... عشاء کی نماز پڑھ کر سو جائیں...... فجر کی نماز پڑھ لیں...... پوری رات عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔
ایک روایت میں یہ بھی آتا ہے...... کہ قیامت کے دن ایک آدمی کے بارے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے...... کہ اس پوری زندگی تہجد میں لکھ دو...... فرشتے عرض کریں گے...... یا باری تعالیٰ! تہجد تو اس نے کبھی پڑھی نہیں...... اللہ تعالیٰ دلوں کو جاننے والے ہیں...... اللہ تعالیٰ فرمائیں گے...... رات کو سوتا تھا تو تہجد کیلئے اٹھنے کی نیت کر کے سوتا تھا...... لیکن کیونکہ نیند سے اٹھنا اپنے اختیار میں نہیں...... نیت کر کے سوتا تھا...... اللہ تعالیٰ نے اس نیت کر کے سونے پر پوری زندگی تہجد پڑھنے کا ثواب عطا فرما دیا......

نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ الحدیث

مؤمن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے

اللہ تعالیٰ کے کرم کے بہانے بیشمار ہیں...... آپ زندگی کے جس شعبے میں لگے ہوئے ہیں...... ہر جگہ اللہ تعالیٰ نے خوشی کے بہانے چھپا رکھے ہیں...... اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

اللہ کی غلامی پہلے ہے

کوشش کرتا ہوں آپ کی دوکان کو جنت کے دروازے پر پہنچاؤں...... آپکے دفتر کو جنت کے دروازے

پر پہنچاؤں......آپ کے کھیتی کو جنت کے دروازے پر پہنچاؤں......اللہ مجھے بھی توفیق بخشے...... ہر جگہ اللہ نے اپنے خوشی کے بہانے چھپا رکھے ہیں......جو جہاں ہے، وہ وہاں سوچ کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو کیسے خوش کرنا اور راضی کرنا ہے......اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی فرمائے۔

ہم افسر بعد میں ہیں پہلے ہم اللہ کے غلام ہیں...... یہ چودہ اگست پاکستان کی آزادی کا دن ہے...... یہ رب العلمین کی غلامی کیلئے پاکستان آزاد ہوا...... کہ ہم آزادی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو سینے سے لگائیں......اُنکے اوپر عمل کریں......اللہ پاک کے پیارے حبیب ﷺ کے پیارے نورانی طریقے اپنے سینے سے لگالیں......آزادی کا مطلب یہ نہیں، یاد رکھنا! کہ ہم مَن چاہی کریں......جو من میں آئے وہ کریں......بلکہ حقیقی آزادی وہ رب العلمین کی غلامی میں ہے......اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی فرمائے۔

یہ منزل نہیں رہ گزر ہے

اللہ پاک کے پیارے حبیب ﷺ سے بڑھ کر کون سی پیاری ہستی ہے......آپ جیسی پیاری ہستی نہ پہلے آئی نہ قیامت کی صبح تک آئے گی......آپؐ کے پیارے صحابہؓ، سب نے آپکی غلامی اختیار کی......آپؐ کی غلامی میں رَب کی غلامی اختیار کی......تو اللہ تعالیٰ نے اُن کو کہاں سے کہاں پہنچادیا......

اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی فرمائے......

اللہ اپنی باگاہ میں قبول فرمائے......

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے ایمان پہ قائم رکھے......

اللہ اپنے دین پہ قائم رکھے......

نیک راستے پہ اللہ ہم سب کو لگائے رکھے......

ہم راستے میں ہیں......منزل نہیں یہ رہ گزر ہے...... یہ لاہور آپ کا گھر نہیں...... یہ رہ گزر ہے......

لاہور میں تو ہم سب اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے آئے ہیں......

صالح کون ہوتا ہے؟

چند دن پہلے حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں پڑھ رہا تھا...... بڑا اچھا جملہ فرمانے لگے......؛

"صالح کون ہوتا ہے؟ نیک کون ہوتا ہے؟ صالح وہ ہوتا ہے جس کا تعلق رب سے بھی درست ہو ربّ کے بندوں سے بھی درست ہو"۔

ربّ سے اس کا تعلق درست ہو...... رب کے بندوں سے بھی درست ہو...... رب کے حقوق بھی ادا کرے...... نماز پڑھے...... روزہ رکھے...... قرآن پاک کی تلاوت کرے...... اللہ تعالی کا ذکر کرے...... زبان سے سچ بولے...... اور ربّ کے بندوں سے بھی تعلق درست ہو...... کسی پر ظلم زیادتی نہ کرے...... کسی کی حق تلفی نہ کرے...... بہنوں کا حق ادا کرے۔

بہنوں کا حق ادا کرنے سے مسائل حل ہو گئے

میرے پاس تلمبہ سے ایک صاحب ایک یا دو ہفتے پہلے آئے...... تو کہنے لگے کہ میرے والد صاحب ملائشیا میں جماعت میں وقت لگا رہے تھے...... وہاں پر ان کا انتقال ہو گیا...... پھر فرمانے لگے؛ میرے والد کی خواہش تھی، میرے دنیا سے جانے کے بعد بیٹیوں کو پورا حق ادا کیا جائے......... ان کا جو وراثت میں حق بنتا ہے...... وہ ادا کر دیا جائے...... کہنے لگے میں نے اپنے والد صاحب کی وصیت کے مطابق...... تیسرے دن یا چوتھے دن اپنی بہنوں کا پورا پورا حق ادا کر دیا...... وہ خود کاروبار کرتے ہیں...... ان کے پیسے رکے ہوئے تھے...... کہیں پھنسے ہوئے تھے...... جیسے ہی بہنوں کا حق ادا کیا...... جن کے پاس ان کی رقم رکی ہوئی تھی...... وہ خود پیسے دینے آ گئے...... ایک طرف اللہ تعالی کا حکم ادا کیا...... دوسری طرف اللہ تعالی نے رحمت کے دروازے کھول دیئے۔

ربّ کا حکم پورا کرنے سے مال کی کمی نہیں ہوتی...... اللہ تعالی اپنی برکتوں سے بھر دیتے ہیں...... اللہ تعالی اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے...... چاہے روکھی سوکھی روٹی کھا کر...... ٹکڑے کھا کر گزارا کرلیں...... ربّ کا حکم سر آنکھوں پر ہے...... کوشش کریں بہنوں کا حق فوراً ادا کریں...... اللہ تعالی اپنی مہربانی فرمائے۔

ہماری اصل دولت

اللہ تعالی کا حکم پورا کرنے میں برکت ہی برکت ہے...... زمین ہم نے ساتھ لے کر جانی ہے کیا؟...... میں سعودیہ عرب ریاض شہر میں قبرستان کے قریب گزر رہا تھا...... گاڑی چلانے والے بھائی کہنے لگے؛

”شاہ فہد مرحوم سعودیہ عرب کے پہلے بادشاہ......اس قبرستان میں دفن ہیں......میں حیران ہوا......ملک کے بادشاہ قبر میں گئے......کون ساشاہی مال لے گئے......اگر گئے تو اپنا ایمان ساتھ لے کر گئے......اللہ پاک کوخوش کرنے کی دولت ساتھ لے کر گئے......آپ کی دولت گھر میں نہیں......اللہ نے سینے میں چھپارکھی ہے۔

چاہے بادشاہ، چاہے فقیر ہوں......چاہے وزیر ہوں، چاہے افسر ہوں......آپ سب کی اللہ نے دولت سینے میں چھپارکھی ہے۔

”لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ یہ ہے دولت آپ کے پاس......

زبان سے سچ بولنا، یہ ہے دولت آپ کے پاس......

کوئی بھی خدمت ہو، امانت داری کرنا، یہ ہے دولت آپ کے پاس......

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کتنا پیارا جملہ فرمانے لگے؛

”ہم دنیا میں رہنے کیلئے نہیں......ربّ کو راضی کرنے کیلئے آئے ہیں۔“

اللہ تعالیٰ کوخوش کریں......

نماز پڑھ کرخوش کریں......

روزہ رکھ کرخوش کریں......

قرآن پاک پڑھ کرخوش کریں......

زبان سے سچ بول کرخوش کریں......

اپنی دوکان میں خوش کریں......

دفتر میں خوش کریں......

راستے میں چل کرخوش کریں......

کھتی باڑی میں خوش کریں......

اپنی خوشی، غمی میں اللہ تعالیٰ کوخوش کریں......

ہمارے پاس سب خوشیاں اُنہی کی عطا ہیں......اپنی خوشی میں ربّ کو نہ بھولیں......عید کا دن خوشی کا موقع ہے......لیکن اللہ تعالی نے حکم دیا......صبح کو آ کر میدان میں سر بسجود ہو کر عید کی نماز پڑھیں......اللہ تعالی اپنی مہربانی فرمائے اللہ تعالی اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

مجھے ساتھی بتلانے لگے......کہ شادی کے موقع پر بھی یہ بڑے حضرات سونے کی انگوٹھی پہنتے ہیں......حالانکہ سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے......یہاں سونے چاندی کی چیز استعمال نہیں کر سکتے......عورتوں کیلئے تو گنجائش ہے......لیکن مردوں کیلئے گنجائش نہیں......یہاں استعمال نہیں کر سکتے...... جنت میں اللہ پاک سب نعمتیں عطا کریں گے۔ یہاں کچھ پابندیاں ہیں......ہماری تبلیغی جماعت والے بھائی یہ جملہ کہتے رہتے ہیں؛

”دنیا میں ربّ چاہی زندگی گزار لو......آخرت میں اللہ تعالی من چاہی زندگی عطا کریں گے۔“

اللہ پاک خود ارشاد فرما رہے ہیں؛

”وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ“ فصلت آیت 31

تمہارے لیے جنت میں وہ کچھ ہوگا جو تمہارا مَن چاہے گا اور وہ کچھ ہوگا جو تم مانگو گے

یہ ملک کے بادشاہ یا وزیر اعظم نہیں کہہ سکتے......یہ دو جہاں کے بادشاہ رب العلمین کہہ سکتے ہیں......جن کا ہم صبح شام کھا پی رہے ہیں......وہ فرما رہے ہیں......جن کا ایک ایک وعدہ برحق اور سچ ہے...... ایک ذرے کا شک نہیں......

یہاں بھی سب کچھ اللہ تعالی کا دیا ہوا ہے...... ہمارے پاس اپنا کیا ہے؟......ہمارے پاس تو اپنا ناخن نہیں......آنکھ نہیں......زبان نہیں......یہ سب کچھ اللہ تعالی دیتا ہے......اللہ تعالی اپنی مہربانی فرمائے، اللہ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

پھر عرض کردوں ہماری زندگی کا مقصد یہ ہے......ہم اللہ تعالی کو خوش کریں اور راضی کریں......نماز پڑھ کر خوش کریں......زبان سے سچ بول کر خوش کریں......سیدھے راستے پر چل کر خوش کریں......یہاں ہم خوش کریں......آخرت میں خوشیوں کے سمندر استقبال کیلئے کھڑے ہیں......اللہ تعالی سب کو نصیب فرمائے۔

”آمین آمین آمین و آخر دعوانا عن الحمد للہ رب العلمین“